يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِن جَاءَكُمْ فَاسِقٌ بِنَبَإٍ فَتَبَيَّنُوا أَن تُصِيبُوا قَوْمًا بِجَهَالَةٍ فَتُصْبِحُوا عَلَىٰ مَا فَعَلْتُمْ نَادِمِينَ

اے ایمان والو! اگر تمہارے پاس کوئی فاسق (شخص) کوئی خبر لائے تو خوب تحقیق کر لیا کرو (ایسا نہ ہو) کہ تم کسی قوم کو لاعلمی میں (ناحق) تکلیف پہنچا بیٹھو، پھر تم اپنے کئے پر پچھتاتے رہ جاؤ۔

﴿سورۃ الحجرات 49، آیت نمبر۔6﴾

قرآن اور المنتقی ابن الجارود

(المنتقی ابن الجارود ، قرآن کی بارگاہ میں)

قرآن ریسرچ اکیڈمی اوہائیو (امریکہ)

ابتدائیہ

المنتقی ابن الجارود کا مطالعہ مکمل ہوا۔ میں نے اس کتاب کو بہت معلوماتی پایا۔ اس میں بہت سی باتیں ہیں جو قرآنی تعلیم سے مطابقت رکھتی ہیں اور بہت سی ایسی باتیں بھی ہیں جو قرآنی تعلیم سے متصادم ہیں، دوران مطالعہ میں ان دونوں قسم کی باتوں کے نوٹس لکھتا رہا اور آج جب میں یہ کتاب پڑھ چکا ہوں تو میرے پاس میرے نوٹس پر مشتمل دو کتابیں مکمل ہو چکی ہیں، ایک وہ جس میں المنتقی ابن الجارود کی وہ تمام روایتیں ہیں جو قرآن سے مطابقت رکھتی ہیں اور دوسری وہ کہ جس میں تمام ایسی روایتیں جمع ہو گئیں جو میری تحقیق کے مطابق قرآن سے متصادم ہیں۔ زیر نظر کتاب ذکر ثانی سے متعلقہ ہے۔ یہاں یہ بتادینا ضروری ہے کہ میرا تعلق سنی و شیعہ سمیت کسی فرقہ سے نہیں ہے، میں مسلمانوں کے اندر فرقہ بندی کو قرآن کی ہدایت کی روشنی میں درست نہیں مانتا، اللہ نے فرقہ بندی سے منع کیا ہے اور اسے شرک قرار دیا ہے۔ میرے پاس کسی مسلمان کو کافر قرار دینے کی کوئی اتھارٹی نہیں، میں اتحاد بین المسلمین کا قائل ہوں۔ زیر نظر کتاب کی دونوں جلدیں (موافق و متصادم کتاب اللہ) آنے والے محققین کیلئے بطور ہدیہ پیش خدمت ہیں اس وضاحت کے ساتھ کہ میری کوئی تحریر حرفِ آخر نہیں، اس کتاب میں جو درست لکھا گیا وہ میرے اللہ کا فضل ہے اور جہاں کوئی لغزش دیکھیں اسے میری کم علمی سمجھ کر مجھے آگاہ کریں تا کہ میں اسے درست کر لوں۔ دوران مطالعہ میں صاحبان علم سے مسلسل رابطے میں رہا اور ڈھیروں موضوعات پر بات ہوئی۔ میں ان تمام دوستوں کا تہہ دل سے شکر گزار ہوں۔

ان مختصر کلمات کے ساتھ دعا ہے کہ اللہ کریم حق کو سمجھنے اور قبول کرنے کی توفیق مرحمت فرمائے۔ آمین

فہرست

صفحہ نمبر	تفصیل	باب نمبر
7	پانی پاک ہے	1
10	آیت منسوخ	2
15	عورت طلاق نہیں لے سکتی جب تک کہ خاوند سے جماع کا ذائقہ چکھ نہ لے	3
17	مسجد میں تھوکنا	4
19	حالت حیض میں مباشرت	5
21	عذاب قبر	6
23	نماز قصر	7
24	لا اکراہ فی الدین	8
25	سخت گرمی جہنم کی بھاپ سے پیدا ہوتی ہے	9
27	قبلہ تبدیل	10
30	نمازی کے سامنے سے گزرنے والا شیطان	11
32	نیک خواب، نبوت کی خوشخبری	12
36	درود شریف	13
39	ایک نبی لکیریں کھینچا کرتے تھے	14
42	جہنم میں عورتوں کی اکثریت	15
45	آل محمد کیلئے صدقہ جائز نہیں	16
50	شب قدر کو تلاش کرو	17
51	حکم عدولی	18
54	سنگسار	19
63	شراب نوشی کی سزا قتل	20
64	نرم خوئی	21
67	حج بدل	22
71	متعہ	23

24	جونیہ کی کہانی	73
25	تقدیر	83
26	عدل	88
27	جھاڑ پھونک	91
28	زمین ٹھیکے پر دینا	94
29	وارث کیلئے وصیت نہیں	96
30	شادی کیلئے لڑکی کی عمر	97
31	عورت کی قیمت لوہے کی انگوٹھی	101
32	قرعہ اندازی	103
33	قتل مرتد	105
34	دشمن ملک میں قرآن لے کر مت جاؤ	111
35	صحابہؓ جمعہ چھوڑ کر بھاگ گئے ؟	112
36	کیا حضور ﷺ خوبصورت عورت دیکھ کر اس کی طرف مائل ہو جاتے تھے ؟ معاذاللہ	114
37	جس کا خاوند فوت ہو جائے اس کی عدت کیا ہے ؟	117
38	اخلاق صحابہؓ ؟؟؟	119
39	سونا چاندی ریشم	122
40	نذر	126
41	جو مسلمان نہیں اس سے جنگ کرو	129
42	پہلے کھانا پھر نماز	131
43	موزوں پر مسح	133
44	آواز یا بدبو آنے کے بغیر وضو نہیں ٹوٹتا	136
45	شرمگاہ چھونے سے وضو لازم	138
46	مکھی کا جوس	140
47	خشک ایڑیاں جہنم میں جلیں گی	142
48	القابات	144

49	جنت کیسے ملتی ہے؟	147
50	حضرت عمرؓ تیمم کے حکم سے نابلد؟	153
51	کپڑوں پر منی لگ جائے تو	155
52	رضاعت کبیر	157
53	علیؓ کو مذی بڑی آتی تھی	160
54	آگ پر پکی چیز کھانے سے وضو لازم	161
55	رفع حاجت کے وقت رخ	162
56	کتے کے جوٹھے پانی اور برتن کا بیان	164
57	عورت کے وضو یا غسل سے بچے پانی سے وضو کرنا	166
58	اعضائے وضو کتنی دفعہ دھونا سنت ہے؟	168
59	مستحاضہ کیا کرے؟	170
60	اذان	174
61	بلالؓ اذان دے تو کھاتے پیتے رہو	176
62	اقامت ایک دفعہ یا دو دفعہ؟	178
63	نماز میں بلند آواز میں بسم اللہ	181
64	پچھنے لگانے اور لگوانے والے کا روزہ ٹوٹ گیا	183
65	دادی کا حصہ	184
66	نماز عید کی تکبیریں	186
67	مقام حدیث	187
68	حالت احرام میں نکاح	188
69	حالت احرام میں سینگی لگوانا	190
70	حجام کی کمائی حرام اور ناپاک ہے	191
71	جنگ میں عورتوں بچوں کا قتل	193
72	عضو کے بدلے عضو آزاد	194
73	ہبہ	196

197	پہلے نماز پھر خطبہ	74
199	امام سے پہلے سجدے سے سر اٹھانے سے گدھے کا سر یا کتے کا؟	75
200	نماز جنازہ	76
201	نماز جنازہ کی تکبیریں	77
202	رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بنو نضیر کے کھجوروں کے درخت جلادیے تھے	78
204	جماعت کے ساتھ نماز پڑھنا، اکیلے نماز پڑھنے سے پچیس گنا افضل ہے	79
205	عورت کا مسجد جانا	80
207	تیرہ سو صحابہؓ تھے	81
209	سوگ کی مدت	82
210	کھڑے ہو کر پینا	83
211	اگر کتا شکار میں سے کھالے تو تم مت کھاؤ	84
212	سب حلال ہے	85
215	باپ داد کی قسم مت کھاؤ	86
217	متفرق	87

باب نمبر۔1

پانی پاک ہے

اِسلام اور پاکیزگی دونوں لازم وملزوم ہیں۔ پاکیزگی خواہ جسمانی ہو یا قلبی، اِسلام دونوں کی تاکید کرتا ہے۔ اللہ تعالیٰ، قرآنِ مجید میں ارشاد فرماتا ہے:

قرآن:

اِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ التَّوَّابِيْنَ وَيُحِبُّ الْمُتَطَهِّرِيْنَ {222/2}

ترجمہ : ”بے شک اللہ توبہ کرنے والوں اور مطہرین کو دوست رکھتا ہے۔“

{سورۃ البقرۃ سورہ نمبر2 آیت نمبر222}

قرآن:

وَثِيَابَكَ فَطَهِّرْ {4/74}

ترجمہ : ”اپنے کپڑے پاک رکھو۔“

{سورۃ المدثر سورہ نمبر74 آیت نمبر4}

قرآن:

وَعَهِدْنَآ اِلٰٓى اِبْرٰهٖمَ وَاِسْمٰعِيْلَ اَنْ طَهِّرَا بَيْتِيَ {125/2}

ترجمہ : ” ہم نے حکم دیا ابراہیم اور اسمٰعیل کو کہ وہ میرا گھر پاک رکھیں۔“

{سورۃ البقرۃ سورہ نمبر2 آیت نمبر125}

قرآن:

يٰمَرْيَمُ اِنَّ اللّٰهَ اصْطَفٰىكِ وَطَهَّرَكِ {42/3}

ترجمہ : ” اے مریم! بے شک اللہ نے تجھ کو چُن لیا اور تجھ کو پاک کیا۔“

{سورۃ آلِ عمران سورہ نمبر3 آیت نمبر42}

قرآن:

خُذْ مِنْ اَمْوَالِهِمْ صَدَقَةً تُطَهِّرُهُمْ وَتُزَكِّيْهِمْ {103/9}

ترجمہ : ”آپؐ اِن کے مالوں سے زکوٰۃ لے لیں، آپ اِنہیں پاک اور صاف کردیں اس سے۔“

{سورۃ التوبہ سورہ نمبر9 آیت نمبر103}

قرآن:

وَاللّٰهُ يُحِبُّ الْمُطَّهِّرِيْنَ {108/9}

ترجمہ : ”اللہ پاک رہنے والوں سے محبت کرتا ہے۔“

{سورۃ التوبہ سورہ نمبر9 آیت نمبر108}

قرآن:

"اے اہلِ بیت! اللہ چاہتا ہے کہ تم سے رِجس دُور کر کے تمھیں پاک وصاف کرے۔" {سورۃ الاحزاب سورہ نمبر 33 آیت نمبر 33}

قرآن:

"رسولِ کریم صلی اللہ علیہ والہ وسلم سے پرائیویٹ مشورہ کرنے سے پہلے صدقہ دینا اَطہر بنادیتا ہے۔"

{سورۃ المجادلہ سورہ نمبر 58 آیت نمبر 12}

یہ اوران جیسی بہت سی دوسری آیات جن کا یہاں ذکر نہ ہوسکا، اِس بات پر دَلالت کرتی ہیں کہ اِسلام میں پاکیزگی کی بڑی اہمیت ہے۔ اِن آیات کے متعلق، اللہ نے حضور صلی اللہ علیہ والہ وسلم کو حکم دیا کہ آپؐ اِن کی پیروی کریں چنانچہ قرآن میں ہے: اتَّبِعۡ مَآ أُوحِيَ إِلَيۡكَ مِن رَّبِّكَ {106/6} "اِس وحی کی پیروی کریں جو آپؐ کے ربّ کی طرف سے آپؐ کی طرف آئے۔" حضور صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے اعلان فرمادیا کہ:

قرآن: إِنۡ أَتَّبِعُ إِلَّا مَا يُوحَىٰٓ إِلَيَّۖ إِنِّيٓ أَخَافُ إِنۡ عَصَيۡتُ رَبِّي عَذَابَ يَوۡمٍ عَظِيمٍ (10/15)

ترجمہ: "میں پیروی نہیں کرتا مگر اس کی جو میری طرف وحی کیا جاتا ہے، اگر میں اپنے ربّ کی نافرمانی کروں تو میں بڑے دن کے عذاب سے ڈرتا ہوں۔" {سورۃ یونس 10 آیت 15}

خلاصہ یہ کہ اللہ نے قرآنِ کریم میں پاکیزگی اِختیار کرنے کا حکم دیا اور نبی کریم صلی اللہ علیہ والہ وسلم سے فرمایا کہ میرے اس حکم کی پیروی کرو {106/6} حضور صلی اللہ علیہ والہ وسلم کا فرمان ہے کہ میں وحی کے سوا کسی کی پیروی نہیں کرتا {15/10} ہمارا ایمان ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ والہ وسلم پاکیزگی کے پیکر تھے اور قیامت تک کیلئے آپؐ کی سیرت ہمارے لیے نمونہ ہے {21/33} لیکن اس کے برعکس المنتقی ابن الجارود میں لکھا ہے کہ:

جس کنویں میں گندگی، حیض والے کپڑے اور کتوں کا گوشت پھینکا جاتا ہے، اس کے پانی سے وضو درست ہے

حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بۡنُ عُثۡمَانَ الۡوَرَّاقُ، وَمُوسَى بۡنُ عَبۡدِ الرَّحۡمَنِ الۡمَسۡرُوقِيُّ، قَالَا: ثَنَا أَبُو أُسَامَةَ، عَنِ الۡوَلِيدِ بۡنِ كَثِيرٍ، عَنۡ مُحَمَّدِ بۡنِ كَعۡبٍ، عَنۡ عُبَيۡدِ اللَّهِ بۡنِ عَبۡدِ اللَّهِ، قَالَ الۡمَسۡرُوقِيُّ ابۡنِ رَافِعِ بۡنِ خَدِيجٍ، عَنۡ أَبِي سَعِيدٍ الۡخُدۡرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنۡهُ قَالَ: قِيلَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، أَنَتَوَضَّأُ مِنۡ بِئۡرِ بُضَاعَةَ؟ قَالَ: وَهِيَ بِئۡرٌ يُطۡرَحُ فِيهَا النَّتِنُ وَالۡحِيَضُ وَلُحُومُ الۡكِلَابِ، فَقَالَ: "الۡمَاءُ طَهُورٌ لَا يُنَجِّسُهُ شَيۡءٌ".

سیدنا ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ کسی نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا: کیا ہم بضاعہ نامی کنویں سے وضو کر سکتے ہیں، جب کہ اس میں گندگی، حیض والے کپڑے اور کتوں کا گوشت پھینکا جاتا ہے۔ فرمایا: پانی پاک ہے، اسے کوئی چیز پلید نہیں کر سکتی۔

(المنتقی ابن الجارود، حدیث نمبر۔ 47)

اگر پانی دو مٹکوں سے زیادہ ہو، تو ناپاک نہیں ہوتا

حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُثْمَانَ الْوَرَّاقُ، وَحَجَّاجُ بْنُ حَمْزَةَ الرَّازِيُّ، وَأَبُو يَحْيَى مُحَمَّدُ بْنُ سَعِيدٍ، قَالُوا: ثَنَا أَبُو أُسَامَةَ، عَنِ الْوَلِيدِ بْنِ كَثِيرٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبَّادِ بْنِ جَعْفَرٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ، عَنْ أَبِيهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: سُئِلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْمَاءِ وَمَا يَنُوبُهُ مِنَ السِّبَاعِ وَالدَّوَابِّ، فَقَالَ: "إِذَا كَانَ الْمَاءُ قُلَّتَيْنِ لَمْ يَحْمِلِ الْخَبَثَ".

سیدنا عمر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے پانی اور اس پر (پینے کے لیے) آنے والے درندوں کے متعلق پوچھا گیا، فرمایا: اگر پانی دو مٹکوں سے زیادہ ہو، تو ناپاک نہیں ہوتا۔

(المنتقی ابن الجارود، حدیث نمبر۔44)

(المنتقی ابن الجارود، حدیث نمبر۔46)

باب نمبر۔2

آیت منسوخ

نسخ کے بارے میں مذہبی پیشوائیت کا عقیدہ ملاحظہ کیجیے :

''اسی طرح قرآن میں بھی اللہ تعالیٰ نے بعض احکام منسوخ فرمائے اوران کی جگہ نیا حکم نازل فرمایا۔ان کی تعداد میں اختلاف ہے۔شاہ ولی اللہ نے 'الفوز الکبیر' میں ان کی تعداد صرف پانچ بیان کی ہے۔یہ نسخ تین قسم کا ہے۔ایک تو مطلقاً نسخِ حکم یعنی ایک کو بدل کر دوسرا حکم نازل کر دیا گیا۔دوسرا ہے نسخ مع التلاوۃ۔یعنی پہلے حکم کے الفاظ قرآنِ مجید میں موجود رکھے گئے ہیں،ان کی تلاوت ہوتی ہے لیکن دوسرا حکم بھی،جو بعد میں نازل کیا گیا،قرآن میں موجود ہے،یعنی ناسخ اور منسوخ دونوں آیات موجود ہیں۔نسخ کی ایک تیسری قسم یہ ہے کہ ان کی تلاوت منسوخ کر دی گئی یعنی قرآنِ کریم میں نبی کریم صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے انہیں شامل نہیں فرمایا،لیکن ان کا حکم باقی رکھا گیا۔جیسے

الشیخ والشیخة اذا زنیا فارجموھما البتة۔(موطاامام مالک)''شادی شدہ مرد اور عورت اگر زنا کاارتکاب کریں تو یقیناً انہیں سنگسار کر دیا جائے۔''

(بحوالہ:سعودی حکومت کا شائع کردہ قرآنِ کریم مع اُردو ترجمہ و تفسیر صفحہ نمبر44)

آگے چل کر لکھتے ہیں :

''بعض قدیم گمراہوں(مثلاً ابو مسلم اصفہانی معتزلہ)اورآج کل کے بھی بعض متجددین نے یہودیوں کی طرح قرآن میں نسخ ماننے سے انکار کیا ہے لیکن صحیح بات وہی ہے جو مذکورہ سطروں میں بیان کی گئی ہے،سلف صالحین کا عقیدہ بھی اثباتِ نسخ ہی رہا ہے۔''

(ایضاً صفحہ نمبر44)

قارئین کرام!اللہ تعالیٰ نے کہیں نہیں فرمایا کہ قرآن کی فلاں فلاں آیتیں منسوخ ہیں بلکہ مذہبی پیشواؤں نے اپنے اپنے وضع کردہ فارمولے کے تحت مختلف آیتوں کو منسوخ قرار دیا۔یہی وجہ ہے کہ شاہ ولی اللہ نے پانچ آیتوں کو منسوخ ثابت کیا،ایک صاحب(غالباً علامہ جلال الدین سیوطی)بائیس(22)آیات کی تنسیخ کے قائل ہیں جبکہ ایک امام صاحب پانچ سو(500)آیات کا نسخ ثابت کرتے ہیں۔

غور کریں یہ عقیدہ اس کتاب کے بارے میں اختیار کیا گیا ہے جس کے بارے میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا: اِنَّا نَحْنُ نَزَّلْنَا الذِّكْرَ وَاِنَّا لَهٗ لَحٰفِظُوْنَ {9/15} ''ہم نے ہی اس قرآن کو نازل کیا ہے اور ہم ہی اس کے محافظ ہیں۔''{سورۃ الحجر سورہ نمبر15آیت نمبر9} بلا شک وشبہ قرآن کی آیات کے متعلق ناسخ و منسوخ کا عقیدہ خلافِ قرآن ہے،قرآن کی کوئی آیت منسوخ نہیں بلکہ قرآن پورے کا پورا غیر متبدل اور کامل ہے جیسا کہ قرآن میں ہے: وَتَمَّتْ كَلِمَتُ رَبِّكَ صِدْقًا وَّعَدْلًا ط لَا مُبَدِّلَ لِكَلِمٰتِهٖ ج {115/6} مذکورہ مسئلے کا حل قرآنِ کریم میں واضح طور پر موجود ہے۔

اللہ تعالیٰ نے اس دنیا میں انسانوں کی ہدایت کیلئے جتنے بھی انبیاء مبعوث فرمائے، ان سب کو کتابیں عطا فرمائیں {213/2} اور جن کو رسول کہہ کر پکارا گیا، انہیں بھی کتابیں دی گئیں {25/57} لیکن ان سابقہ انبیاء و رسل کی امتیں اپنے نبی یا رسول کی کتاب میں تحریف کر دیتی تھیں۔(46/4) (3/186) (3/77) (3/70) (2/79) (2/75) (9/31) (22/52) (41/45) (6/92)(5/41)(5/15)۔ جس کے بعد اللہ ایک نئے نبی کو مبعوث فرما دیتا تھا یہاں تک کہ اللہ نے آخری مرتبہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ والہ وسلم پر اپنی آخری کتاب یعنی قرآنِ حکیم نازل کیا تو اس کی حفاظت کی ذمہ داری خود لے لی {9/15} اس کو غیر متبدل اور کامل قرار دیا {115/6} ۔ اب اس کتاب کے کسی ایک حرف کو بھی قیامت تک کوئی انسان منسوخ نہیں کر سکتا، نہ ہی اس میں کسی قسم کی کوئی تحریف کی جا سکتی ہے۔

نسخ کا ماخذ :

مسلمانوں کی اکثریت اس بات پر حیران ہے کہ جب اللہ تعالیٰ نے قرآنِ مجید کو غیر متبدل اور محفوظ کہا ہے تو پھر یہ کیسے ممکن ہے کہ بعض آیات اس میں شامل ہونے سے رہ گئیں، ایسا عقیدہ رکھنا تو اللہ، رسول صلی اللہ علیہ والہ وسلم اور صحابہؓ کی کھلی توہین کے زمرے میں آتا ہے ۔ اس کا جواب ہے کہ یہ عقیدہ قرآنِ کریم کی آیات کی غلط تعبیر کرنے سے وجود میں آیا۔ اللہ تعالیٰ نے قرآنِ مجید کی سورۃ البقرۃ سورہ نمبر 2 آیت نمبر 106 میں سابقہ انبیاء کی وحی کے بارے میں فرمایا :

قرآن:

مَا نَنۡسَخۡ مِنۡ اٰيَةٍ اَوۡ نُنۡسِهَا نَاۡتِ بِخَيۡرٍ مِّنۡهَآ اَوۡ مِثۡلِهَا ط اَلَمۡ تَعۡلَمۡ اَنَّ اللّٰهَ عَلٰى كُلِّ شَىۡءٍ قَدِيۡرٌ ط(106/2)

ترجمہ: ”کوئی آیت جسے ہم منسوخ کرتے ہیں یا اسے ہم بھلا دیتے ہیں، اس سے بہتر یا اس جیسی لے آتے ہیں، کیا تو نہیں جانتا کہ اللہ ہر شے پر قادر ہے۔“

{سورۃ البقرۃ سورہ نمبر 2 آیت نمبر 106}

جب نسخ قرآن کا عقیدہ پہلے سے ذہنوں میں راسخ ہو چکا ہو تو پھر قرآن سے آپ کچھ بھی ثابت کر لیں، حالانکہ درج بالا آیت کریمہ سے ملحق سابقہ آیت میں اس بات کی وضاحت موجود ہے کہ اللہ تعالیٰ کن لوگوں کو جواب دے رہا ہے۔ چونکہ اہل کتاب پر یہ بات گراں گزر رہی تھی کہ ہمارے نبی پر نازل کی گئی کتاب کے بعد کسی اور پر بھی کوئی کتاب اترے لہٰذا وہ قرآن مجید پر بھی مختلف اعتراضات کرتے رہتے تھے ، اللہ نے ان اہل کتاب کے دلوں میں موجود عناد کو بیان فرما کر اس کا جواب کچھ یوں دیا :

قرآن:

مَا یَوَدُّ الَّذِیۡنَ کَفَرُوۡا مِنۡ اَہۡلِ الۡکِتٰبِ وَلَا الۡمُشۡرِکِیۡنَ اَنۡ یُّنَزَّلَ عَلَیۡکُمۡ مِّنۡ خَیۡرٍ مِّنۡ رَّبِّکُمۡ ؕ وَاللّٰہُ یَخۡتَصُّ بِرَحۡمَتِہٖ مَنۡ یَّشَآءُ ؕ وَاللّٰہُ ذُو الۡفَضۡلِ الۡعَظِیۡمِ ﴿۱۰۵﴾ مَا نَنۡسَخۡ مِنۡ اٰیَۃٍ اَوۡ نُنۡسِہَا نَاۡتِ بِخَیۡرٍ مِّنۡہَاۤ اَوۡ مِثۡلِہَا ؕ اَلَمۡ تَعۡلَمۡ اَنَّ اللّٰہَ عَلٰی کُلِّ شَیۡءٍ قَدِیۡرٌ

(سورۃ البقرہ 2 آیت 105 تا 106)

ترجمہ: ’’ اہل کتاب میں سے جن لوگوں نے کفر کیا وہ نہیں چاہتے اور نہ مشرک کہ تم پر تمہارے رب کی طرف سے کوئی بھلائی نازل کی جائے، اور اللہ جسے چاہتا ہے اپنی رحمت سے خاص کر لیتا ہے اور اللہ بڑے فضل والا ہے۔ ’’(سابقہ انبیاء پر نازل شدہ) کوئی آیت (حکم) جسے ہم منسوخ کرتے ہیں یا اسے بھُلا دیتے ہیں، اس سے بہتر یا اس جیسا حکم لے آتے ہیں۔ کیا تو نہیں جانتا کہ اللہ ہر شے پر قادر ہے۔‘‘

(سورۃ البقرہ 2 آیت 105 تا 106)

مذکورہ بالا آیت میں بیان کردہ نسخ سے نسخِ قرآن مراد لینا کسی لطیفے سے کم نہیں، یہاں تو سابقہ کتبِ سماویہ کے احکام کی بات ہو رہی ہے کہ وہ کہتے ہیں کہ ہم اپنی ہی کتاب مانیں گے لہٰذا یہاں نسخِ تورات و انجیل و دیگر کتب سماویہ ہی ہو سکتا ہے جبکہ ہمارے مفسرین کا اصرار ہے کہ یہاں نسخِ قرآن کا ذکر ہے حالانکہ اللہ نے سابقہ آیات میں واضح کیا کہ یہود کہتے ہیں کہ ہم خدا کے خاص فضلوں کے وارث ہیں، ہم اپنے نبیوں کی کتب کو مانتے ہیں غیر کے کلام کو ماننے کیلئے تیار نہیں اس پر اللہ نے ان کے سامنے یہ کون سی دلیل پیش کر دی کہ میرا قرآن منسوخ بھی ہو جاتا ہے اور بھلا بھی دیا جاتا ہے اس لئے تم اس پر ایمان لے آؤ۔ یاللعجب

ایک مقام پر ارشاد باری تعالیٰ ہے :

قرآن:

سَنُقۡرِئُکَ فَلَا تَنۡسٰۤی (6/87)

ترجمہ: ’’ ہم جلد آپ کو پڑھائیں گے، پھر آپ نہ بھولیں گے۔ ‘‘

(سورۃ الاعلیٰ 87 آیت نمبر 6)

اگر قرآن میں نسخ کو تسلیم کر لیا جائے تو یہاں اس آیت میں تو اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ ہم جو قرآن آپ کو پڑھائیں گے وہ آپ کو بھولے گا نہیں۔ عقیدۂ نسخ قرآن کے مطابق سورۃ الاعلیٰ 87 آیت نمبر 6 بھی منسوخ ہو جاتی ہے جس کا مطلب یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ حضور ﷺ پر جو قرآن نازل فرماتا تھا، حضور ﷺ اس میں سے کچھ بھول بھی جاتے تھے۔ (نعوذ باللہ)

قائلین نسخ قرآن، تنسیخ کی کوئی دلیل پیش نہیں کرتے کہ نبی پاک کا فرمان ہے کہ مجھے اللہ نے بتایا ہے کہ فلاں آیت منسوخ ہو گئی ہے یا فرمایا ہو کہ اللہ نے فلاں آیت منسوخ کر دی ہے۔ مذہبی پیشوائوں نے محض ظن و قیاس سے کام لے کر قرآنی آیات کو منسوخ قرار دیا ہے جو کہ کسی طور قابل قبول نہیں۔

ایک اور جگہ فرمایا :

قرآن:

وَاِذَا بَدَّلْنَآ اٰيَةً مَّكَانَ اٰيَةٍ لا وَّاللّٰهُ اَعْلَمُ بِمَا يُنَزِّلُ (101/16)

ترجمہ: "اور جب ہم (سابقہ کتب میں سے) کوئی حکم کسی دوسرے حکم کی جگہ بدلتے ہیں اور اللہ خوب جانتا ہے جو وہ نازل کرتا ہے۔"

{سورۃ النحل سورہ نمبر 16 آیت نمبر 101}

قرآن:

وَلَقَدْ اَرْسَلْنَا رُسُلًا مِّنْ قَبْلِكَ وَجَعَلْنَا لَهُمْ اَزْوَاجًا وَّذُرِّيَّةً ط وَمَا كَانَ لِرَسُوْلٍ اَنْ يَّاْتِيَ بِاٰيَةٍ اِلَّا بِاِذْنِ اللّٰهِ ط لِكُلِّ اَجَلٍ كِتَابٌ ۳۸ يَمْحُوا اللّٰهُ مَا يَشَآءُ وَيُثْبِتُ صلے ج وَعِنْدَهٗٓ اُمُّ الْكِتٰبِ (سورۃ الرعد 13 آیت 38 تا 39)

ترجمہ: "اور البتہ ہم نے رسول بھیجے تم سے پہلے اور ہم نے ان کو دیں بیویاں اور اولاد اور کسی رسول کیلئے (اختیار میں) نہیں ہوا کہ وہ لائے کوئی نشانی اللہ کی اجازت کے بغیر، ہر وعدہ کیلئے ایک تحریر ہے۔ اور اللہ (سابقہ کتب میں سے) جو چاہتا ہے مٹا دیتا ہے اور باقی رکھتا ہے (جو وہ چاہتا ہے) اور اس کے پاس لوح محفوظ ہے۔" (سورۃ الرعد 13 آیت 38 تا 39)

نیز دیکھیے (53-52/22)

ان آیات میں نسخ کا رُخ قرآن کی طرف موڑنے سے بذاتِ خود قرآن کا محفوظ، کامل اور غیر متبدل ہونا غلط ثابت ہو جاتا ہے لیکن مذہبی پیشوائیت کو اس کی پرواہ نہیں جو آج بھی مجموعہ احادیث کی ان احادیث کا انکار کرنے والے کو کافر کہتے ہیں جن میں کہا گیا ہے کہ قرآن میں ایک آیت نازل ہوئی تھی لیکن بعد میں اسے منسوخ کر کے قرآن سے نکال دیا گیا تھا۔ مذکورہ احادیث ملاحظہ کیجیے :

آیت منسوخ

أَخْبَرَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مَرْزُوقٍ، قَالَ: ثَنَا رَوْحٌ، قَالَ: ثَنَا سَعِيدُ بْنُ أَبِي عَرُوبَةَ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ عَزْرَةَ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: "رُخِّصَ لِلشَّيْخِ الْكَبِيرِ وَالْعَجُوزِ الْكَبِيرَةِ فِي ذَلِكَ وَهُمَا يُطِيقَانِ الصَّوْمَ أَنْ يُفْطِرَا إِنْ شَاءَا أَوْ يُطْعِمَا كُلَّ يَوْمٍ مِسْكِينًا وَلَا قَضَاءَ عَلَيْهِمَا، ثُمَّ نُسِخَ ذَلِكَ فِي هَذِهِ الْآيَةِ: فَمَنْ شَهِدَ

مِنْكُمُ الشَّهْرَ فَلْيَصُمْهُ سورة البقرة آية 185، وَثَبَتَ لِلشَّيْخِ الْكَبِيرِ وَالْعَجُوزِ الْكَبِيرَةِ إِذَا كَانَا لَا يُطِيقَانِ الصَّوْمَ، وَالْحُبْلَى وَالْمُرْضِعِ إِذَا خَافَتَا أَفْطَرَتَا وَأَطْعَمَتَا كُلَّ يَوْمٍ مِسْكِينًا".

سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ بوڑھے مرد اور بوڑھی عورت کو، جو روزہ رکھنے کی طاقت رکھتے تھے، اجازت دی گئی تھی کہ اگر وہ چاہیں تو روزہ نہ رکھیں اور ہر روز کے بدلے ایک مسکین کو کھانا کھلائیں، اور ان پر قضا لازم نہ ہو۔ پھر یہ حکم آیت ﴿فَمَنْ شَهِدَ مِنْكُمُ الشَّهْرَ فَلْيَصُمْهُ﴾ (البقرة:185) سے منسوخ ہو گیا۔ اب یہ اجازت صرف ان بوڑھے مرد اور عورت کے لیے ہے جو روزہ رکھنے کی طاقت نہ رکھتے ہوں، اور حاملہ اور دودھ پلانے والی عورت کے لیے اگر انہیں اپنے بچے کا خطرہ ہو، تو وہ روزہ نہ رکھیں اور ہر روز ایک مسکین کو کھانا کھلائیں۔

(المنتقی ابن الجارود، حدیث نمبر۔381)

قرآن منسوخ

حَدَّثَنَا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، قَالَ: ثنا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ، قَالَ: أنا يَحْيَى، أَنَّ عَمْرَةَ ابْنَةَ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، أَخْبَرَتْهُ أَنَّهَا سَمِعَتْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، تَقُولُ: "نزل فِي الْقُرْآنِ عَشْرُ رَضَعَاتٍ مَعْلُومَاتٍ، وَهِيَ تُرِيدُ مَا يُحَرِّمُ مِنَ الرَّضَاعِ". قَالَتْ عَمْرَةُ: ثُمَّ ذَكَرَتْ عَائِشَةُ، قَالَتْ: نزل بَعْدُ خَمْس.

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ قرآن مجید میں دس دفعہ مکمل دودھ پینے سے حرمتِ رضاعت کا حکم نازل ہوا تھا۔ عمرہ کہتی ہیں کہ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی تھیں: بعد میں پانچ بار دودھ پینے کا حکم نازل ہوا۔

(المنتقی ابن الجارود، حدیث نمبر۔688)

عورت طلاق نہیں لے سکتی جب تک کہ خاوند سے جماع کا ذائقہ چکھ نہ لے

قرآنِ مجید میں اللہ تعالیٰ کا ارشادِ مبارک ہے :

قرآن:

فَإِنْ طَلَّقَهَا فَلَا تَحِلُّ لَهٗ مِنْ م بَعْدُ حَتّٰى تَنْكِحَ زَوْجًا غَيْرَهٗ ط فَإِنْ طَلَّقَهَا فَلَا جُنَاحَ عَلَيْهِمَآ أَنْ يَّتَرَاجَعَآ إِنْ ظَنَّآ أَنْ يُّقِيْمَا حُدُوْدَ اللّٰهِ ط وَتِلْكَ حُدُوْدُ اللّٰهِ يُبَيِّنُهَا لِقَوْمٍ يَّعْلَمُوْنَ (230/2)

ترجمہ:" اگر کسی میاں بیوی کی ازدواجی زندگی میں دو مرتبہ کی طلاق کے بعد تیسری مرتبہ طلاق ہو جائے تو اس کے بعد یہ عورت اپنے سابقہ خاوند کے نکاح میں نہیں آسکتی۔ ہاں! البتہ اگر وہ کسی اور شخص سے نکاح کرے اور اس سے بھی طلاق ہو جائے تو پھر اس میں کوئی حرج نہیں کہ وہ اپنے پہلے خاوند سے نکاح کر لے، بشرطیکہ انہیں توقع ہو کہ وہ اب قانونِ خداوندی کی حدود کی نگہداشت کر سکیں گے، یہ ہیں عائلی زندگی سے متعلق وہ قوانین جنہیں اللہ ان لوگوں کیلئے واضح طور پر بیان کرتا ہے جو معاشرتی زندگی کی مصلحتوں کا علم رکھتے ہیں۔"

{سورۃ البقرۃ سورہ نمبر 2 آیت نمبر 230}

جہاں تک حلالے کا معاملہ ہے تو یہ صریحاً قرآن کا مذاق اُڑانے کے مترادف ہے لیکن درج ذیل حدیث میں حلالے والی بات بھی نہیں ہے لیکن پھر بھی حضور صلی اللہ علیہ والہ وسلم سے ایسا فیصلہ منسوب کیا جا رہا ہے جو قرآن کی مذکورہ بالا آیت کے خلاف ہے۔ کیا حضور صلی اللہ علیہ والہ وسلم قرآن کے خلاف فیصلے صادر فرمایا کرتے تھے؟ المنتقی ابن الجارود میں ہے :

عورت طلاق نہیں لے سکتی جب تک کہ خاوند سے جماع کا ذائقہ چکھ نہ لے

أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ الْحَكَمِ ، أَنَّ ابْنَ وَهْبٍ ، أَخْبَرَهُمْ قَالَ: أَخْبَرَنِي مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ ، عَنِ الْمِسْوَرِ بْنِ رِفَاعَةَ الْقُرَظِيِّ ، عَنِ الزُّبَيْرِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الزُّبَيْرِ ، عَنْ أَبِيهِ ، أَنَّ رِفَاعَةَ بْنَ سَمَوْءَلٍ طَلَّقَ امْرَأَتَهُ تَمِيمَةَ بِنْتَ وَهْبٍ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، فَنَكَحَهَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ الزُّبَيْرِ فَاعْتُرِضَ عَنْهَا ، فَلَمْ يَسْتَطِعْ أَنْ يُصِيبَهَا ، فَطَلَّقَهَا وَلَمْ يَمَسَّهَا ، فَأَرَادَ رِفَاعَةُ أَنْ يَنْكِحَهَا وَهُوَ زَوْجُهَا الَّذِي كَانَ طَلَّقَهَا قَبْلَ عَبْدِ الرَّحْمَنِ ، فَذَكَرَ ذَلِكَ لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، فَنَهَاهُ عَنْ تَزْوِيجِهَا ، فَقَالَ: "لَا تَحِلُّ لَكَ حَتَّى تَذُوقَ الْعُسَيْلَةَ".

سیدنا عبدالرحمن بن زبیر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رفاعہ بن سموال رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں اپنی بیوی تمیمہ بنت وہب کو طلاق دے دی۔ عبدالرحمن بن زبیر رضی اللہ عنہ نے ان سے نکاح کر لیا۔ عورت کی طرف سے عبدالرحمن

بن زبیر رضی اللہ عنہ پر نکتہ چینی کی گئی تو وہ اس سے جماع نہ کر سکے اور ہاتھ لگائے بغیر ہی اسے طلاق دے دی۔ تمیمہ کے پہلے خاوند رفاعہ نے دوبارہ ان سے نکاح کی خواہش ظاہر کی۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے اس کا تذکرہ کیا گیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے رفاعہ کو ان سے شادی کرنے سے روک دیا اور فرمایا: وہ اس وقت تک آپ کے لیے حلال نہیں جب تک وہ جماع کا ذائقہ نہ چکھ لے۔

(المنتقی ابن الجارود، حدیث نمبر۔682)

(المنتقی ابن الجارود، حدیث نمبر۔683)

توجہ طلب :

صحیح بخاری کی حدیث نمبر۔5792 میں ہے کہ جب :

''عورت نے کہا کہ خدا کی قسم ان سے میری تسلّی نہیں ہوتی، پھر اس نے اپنے کپڑے کا ایک کنارہ پھندنے کی طرح پکڑا اور کہا کہ ان کے پاس جو کچھ ہے وہ ایسا ہے۔ اس پر ان کے شوہر (حضرت عبدالرحمٰن بن زبیر قرظی) نے کہا: خدا کی قسم یارسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم! میں تو اس کی کھال بھی رگڑ رگڑ کر رکھ دیتا ہوں لیکن اس کے دل میں کھوٹ ہے اور یہ رفاعہ کے پاس جانا چاہتی ہے۔''

(صحیح بخاری جلد سوم کتاب اللباس حدیث نمبر 770 صفحہ نمبر 320، انٹرنیشنل نمبر 5792)

غور فرمائیں! میاں بیوی دونوں جماع کرنے کا اقرار کر رہے ہیں لیکن اس کے باوجود حضور صلی اللہ علیہ والہ وسلم سے یہ الفاظ منسوب کیے جارہے ہیں کہ '' تم اپنے پہلے خاوند کیلئے اس وقت تک حلال نہیں ہو گی جب تک وہ تمہارا اور تم اس کا ذائقہ نہ چکھ لو۔'' علاوہ ازیں عورت کو طلاق لینے کیلئے جماع کروانے کی شرط بالکل لغو بات ہے، اسلام میں اس طرح کی کوئی شرط نہیں، ہاں یہ سب مذہبی پیشوائیت کی جنسی جنونیت و جنسی خواہشات ہیں جن کو انہوں نے دین بنا کر پیش کیا ہوا ہے۔

باب نمبر۔4

مسجد میں تھوکنا

اللہ تعالیٰ نے قرآنِ مجید میں مساجد کو پاک صاف رکھنے کا حکم دیا ہے۔ فرمانِ خُداوندی ہے :

قرآن:

وَعَهِدْنَآ اِلٰٓى اِبْرٰهِيْمَ وَاِسْمٰعِيْلَ اَنْ طَهِّرَا بَيْتِىَ لِلطَّآئِفِيْنَ وَالْعٰكِفِيْنَ وَالرُّكَّعِ السُّجُوْدِ (125/2)

ترجمہ: "ہم نے حکم دیا اِبراہیم علیہ السلام اور اِسماعیل علیہ السلام کو کہ وہ میرا گھر پاک رکھیں طواف، اِعتکاف، رُکوع اور سجود کرنے والوں کیلئے۔" (سورۃ البقرۃ سورہ نمبر 2 آیت نمبر 125)

حضرت اِبراہیم علیہ السلام کو ایک اور مقام پر حکم ملا کہ :

قرآن:

وَّطَهِّرْ بَيْتِىَ لِلطَّآئِفِيْنَ وَالْقَآئِمِيْنَ وَالرُّكَّعِ السُّجُوْدِ (26/22)

" میرے گھر کو طواف، قیام، رُکوع اور سجود کرنے والوں کیلئے پاک صاف رکھنا۔" (سورۃ الحج سورہ نمبر 22 آیت نمبر 26)

وہ گھر جن میں خُدا کا ذِکر ہوتا ہے، " اُنہیں بلند کرنے کا حکم"۔

قرآن:

فِىْ بُيُوْتٍ اَذِنَ اللّٰهُ اَنْ تُرْفَعَ وَيُذْكَرَ فِيْهَا اسْمُهٗ لا يُسَبِّحُ لَهٗ فِيْهَا بِالْغُدُوِّ وَالْاٰصَالِ (36/24)

ترجمہ: " اُن گھروں میں جن کے بلند کرنے، اور جن میں اپنے نام کی یاد کا اللہ تعالیٰ نے حکم دیا ہے وہاں صبح و شام اللہ تعالیٰ کی تسبیح بیان کرتے ہیں۔" (سورۃ النور سورہ نمبر 24 آیت نمبر 36)

ظاہر ہے کہ مسجد میں گندگی پھیلانے سے تو انہیں بلند نہیں کیا جا سکتا۔

قرآن:

وَمَنْ اَظْلَمُ مِمَّنْ مَّنَعَ مَسٰجِدَ اللّٰهِ اَنْ يُّذْكَرَ فِيْهَا اسْمُهٗ وَسَعٰى فِىْ خَرَابِهَا ط اُولٰٓئِكَ مَا كَانَ لَهُمْ اَنْ يَّدْخُلُوْهَآ اِلَّا خَآئِفِيْنَ ۵ط لَهُمْ فِى الدُّنْيَا خِزْىٌ وَّلَهُمْ فِى الْاٰخِرَةِ عَذَابٌ عَظِيْمٌ (114/2)

ترجمہ: ”اس شخص سے بڑھ کر ظالم کون ہے جو اللہ تعالیٰ کی مسجدوں میں اللہ تعالیٰ کے ذکر کیے جانے سے روکے اور ان کی بربادی کی کوشش کرے، ایسے لوگوں کو خوف کھاتے ہوئے ہی اس میں جانا چاہیے، ان کیلئے دنیا میں بھی رُسوائی ہے اور آخرت میں بھی بڑا عذاب ہے۔“(سورۃ البقرۃ سورہ نمبر 2 آیت نمبر 114)

مسجد میں گندگی پھیلانا یا گندگی دیکھ کر اُسے صاف نہ کرنا بھی اللہ کے ذکر سے روکنے کے مترادف ہے۔ اللہ تعالیٰ کا فرمان تو یہ ہے کہ ”ہر نماز کے وقت اپنی زینت اِختیار کرو“ {31/7} اور فرمایا کہ مساجد کو آباد کرنا مومنوں ہی کا کام ہے {18/9} مشرکین انہیں آباد نہیں کیا کرتے {17/9}۔

مسجد کی صفائی کے بارے میں قرآنی تعلیم کے مطالعے کے بعد المنتقی ابن الجارود کی حدیث ملاحظہ کیجیے :

بائیں پاؤں کے نیچے تھوکو

أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، قَالَ: أَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ، قَالَ: أَنَا حُمَيْدٌ، عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَأَى نُخَامَةً فِي قِبْلَةِ الْمَسْجِدِ فَحَكَّهَا بِيَدِهِ فَرُئِيَ فِي وَجْهِهِ شِدَّةُ ذَلِكَ عَلَيْهِ، فَقَالَ: "إِنَّ الْعَبْدَ إِذَا قَامَ يُصَلِّي فَإِنَّمَا يُنَاجِي رَبَّهُ أَوْ رَبُّهُ فِيمَا بَيْنَهُ وَبَيْنَ الْقِبْلَةِ، فَإِذَا بَزَقَ أَحَدُكُمْ فَلْيَبْزُقْ عَنْ يَسَارِهِ أَوْ تَحْتَ قَدَمِهِ أَوْ يَقُولُ: هَكَذَا وَبَزَقَ فِي ثَوْبِهِ وَدَلَكَ بَعْضَهُ بِبَعْضٍ".

سیدنا انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مسجد کی قبلہ والی دیوار پر بلغم دیکھا، تو اسے اپنے ہاتھ سے کھرچ دیا۔ اس وجہ سے شدید غصے کے اثرات آپ کے چہرے پر دیکھے گئے۔ فرمایا: بندہ جب نماز کے لیے کھڑا ہوتا ہے، تو اپنے رب سے سرگوشیاں کرتا ہے، یا یوں فرمایا: رب تعالیٰ اس کے اور قبلہ کے درمیان ہوتا ہے، لہٰذا جب کسی کو تھوک آئے، تو اپنی بائیں جانب یا پاؤں کے نیچے تھوکے، یا یوں کرے اور آپ نے اپنے کپڑے پر تھوک کر اسے ایک دوسرے پر مل دیا۔

(المنتقی ابن الجارود، حدیث نمبر۔59)

اگر آج کوئی مسلمان، مسجد میں نماز کے دوران اپنے بائیں پاؤں کے نیچے قیمتی قالین پر بلغم تھوک کر یہ دعویٰ کرے کہ اس نے حدیث پر عمل کیا ہے تو کیا اس کو حدیث پر عمل کرنے کی بنا پر شاباش دی جائے گی یا اس کام سے منع کرنے والوں کو منکرِ حدیث کے لقب سے نوازا جائے گا؟

باب نمبر۔5

حالت حیض میں مباشرت

اللہ تعالیٰ نے قرآنِ حکیم میں اِرشاد فرمایا :

قرآن:

وَيَسْأَلُونَكَ عَنِ الْمَحِيضِ ۖ قُلْ هُوَ أَذًى فَاعْتَزِلُوا النِّسَاءَ فِي الْمَحِيضِ ۖ وَلَا تَقْرَبُوهُنَّ حَتَّىٰ يَطْهُرْنَ ۖ فَإِذَا تَطَهَّرْنَ فَأْتُوهُنَّ مِنْ حَيْثُ أَمَرَكُمُ اللَّهُ ۚ إِنَّ اللَّهَ يُحِبُّ التَّوَّابِينَ وَيُحِبُّ الْمُتَطَهِّرِينَ ﴿222/2﴾

ترجمہ: ''وہ آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم سے حالتِ حیض کے بارے میں پوچھتے ہیں، آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کہہ دیں کہ وہ گندگی ہے، پس تم عورتوں سے الگ رہو حالتِ حیض میں اور اُن کے قریب نہ جاؤ یہاں تک کہ وہ پاک ہو جائیں، پس جب وہ پاک ہو جائیں تو تم اُن کے پاس آؤ جہاں سے اللہ نے تمہیں حکم دیا ہے۔ بے شک اللہ توبہ کرنے والوں اور پاک رہنے والوں کو دوست رکھتا ہے۔''

(سورۃ البقرہ 2 آیت 222)

اِس آیت میں اللہ تعالیٰ نے عورتوں سے حیض کے دوران مباشرت سے منع فرمایا ہے لیکن صحیح ابن حبان میں ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ والہ وسلم اپنی بیویوں سے حالتِ حیض میں بھی مباشرت کیا کرتے تھے۔ احادیث ملاحظہ کیجیے :

حالت حیض میں مباشرت

حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، قَالَ: ثنا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ، قَالَ: ثنا سُفْيَانُ، عَنْ مَنْصُورٍ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ، عَنِ الْأَسْوَدِ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، قَالَتْ: " كُنْتُ إِذَا حِضْتُ أَمَرَنِي النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَتَّزِرُ، فَكَانَ يُبَاشِرُنِي ".

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ جب میں حائضہ ہوتی، تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مجھے تہبند باندھنے کا حکم دیتے، پھر میرے ساتھ لیٹ جاتے۔

(المنتقی ابن الجارود، حدیث نمبر۔106)

حالت روزہ میں بوس وکنار اور مباشرت

حَدَّثَنَا مَحْمُودُ بْنُ آدَمَ، قَالَ: ثنا سُفْيَانُ، عَنْ مَنْصُورٍ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ عَلْقَمَةَ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ " كَانَ يُقَبِّلُ وَيُبَاشِرُ وَهُوَ صَائِمٌ، وَكَانَ أَمْلَكَكُمْ لِإِرْبِهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ".

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم روزے کی حالت میں (اپنی ازواج مطہرات میں سے کسی کا) بوسہ بھی لے لیتے تھے اور جسم کے ساتھ جسم بھی ملا لیتے تھے، حالانکہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم اپنی خواہش پر تمہاری نسبت زیادہ کنٹرول رکھنے والے تھے۔

(المنتقی ابن الجارود، حدیث نمبر۔ 391)

عذاب قبر

انسان کے مرنے کے فوراً بعد اس کے جسم میں تعفن پیدا ہونا شروع ہو جاتا ہے جو کہ زندہ لوگوں کی زندگی اور صحت کیلئے زہر قاتل کی حیثیت رکھتا ہے لہٰذا دنیا کے تمام مذاہب اور کمیونٹیز کے ہاں لاش کو ڈسٹروئے کرنے کا کوئی نہ کوئی طریقہ رائج ہے۔ اسلام نے لاش کو دفن کرنے کا طریقہ اپنایا ہے۔ جہاں تک عذاب قبر کا تعلق ہے تو قرآن کی مجموعی تعلیم کے مطابق یہ درست نہیں کیونکہ جس لاش کو دفن کیا جاتا ہے اس میں احساس و شعور نہیں ہوتا، قرآن میں ہے کہ انسان نے مرنے کے بعد قیامت کے دن اگلی زندگی کیلئے اٹھنا ہے:

قرآن:

ثُمَّ إِنَّكُمْ بَعْدَ ذَٰلِكَ لَمَيِّتُونَ ﴿١٥﴾ ثُمَّ إِنَّكُمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ تُبْعَثُونَ ﴿١٦﴾

پھر بیشک تم اس (زندگی) کے بعد ضرور مرنے والے ہو، پھر بیشک تم قیامت کے دن (زندہ کر کے) اٹھائے جاؤ گے۔

(سورۃ المومنون 23، آیت نمبر۔15 تا16)

قرآن میں قبر یا قبور کا جو ذکر کیا گیا ہے اور کہا گیا ہے کہ مردے قبروں سے اٹھیں گے تو یہ بات سمجھانے کا تشبیہی و تمثیلی انداز ہے جو کہ قرآن کے اسلوب بیان میں سے ایک انداز ہے لیکن المنتقی ابن الجارود میں اس ضمن میں کیا کچھ کہا گیا ہے؟ ملاحظہ کیجئے:

عذاب قبر.

حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، قَالَ: ثنَا يَعْلَى بْنُ عُبَيْدٍ، قَالَ: ثنَا الأَعْمَشُ، عَنْ زَيْدِ بْنِ وَهْبٍ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ حَسَنَةَ، قَالَ: كُنْتُ أَنَا وَعَمْرُو بْنُ الْعَاصِ جَالِسَيْنِ، فَخَرَجَ عَلَيْنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَفِي يَدِهِ دَرَقَةٌ، فَبَالَ وَهُوَ جَالِسٌ، فَتَكَلَّمْنَا بَيْنَنَا، فَقُلْنَا: يَبُولُ كَمَا تَبُولُ الْمَرْأَةُ، فَأَتَانَا فَقَالَ: " أَوَمَا تَدْرُونَ مَا لَقِيَ صَاحِبُ بَنِي إِسْرَائِيلَ؟ كَانَ إِذَا أَصَابَهُمْ بَوْلٌ قَرَضُوهُ، فَنَهَاهُمْ، فَعُذِّبَ فِي قَبْرِهِ".

سیدنا عبد الرحمن بن حسنہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں اور سیدنا عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ بیٹھے ہوئے تھے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے پاس تشریف لائے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاتھ میں ڈھال تھی۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے بیٹھ کر پیشاب کیا، تو ہم آپس میں کہنے لگے: آپ تو عورتوں کی طرح (بیٹھ کر) پیشاب کرتے ہیں۔ آپ ہمارے پاس آئے اور فرمایا: بنی اسرائیل کے آدمی کو جو سزا ملی تھی، کیا وہ معلوم نہیں؟ ان کے کپڑوں کو پیشاب لگ جاتا، تو وہ انہیں کاٹا کرتے تھے، اس آدمی نے بنی اسرائیل کو منع کر دیا، تو اسے قبر میں عذاب دیا گیا۔

(المنتقی ابن الجارود، حدیث نمبر۔131)

عذاب قبر

حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ خَشْرَمٍ، قَالَ: ثَنَا عِيسَى يَعْنِي ابْنَ يُونُسَ، عَنِ الأَوْزَاعِيِّ، عَنْ حَسَّانَ بْنِ عَطِيَّةَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي عَائِشَةَ، قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، يَقُولُ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "إِذَا تَشَهَّدَ أَحَدُكُمْ فَلْيَتَعَوَّذْ مِنْ أَرْبَعٍ: مِنْ عَذَابِ جَهَنَّمَ، وَعَذَابِ الْقَبْرِ، وَفِتْنَةِ الْمَحْيَا وَالْمَمَاتِ، وَمِنْ شَرِّ الْمَسِيحِ الدَّجَّالِ ثُمَّ لِيَدْعُ لِنَفْسِهِ بِمَا بَدَا لَهُ".

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب کوئی تشہد بیٹھے، تو چار چیزوں سے پناہ مانگے، جہنم کے عذاب، قبر کے عذاب، زندگی اور موت کے فتنے اور مسیح دجال کے شر سے، پھر اپنے لیے جو چاہے، دعا مانگے۔

(المنتقی ابن الجارود، حدیث نمبر۔207)

نماز قصر

نماز قصر کرنے کیلئے اللہ نے یہ شرط لگائی ہے کہ اگر تمہیں کافروں کا خوف ہو تو تب نماز کو قصر کرو:

قرآن:

وَإِذَا ضَرَبْتُمْ فِي الْأَرْضِ فَلَيْسَ عَلَيْكُمْ جُنَاحٌ أَنْ تَقْصُرُوا مِنَ الصَّلَاةِ إِنْ خِفْتُمْ أَنْ يَفْتِنَكُمُ الَّذِينَ كَفَرُوا إِنَّ الْكَافِرِينَ كَانُوا لَكُمْ عَدُوًّا مُبِينًا (4-النساء:101)

اور جب تم زمین میں سفر کرو تو تم پر کوئی گناہ نہیں کہ نماز کچھ کم کرلو، اگر ڈرو کہ تمھیں وہ لوگ فتنے میں ڈال دیں گے جنھوں نے کفر کیا۔ بے شک کافر لوگ ہمیشہ سے تمھارے کھلے دشمن ہیں۔

(سورۃ النسا4، آیت نمبر۔101)

لیکن درج ذیل حدیث میں حضور ﷺ کو قرآن کے اس حکم کے خلاف کرتے ہوئے دکھایا جارہا ہے:

دشمن کا خوف نہ بھی ہو تو نماز کو قصر کرو

حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ خَشْرَمٍ، قَالَ: ثَنَا عَبْدُ اللَّهِ يَعْنِي ابْنَ إِدْرِيسَ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنِ ابْنِ أَبِي عَمَّارٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ بَابِيهِ، عَنْ يَعْلَى بْنِ أُمَيَّةَ، قَالَ: قُلْتُ لِعُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: لَيْسَ عَلَيْكُمْ جُنَاحٌ أَنْ تَقْصُرُوا مِنَ الصَّلَاةِ إِنْ خِفْتُمْ سورة النساء آية 101، وَقَدْ أَمِنَ النَّاسُ، فَقَالَ عُمَرُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: عَجِبْتُ مِمَّا عَجِبْتَ مِنْهُ، فَسَأَلْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: " صَدَقَةٌ تَصَدَّقَ اللَّهُ بِهَا عَلَيْكُمْ فَاقْبَلُوا صَدَقَتَهُ".

سیدنا یعلی بن امیہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: میں نے سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے اس آیت کے متعلق پوچھا: «لَيْسَ عَلَيْكُمْ جُنَاحٌ أَنْ تَقْصُرُوا مِنَ الصَّلَاةِ إِنْ خِفْتُمْ» (اگر تم خوف کی حالت میں ہو، تو نماز قصر کرنے میں تم پر کوئی گناہ نہیں ہے) لیکن اب تو لوگ امن میں ہیں (لہذا اب قصر نہیں کرنا چاہیے) سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تمہاری طرح مجھے بھی تعجب ہوا تھا، میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کے متعلق پوچھا، تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: یہ اللہ تعالی نے تم پر صدقہ کیا ہے، لہذا اس کے صدقہ کو قبول کرو۔

(المنتقی ابن الجارود، حدیث نمبر۔146)

لا اکراہ فی الدین

اللہ تعالٰی نے قرآن میں تبلیغ، نصیحت، مکالمہ، مباحثہ اور گفتگو کے آداب بتائے ہیں:

قرآن :

ادْعُ إِلَىٰ سَبِيلِ رَبِّكَ بِالْحِكْمَةِ وَالْمَوْعِظَةِ الْحَسَنَةِ ۖ وَجَادِلْهُم بِالَّتِي هِيَ أَحْسَنُ ۚ إِنَّ رَبَّكَ هُوَ أَعْلَمُ بِمَن ضَلَّ عَن سَبِيلِهِ ۖ وَهُوَ أَعْلَمُ بِالْمُهْتَدِينَ ﴿١٢٥﴾

اے نبیؐ، اپنے رب کے راستے کی طرف دعوت دو حکمت اور عمدہ نصیحت کے ساتھ، اور لوگوں سے مباحثہ کرو ایسے طریقہ پر جو بہترین ہو تمہارا رب ہی زیادہ بہتر جانتا ہے کہ کون اس کی راہ سے بھٹکا ہوا ہے اور کون راہ راست پر ہے۔

(سورۃ النحل 16، آیت نمبر۔125)

اللہ تعالٰی نے قران حکیم میں نبی کریم صلی اللہ علیہ والہ وسلم کو تمام جہانوں کیلیئے رحمت قرار دیا چنانچہ فرمایا: وَمَآ اَرۡسَلۡنٰكَ اِلَّا رَحۡمَةً لِّلۡعٰلَمِيۡنَ (107/21) اور ہم نے آپؐ کو تمام جہانوں کیلیئے رحمت بنا کر بھیجا ہے۔ دوسرے مقام پر فرمایا: ☆وَاِنَّكَ لَعَلٰى خُلُقٍ عَظِيۡمٍ ۔ ''اے محمد صلی اللہ علیہ والہ وسلم! آپ اخلاق انسانی کے بلند ترین مقام پر فائز ہیں۔'' (سورۃ القلم 68 آیت 4)۔ اس کے بعد قیامت تک کے انسانوں کیلیئے فرمادیا کہ حضور صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی زندگی تمہارے لئے ایک نمونہ ہے: لَقَدۡ كَانَ لَكُمۡ فِىۡ رَسُوۡلِ اللّٰهِ اُسۡوَةٌ حَسَنَةٌ (21/33) قرآن کی اس وضاحت کے باوجود نبی اکرم ﷺ سے کیا کچھ منسوب کیا جارہا ہے، ملاحظہ فرمائیں:

بچہ نماز نہ پڑھے تو اسے مارو

حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ هِشَامِ بْنِ مِلَاسٍ الدِّمَشْقِيُّ، قَالَ: ثنا حَرْمَلَةُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ الْجُهَنِيُّ فِي سَنَةِ اثْنَتَيْنِ وَتِسْعِينَ وَمِائَةٍ، قَالَ: ثَنِي عَمِّي عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ الرَّبِيعِ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ جَدِّهِ، عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: " مُرُوا الصَّبِيَّ بِالصَّلَاةِ ابْنَ سَبْعِ سِنِينَ وَاضْرِبُوا عَلَيْهَا ابْنَ عَشْرٍ".

سیدنا سبرہ بن معبد جہنی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: سات سالہ بچے کو نماز کا حکم دو اور دس سال کے بچے کو (نماز میں سستی پر) مارو۔

(المنتقی ابن الجارود، حدیث نمبر۔147)

سخت گرمی جہنم کی بھاپ سے پیدا ہوتی ہے

گرمی اور سردی کا موسم کس وجہ سے آتا ہے؟ یہ ایک خالص سائنسی معاملہ ہے۔"ناسا" کی ویب سائیٹ پر اس کی تفصیلی وضاحت کی گئی ہے، ملاحظہ کیجئے:

What Causes the Seasons?

The Short Answer:

Earth's tilted axis causes the seasons. Throughout the year, different parts of Earth receive the Sun's most direct rays. So, when the North Pole tilts toward the Sun, it's summer in the Northern Hemisphere. And when the South Pole tilts toward the Sun, it's winter in the Northern Hemisphere.

It's all about Earth's tilt!

Many people believe that Earth is closer to the sun in the summer and that is why it is hotter. And, likewise, they think Earth is farthest from the sun in the winter.

Although this idea makes sense, it is incorrect.

It is true that Earth's orbit is not a perfect circle. It is a bit lop-sided. During part of the year, Earth is closer to the sun than at other times. However, in the Northern Hemisphere, we are having winter when Earth is closest to the sun and summer when it is farthest away! Compared with how far away the sun is, this change in Earth's distance throughout the year does not make much difference to our weather.

There is a different reason for Earth's seasons.

Earth's axis is an imaginary pole going right through the center of Earth from "top" to "bottom." Earth spins around this pole, making one complete turn each day. That is why we have day and night, and why every part of Earth's surface gets some of each.

Earth has seasons because its axis doesn't stand up straight.

Link:(https://spaceplace.nasa.gov/seasons/en/#:~:text=Earth's%20tilted%20axis%20causes%20the,winter%20in%20the%20Northern%20Hemisphere.)

مختصر جواب:

”زمین کا جھکا ہوا محور موسموں کا سبب بنتا ہے۔سال بھر میں، زمین کے مختلف حصوں میں سورج کی سب سے براہ راست کرنیں پڑتی ہیں۔ لہذا، جب شمالی قطب سورج کی طرف جھک جاتا ہے تو، شمالی نصف کرہ میں موسم گرما ہوتا ہے۔اور جب جنوبی قطب سورج کی طرف جھک جاتا ہے تو، شمالی نصف کرہ میں موسم سرما ہوتا ہے۔۔۔۔۔“

لہٰذا ثابت ہوا کہ زمین پر گرمی کا موسم جہنم کی وجہ سے نہیں بلکہ زمین و سورج کی مخصوص حرکت اور شعاعوں کے خاص اینگل سے زمین پر پڑنے کی وجہ سے ہوتا ہے، لیکن المنتقی ابن الجارود میں لکھا ہے کہ زمین پر موسم گرما کا ذمہ دار جہنم ہے، ملاحظہ کیجئے:

سخت گرمی جہنم کی بھاپ سے پیدا ہوتی ہے

حَدَّثَنَا ابْنُ الْمُقْرِءِ، قَالَ: ثَنَا سُفْيَانُ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيِّبِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: "إِذَا اشْتَدَّ الْحَرُّ فَأَبْرِدُوا بِالصَّلَاةِ، فَإِنَّ شِدَّةَ الْحَرِّ مِنْ فَيْحِ جَهَنَّمَ".

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب سخت گرمی ہو، تو نماز ظہر تاخیر سے پڑھیں، کیوں کہ سخت گرمی جہنم کی بھاپ سے پیدا ہوتی ہے۔

(المنتقی ابن الجارود، حدیث نمبر۔156)

باب نمبر۔10

قبلہ تبدیل

قرآنِ حکیم میں اللہ تعالیٰ کا ارشادِ مبارک ہے :

قرآن:

اِنَّ اَوَّلَ بَيۡتٍ وُّضِعَ لِلنَّاسِ لَلَّذِىۡ بِبَكَّةَ مُبٰرَكًا وَّهُدًى لِّلۡعٰلَمِيۡنَ (96/3)

ترجمہ: ’’ بے شک سب سے پہلے جو گھر مقرر کیا گیا لوگوں کیلئے وہ ہے جو مکّہ میں ہے، برکت والا اور سارے جہانوں کیلئے ہدایت۔‘‘

{سورۃ آلِ عمران سورہ نمبر 3 آیت نمبر 96}

مزید:(33/29,22/26,22/37,22/145,14-142/125,2/2)

مندرجہ بالا تمام آیات میں خانہ کعبہ کو قبلہ کہا گیا ہے، اِسی کو قبلہ اوّل اور بیت العتیق کہا گیا ہے۔ مذہبی پیشوائیت کا شک دُور کرنے کیلئے فرمایا کہ قبلہ اوّل وہ ہے جو مکّہ میں واقع ہے۔ گو کہ یہ طبقہ قرآن میں بیت المقدس کو قبلہ ثابت کرنے کی آیت تو داخل نہ کر سکا لیکن وضع احادیث کی مدد سے قرآن کی من مانی تفسیریں کر کے انہوں نے سادہ لوح مسلمانوں کو باور کرا دیا کہ ہمارے نبی صلی اللہ علیہ والہ وسلم پہلے بیت المقدس کی طرف منہ کر کے نمازیں پڑھتے تھے لیکن بعد میں اللہ کا حکم آگیا کہ خانہ کعبہ کی طرف منہ کر لیں۔ جبکہ حقیقت یہ ہے کہ حرمِ کعبہ میں حضور صلی اللہ علیہ والہ وسلم اس طرح کھڑے ہوتے کہ کعبہ اور بیت المقدس ایک سیدھ میں پڑتے تھے، لیکن جب آپؐ مدینہ منورہ تشریف لائے تو مکّہ اور بیت المقدس {یروشلم} دو مختلف سمتوں میں تھے، چونکہ اللہ نے خانہ کعبہ کو قبلہ کہا تھا اور ہمارا ایمان بھی یہی ہے کہ آپؐ نے قرآن کے خلاف کوئی کام نہیں کیا لہٰذا آپؐ نے خانہ کعبہ کی طرف ہی منہ کر کے نمازیں ادا کیں۔ اتنی سی بات تھی جس کا فسانہ بنا دیا گیا۔ قرآن کے جن مقامات کی تفسیریں یہ لوگ توڑ مروڑ کر پیش کرتے ہیں، مناسب معلوم ہوتا ہے کہ یہاں اُن کی مختصراً وضاحت کر دی جائے :

یہودی، بنی اسرائیل یعنی حضرت اسحٰق علیہ السلام کے بیٹے حضرت یعقوب علیہ السلام کی اولاد تھے اور قریشِ عرب حضرت اسمٰعیل علیہ السلام کی اولاد۔ بنی اسرائیل کو بنی اسمٰعیل کے ساتھ مخاصمت بلکہ عداوت شروع سے چلی آ رہی تھی۔ مشترک بات یہ تھی کہ یہ دونوں کسی آنے والے کا انتظار کر رہے تھے۔ بنی اسرائیل کا قومی مرکز (قبلہ) بیت المقدس تھا۔ اِس پس منظر میں جب حضور صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے اللہ تعالیٰ کے حکم کے مطابق اعلانِ نبوّت کیا تو یہ بات یہودیوں کو بہت ناگوار گزری کہ آنے والا نبی، بنی اسرائیل میں سے کیوں نہ آیا۔ بعد ازاں وہ طرح طرح کے اعتراضات کرتے رہتے تھے جن میں سے ایک، قبلہ کے بارے میں بھی تھا، اللہ تعالیٰ نے قرآنِ کریم میں ارشاد فرمایا :

قرآن:

سَيَقُوْلُ السُّفَهَآءُ مِنَ النَّاسِ مَا وَلّٰىهُمْ عَنْ قِبْلَتِهِمُ الَّتِيْ كَانُوْا عَلَيْهَا ط قُلْ لِّلّٰهِ الْمَشْرِقُ وَالْمَغْرِبُ ط يَهْدِيْ مَنْ يَّشَآءُ اِلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ (142/2)

ترجمہ: ''اب بیوقوف (یہودی) کہیں گے کہ مسلمانوں کو کس چیز نے اس قبلہ سے پھیر دیا جس پر وہ (یہودی) تھے۔ آپؐ فرمادیں مشرق اور مغرب اللہ ہی کا ہے۔ جو چاہے ہدایت حاصل کرلے سیدھے راستے کی طرف۔'' (مفہوم القرآن)

قرآن:

وَكَذٰلِكَ جَعَلْنٰكُمْ اُمَّةً وَّسَطًا لِّتَكُوْنُوْا شُهَدَآءَ عَلَى النَّاسِ وَيَكُوْنَ الرَّسُوْلُ عَلَيْكُمْ شَهِيْدًا ط وَمَا جَعَلْنَا الْقِبْلَةَ الَّتِيْ كُنْتَ عَلَيْهَآ اِلَّا لِنَعْلَمَ مَنْ يَّتَّبِعُ الرَّسُوْلَ مِمَّنْ يَّنْقَلِبُ عَلٰى عَقِبَيْهِ ط وَاِنْ كَانَتْ لَكَبِيْرَةً اِلَّا عَلَى الَّذِيْنَ هَدَى اللّٰهُ ط وَمَا كَانَ اللّٰهُ لِيُضِيْعَ اِيْمَانَكُمْ ط اِنَّ اللّٰهَ بِالنَّاسِ لَرَءُوْفٌ رَّحِيْمٌ (143/2)

ترجمہ: '' اور اسی طرح ہم نے تمہیں معتدل اُمّت بنایا تاکہ تم لوگوں پر گواہ ہو اور رسولؐ تم پر گواہ ہوں، جس قبلہ کو (اے رسولؐ) آپؐ نے اِختیار کیا اسے ہم نے اِس لیے قبلہ بنایا تاکہ معلوم ہو کہ کون رسولؐ کی پیروی کرتا ہے اور کون ہے جو اپنی ایڑیوں کے بل پلٹ جاتا ہے اور بے شک یہ بھاری بات تھی مگر ان پر (نہیں) جنہیں اللہ نے ہدایت دی اور اللہ تعالیٰ تمہارے اِیمان ضائع نہ کرے گا، بے شک اللہ تعالیٰ لوگوں کے ساتھ بڑا شفیق، رحم کرنے والا ہے۔'' (مفہوم القرآن)

جس نظام کو حضور صلی اللہ علیہ والہ وسلم لے کر آئے اس کا مرکز خانہ کعبہ تھا اور ہے جو کہ قریش کے قبضہ میں تھا۔ اس تصوّر سے حضور صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے قلبِ اطہر کی کیا کیفیت تھی، قرآن نے اگلی آیت میں اس کو بیان کیا ہے :

قرآن:

قَدْ نَرٰى تَقَلُّبَ وَجْهِكَ فِى السَّمَآءِ ج فَلَنُوَلِّيَنَّكَ قِبْلَةً تَرْضٰىهَا ص (144/2)

ترجمہ: '' ہمیں اس کا بھی علم ہے کہ تمہارے دل میں بار بار یہ آرزو اُبھر رہی ہے کہ جس مقام (کعبہ) کو ہم نے اپنے نظام کا مرکز قرار دیا ہے، اس پر قبضہ و تصرّف بھی ہمارا ہی ہونا چاہیے، یہ ٹھیک ہے، ایسا ہو کر رہے گا۔'' (مفہوم القرآن)

یہ تھی مختصراً ساری حقیقت، جس کا خلاصہ یہ ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم اور تمام صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین، تمام عمر خانہ کعبہ کی طرف ہی منہ کر کے نماز ادا کرتے رہے۔ بیت المقدس چونکہ یہودیوں کا قبلہ تھا اس لیے یہ اعتراض یہودیوں کا تھا کہ پہلے سے موجود قبلے (بیت المقدس) کو چھوڑ کر نیا قبلہ بنا لیا گیا۔ یہ بات صحیح نہیں کہ مسلمان پہلے بیت المقدس کی طرف منہ کر کے نمازیں پڑھتے تھے اور بعد میں خانہ کعبہ کو قبلہ قرار دے دیا گیا جیسا کہ درج ذیل احادیث میں کہا گیا ہے :

قبلہ تبدیل

حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، قَالَ: ثَنَا النُّفَيْلِيُّ، قَالَ: ثَنَا زُهَيْرٌ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ، عَنِ الْبَرَاءِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ " كَانَ أَوَّلَ مَا قَدِمَ الْمَدِينَةَ صَلَّى قِبَلَ بَيْتِ الْمَقْدِسِ سِتَّةَ عَشَرَ أَوْ سَبْعَةَ عَشَرَ شَهْرًا، وَكَانَ يُعْجِبُهُ أَنْ تَكُونَ قِبْلَتُهُ قِبَلَ الْبَيْتِ، وَأَنَّهُ أَوَّلُ صَلَاةٍ صَلَّى صَلَاةُ الْعَصْرِ وَصَلَّى مَعَهُ قَوْمٌ فَخَرَجَ رَجُلٌ مِمَّنْ صَلَّى مَعَهُ فَمَرَّ عَلَى أَهْلِ مَسْجِدٍ وَهُمْ رَاكِعُونَ، فَقَالَ: أَشْهَدُ بِاللَّهِ لَقَدْ صَلَّيْتُ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قِبَلَ مَكَّةَ، فَدَارُوا كَمَا هُمْ قِبَلَ الْبَيْتِ وَكَانَ يُعْجِبُهُ أَنْ يُحَوَّلَ قِبَلَ الْبَيْتِ "، وَذَكَرَ بَاقِي الْحَدِيثِ.

سیدنا براءبن عازب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب مدینہ آئے، تو ابتدائی سولہ یا سترہ ماہ بیت المقدس کی طرف منہ کرکے نمازیں پڑھتے رہے، حالاں کہ آپ کو پسند تھا کہ آپ کا قبلہ بیت اللہ کی جانب ہو، بیت اللہ کی جانب (منہ کرکے) آپ نے پہلے عصر کی نماز ادا کی، لوگ بھی آپ کے ساتھ تھے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نماز پڑھنے والوں میں سے ایک آدمی (نماز پڑھ کر) نکلا، تو ایک مسجد کے پاس سے گزرا، جہاں لوگ رکوع کی حالت میں تھے، تو اس نے کہا: میں اللہ کو گواہ بنا کر کہتا ہوں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ مکہ کی جانب منہ کرکے نماز پڑھی ہے۔ چنانچہ وہ اسی حالت میں ہی مکہ کی طرف گھوم گئے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو اچھا لگتا تھا کہ آپ کا قبلہ بیت اللہ کی جانب بدل دیا جائے۔ انہوں نے پوری حدیث ذکر کی ہے۔

(المنتقی ابن الجارود، حدیث نمبر۔165)

باب نمبر۔11

نمازی کے سامنے سے گزرنے والا شیطان

اِرشادِ باری تعالٰی ہے:

قرآن:

وَاَطِیْعُوا اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ وَلَا تَنَازَعُوْا فَتَفْشَلُوْا وَتَذْهَبَ رِیْحُكُمْ وَاصْبِرُوْا ؕ اِنَّ اللّٰهَ مَعَ الصّٰبِرِیْنَ(46/8)

ترجمہ : ’’ اور اِطاعت کرو اللہ کی، اور اُس کے رسول ؐ کی اور آپس میں جھگڑا نہ کرو کہ بُزدِل ہو جائو گے اور تمہاری ہوا جاتی رہے گی (اُکھڑ جائے گی) اور صبر کرو بیشک اللہ صبر کرنے والوں کے ساتھ ہے۔‘‘

{سورۃ الانفال 8 آیت 46}

اللہ تعالٰی نے مسلمانوں کو آپس کے لڑائی جھگڑے سے منع فرمایا ہے لیکن درج ذیل حدیث میں اہتمام کر کے مسلمانوں کو لڑانے کی کوشش کی جارہی ہے، یہی نہیں بلکہ نمازی کے سامنے سے گزرنے والے کو دائرہ اسلام سے نکال کر شیطان قرار دے دیا گیا ہے:

نمازی کے سامنے سے گزرنے والا شیطان ہے

حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، قَالَ: وَفِيمَا قَرَأْتُ عَلَى عَبْدِ اللَّهِ بْنِ نَافِعٍ، وَثَنِي مُطَرِّفٌ، عَنْ مَالِكٍ، عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي سَعِيدٍ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: "إِذَا كَانَ أَحَدُكُمْ يُصَلِّي فَلَا يَدَعْ أَحَدًا يَمُرُّ بَيْنَ يَدَيْهِ وَلْيَدْرَأْ مَا اسْتَطَاعَ فَإِنْ أَبَى فَلْيُقَاتِلْهُ فَإِنَّمَا هُوَ شَيْطَانٌ".

سیدنا ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب کوئی نماز پڑھ رہا ہو، تو کسی کو اپنے سامنے سے گزرنے نہ دے اور جہاں تک ممکن ہو اسے روکے۔ اگر وہ گزرنے پر مصر ہو، تو اسے سختی سے منع کرے، وہ تو شیطان ہے۔

(المنتقی ابن الجارود، حدیث نمبر۔167)

قارئین! آپ نے دیکھا کہ مسلمانوں کو آپس میں لڑانے کا یہ کیسا عمدہ نُسخہ ہے۔ ظاہر ہے غیر مسلم تو مسجد میں آکر نمازیوں کے آگے سے گزرنے سے رہے، ایک مسلمان ہی غلطی سے یا جہالت کی وجہ سے دوسرے نمازی کے آگے سے گزر سکتا ہے۔ ایک نمازی، نماز پڑھ رہا ہے، وہ ایک دو دفعہ تو صبر سے کام لے گا لیکن تیسری دفعہ آگے سے گزرنے والے کی حدیث کی رُو سے اچھی خاصی حجامت کر دے گا اور حدیث کے مطابق اُسے شیطان سمجھے گا۔ کیا نبی کریم صلی اللہ علیہ والہ وسلم، اُمّت کو آپس میں لڑنے جھگڑنے کی تعلیم دے کر گئے تھے؟

مذہبی پیشوائیت کا جواب ہے...’’جی ہاں...اور جو مندرجہ بالا حدیث کا اِنکار کرے گا وہ منکر حدیث ہے۔‘‘

اس کے بعد ان احادیث کا ذکر کیا جاتا ہے جن کے مطابق نمازی کے سامنے سے گزرنے میں کوئی حرج نہیں، ملاحظہ کیجئے:

نمازی کے سامنے سے گزرنے میں کوئی حرج نہیں

حَدَّثَنَا ابْنُ الْمُقْرِءِ، وَمَحْمُودُ بْنُ آدَمَ، قَالا: ثَنَا سُفْيَانُ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ، أَنَّهُ سَمِعَ ابْنَ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، يَقُولُ: "جِئْتُ أَنَا وَالْفَضْلُ يَوْمَ عَرَفَةَ وَالنَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي وَنَحْنُ عَلَى أَتَانٍ، فَمَرَرْنَا عَلَى بَعْضِ الصَّفِّ، فَنَزَلْنَا عَنْهَا وَتَرَكْنَاهَا تَرْتَعُ فَلَمْ يَقُلْ لَنَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَيْئًا"، زَادَ مَحْمُودٌ: فَدَخَلْنَا فِي الصَّلَاةِ.

سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ عرفہ کے دن میں اور فضل بن عباس رضی اللہ عنہما گدھی پر سوار ہو کر آئے، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نماز پڑھا رہے تھے، ہم صف کے کچھ حصے کے سامنے سے گزر کر گدھی سے اتر گئے اور گدھی کو چرنے کے لیے چھوڑ دیا۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں کچھ نہ کہا محمود کی روایت میں یہ اضافہ ہے کہ ہم نماز میں شامل ہو گئے۔

(المنتقی ابن الجارود، حدیث نمبر۔168)

سجدے کی جگہ کوئی انسان لیٹا ہو تو نماز پڑھنے میں کوئی حرج نہیں

حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ هَاشِمٍ، قَالَ: ثَنِي يَحْيَى يَعْنِي ابْنَ سَعِيدٍ، عَنْ هِشَامٍ، قَالَ: ثَنِي أَبِي، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ "كَانَ يُصَلِّي مِنَ اللَّيْلِ وَأَنَا مُعْتَرِضَةٌ بَيْنَهُ وَبَيْنَ الْقِبْلَةِ عَلَى الْفِرَاشِ، فَإِذَا أَرَادَ أَنْ يُوتِرَ أَيْقَظَنِي فَأَوْتَرْتُ".

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نماز تہجد پڑھا کرتے تھے، میں آپ کے اور قبلہ کے درمیان بستر پر لیٹی ہوتی تھی، آپ صلی اللہ علیہ وسلم جب وتر پڑھنا چاہتے، تو مجھے بھی جگا دیتے، میں بھی وتر پڑھ لیتی۔

(المنتقی ابن الجارود، حدیث نمبر۔169)

نیک خواب، نبوت کی خوشخبری

اللہ تعالیٰ نے قرآنِ حکیم میں حضور صلی اللہ علیہ والہ وسلم کو خاتم النبین کہا ہے :

قرآن:

مَا كَانَ مُحَمَّدٌ اَبَآ اَحَدٍ مِّنْ رِّجَالِكُمْ وَلٰكِنْ رَّسُوْلَ اللّٰهِ وَخَاتَمَ النَّبِيّٖنَ ط وَكَانَ اللّٰهُ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْمًا (40/33)

ترجمہ:"محمد تمہارے مردوں میں سے کسی کے باپ نہیں، لیکن وہ اللہ کے رسول اور (سب) نبیوں پر مہر (آخری نبی) ہیں اور اللہ ہر شے کا جاننے والا ہے۔"

{سورۃ الاحزاب سورہ نمبر 33 آیت نمبر 40}

لیکن مذہبی پیشواؤں نے نبوّت کا دروازہ کھولنے کیلئے جعلی روایات وضع کر کے المنتقی ابن الجارود میں شامل کر دیں، جس کی ایک مثال ملاحظہ کیجئے :

نبوت کی خوشخبریوں میں سے اب صرف نیک خواب ہی باقی رہ گئے ہیں

حَدَّثَنَا ابْنُ الْمُقْرِءِ، وَعَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ بِشْرٍ، قَالا: ثنا سُفْيَانُ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ سُحَيْمٍ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَعْبَدٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: كَشَفَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ السِّتَارَةَ وَالنَّاسُ صُفُوفٌ خَلْفَ أَبِي بَكْرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ ابْنُ الْمُقْرِءِ: وَقَالَ مَرَّةً: فَأَرَادَ أَنْ يَنْكُصَ فَأَشَارَ إِلَيْهِ أَنِ امْكُثْ فَمَكَثَ، فَقَالَ: أَيُّهَا النَّاسُ، "إِنَّهُ لَمْ يَبْقَ مِنْ مُبَشِّرَاتِ النُّبُوَّةِ إِلا الرُّؤْيَا الصَّالِحَةَ يَرَاهَا الرَّجُلُ أَوْ تُرَى لَهُ". ثُمَّ قَالَ: "أَلا إِنِّي نُهِيتُ أَنْ أَقْرَأَ رَاكِعًا أَوْ سَاجِدًا، فَأَمَّا الرُّكُوعُ فَعَظِّمُوا فِيهِ الرَّبَّ، وَأَمَّا السُّجُودُ فَاجْتَهِدُوا فِي الدُّعَاءِ فَقَمِنٌ أَنْ يُسْتَجَابَ لَكُمْ"، قَالَ ابْنُ الْمُقْرِءِ: وَقَالَ مَرَّةً: فَعَسَى، الْحَدِيثُ لابْنِ الْمُقْرِءِ.

سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے (بیماری کے دوران) پردہ ہٹایا، تو لوگ سیدنا ابو بکر رضی اللہ عنہ کے پیچھے صفیں بنائے کھڑے تھے، ابن مقرئ کی روایت میں ہے کہ سیدنا ابو بکر رضی اللہ عنہ پیچھے ہٹنے لگے، تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے رکنے کا اشارہ کیا، تو وہ رُک گئے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے لوگو! نبوت کی خوشخبریوں میں سے اب صرف نیک خواب ہی باقی رہ گئے ہیں، جو آدمی خود دیکھتا ہے یا اس کے متعلق کسی کو دکھایا جاتا ہے۔ پھر فرمایا: مجھے حالت رکوع و سجود میں قرآن پڑھنے سے منع کیا گیا ہے، چنانچہ رکوع میں اپنے رب کی عظمت بیان کریں اور سجدے میں دعا کرنے کی کوشش کریں، کیوں کہ اس کا قبول ہونا بعید نہیں۔

(المنتقی ابن الجارود، حدیث نمبر۔203)

خوابِ نبوت کے متعلق صحیح بخاری اور دیگر کتب احادیث میں مختلف اقوال ملتے ہیں، حصول معلومات کیلئے ان پر طائرانہ نظر ڈالنا یقیناً فائدے سے خالی نہ ہوگا:

صحیح بخاری حدیث نمبر : 7017۔مومن کا خواب نبوت کے چھیالیس حصوں میں سے ایک حصہ ہے۔

صحیح بخاری، حدیث نمبر :6994۔مومن کا خواب نبوت کے چھیالیس حصوں میں سے ایک جزو ہوتا ہے۔

صحیح بخاری، حدیث نمبر :6983۔مومن کا خواب نبوت کے چھیالیس حصوں میں سے ایک جزو ہوتا ہے۔

صحیح بخاری، حدیث نمبر :6988۔مومن کا خواب نبوت کے چھیالیس حصوں میں سے ایک جزو ہوتا ہے۔

صحیح بخاری، حدیث نمبر :6987۔مومن کا خواب نبوت کے چھیالیس حصوں میں سے ایک جزو ہوتا ہے۔

صحیح مسلم ،حدیث نمبر :5905۔مسلمان کا خواب نبوت کے پینتالیس حصوں میں سے ایک حصہ ہے۔

صحیح مسلم ،حدیث نمبر :5912۔مسلمان کا خواب نبوت کا چھیالیسواں حصہ ہے۔

صحیح مسلم ،حدیث نمبر :5909۔مسلمان کا خواب نبوت کا چھیالیسواں حصہ ہے۔

صحیح مسلم ،حدیث نمبر :5906۔مسلمان کا خواب نبوت کا چھیالیسواں حصہ ہے۔

صحیح مسلم ،حدیث نمبر :5913۔مسلمان کا خواب نبوت کا چھیالیسواں حصہ ہے۔

صحیح مسلم حدیث نمبر :5916۔"نیک خواب نبوت کے ستر حصوں میں سے ایک حصہ ہے۔

صحیح مسلم حدیث نمبر :5918۔"نیک خواب نبوت کے ستر حصوں میں سے ایک حصہ ہے۔

سنن ترمذی، حدیث نمبر :2270۔مسلمان کا خواب نبوت کا چھیالیسواں حصہ ہے۔

سنن ترمذی، حدیث نمبر :2272۔یہ نبوت کا ایک حصہ ہے

سنن ترمذی، حدیث نمبر :2271۔مسلمان کا خواب نبوت کا چھیالیسواں حصہ ہے۔

سنن ترمذی، حدیث نمبر :2291۔مسلمان کا خواب نبوت کا چھیالیسواں حصہ ہے۔

سنن ترمذی، حدیث نمبر :2279۔مسلمان کا خواب نبوت کا چھیالیسواں حصہ ہے۔

سنن ترمذی، حدیث نمبر :2278۔مسلمان کا خواب نبوت کا چالیسواں حصہ ہے۔

سنن ابن ماجہ۔حدیث نمبر :3917۔مومن کا خواب نبوت کا چھیالیسواں حصہ ہے "۔

سنن ابن ماجہ۔حدیث نمبر :3907۔مومن کا خواب نبوت کا چھیالیسواں حصہ ہے "۔

سنن ابن ماجہ۔حدیث نمبر :3914۔مومن کا خواب نبوت کا چھیالیسواں حصہ ہے ‘‘ ۔

سنن ابن ماجہ۔حدیث نمبر :3894۔مومن کا خواب نبوت کا چھیالیسواں حصہ ہے ‘‘ ۔

سنن ابن ماجہ۔حدیث نمبر :3893۔مومن کا خواب نبوت کا چھیالیسواں حصہ ہے ‘‘ ۔

سنن ابن ماجہ ،حدیث نمبر: 3895۔اچھا خواب نبوت کا سترواں حصہ ہے ‘‘ ۔

سنن ابن ماجہ ،حدیث نمبر: 3897۔اچھا خواب نبوت کا سترواں حصہ ہے ‘‘ ۔

سنن ابي داود۔حدیث نمبر: 5018۔مومن کا خواب نبوت کے چھیالیس حصوں میں سے ایک حصہ ہے ‘‘ ۔

مشکوۃالمصابیح۔حدیث نمبر۔4614۔ مومن کا خواب نبوت کے چھیالیس حصوں میں سے ایک حصہ ہے ‘‘ ۔

مشکوۃالمصابیح۔حدیث نمبر۔4622۔ مومن کا خواب نبوت کے چھیالیس حصوں میں سے ایک حصہ ہے ‘‘ ۔

مشکوۃالمصابیح۔حدیث نمبر۔5059۔ مومن کا خواب نبوت کاچوبیسواں حصہ ہے ‘‘ ۔

مشکوۃالمصابیح۔حدیث نمبر۔5060۔ مومن کا خواب نبوت کاپچیسواں حصہ ہے ‘‘ ۔

مسنداسحاق بن راھویہ۔حدیث نمبر۔744۔ مومن کا خواب نبوت کاچالیسواں حصہ ہے ‘‘ ۔

مسنداسحاق بن راھویہ۔حدیث نمبر۔746۔ مومن کا خواب نبوت کاچھیالیسواں حصہ ہے ‘‘ ۔

مسندالشھاب۔حدیث نمبر۔306۔ مومن کا خواب نبوت کاچھبیسواں حصہ ہے ‘‘ ۔

سنن دارمی۔حدیث نمبر۔2174۔ مومن کا خواب نبوت کاچھیالیسواں حصہ ہے ‘‘ ۔

الادب المفرد۔حدیث نمبر۔468۔’’نیک خواب نبوت کے ستر حصوں میں سے ایک حصہ ہے۔

الادب المفرد۔حدیث نمبر۔791۔’’نیک سیرت،اچھی عادت اور خرچ کرنے میں میانہ روی نبوت کے ستر حصوں میں سے ایک حصہ ہے۔

معجم صغیر للطبرانی۔حدیث نمبر۔731۔’’اچّھی ہدایت،خوش اخلاقی،میانہ روی اور سکون وو قار نبوت کے چوبیس حصّوں میں سے ایک حصّہ ہے۔‘‘

معجم صغیر للطبرانی۔حدیث نمبر۔1179۔’’سچّااوراچھاخواب نبوت کے ستر اجزاء میں سے ایک حصہ ہے۔‘‘

مسنداحمد۔حدیث نمبر۔2894۔ ’’اچھاخواب اجزاء نبوت میں سے سترواں جزو ہے۔

مسنداحمد۔حدیث نمبر۔3071۔ ’’اچھاخواب اجزاء نبوت میں سے سترواں جزو ہے۔

مسنداحمد۔حدیث نمبر۔2698۔’’اچھاراستہ،نیک سیرت اور میانہ روی اجزاء نبوت میں سے پچیسواں جزء ہے۔

سنن نسائی۔ حدیث نمبر۔1046۔ مومن کا خواب نبوت کی خوشخبری ہے۔

سنن نسائی۔ حدیث نمبر۔1121۔ مومن کا خواب نبوت کی خوشخبری ہے۔

صحیفہ ھمام بن منبہ۔ حدیث نمبر۔49۔ ''صالح (صفت) آدمی کا خواب نبوت کا چھیالیسواں حصہ ہوتا ہے۔

آج کل کی مثال کے مطابق اگر ایم بی بی ایس کرنے والا آدمی ڈاکٹر کہلاتا ہے تو میٹرک پاس ہومیو پیتھ بھی اپنے نام کے ساتھ ڈاکٹر ہی لکھتا ہے۔ اسی طرح اگر حضرت آدمؑ، حضرت ابراہیمؑ، حضرت موسیٰؑ، حضرت عیسیٰؑ اور حضرت محمد صلی اللہ علیہ والہ وسلم انبیاء تھے تو مذکورہ بالا روایت کے مطابق اچھا خواب دیکھنے والا شخص بھی نبی ہوگا۔ فرق صرف اتنا ہوگا کہ یہ میٹرک پاس ہومیو پیتھ کی طرح ذرا کم درجے کا نبی ہوگا۔ (نعوذ باللہ)

درود شریف

درود کا معنی ومفہوم

درود عربی زبان کا لفظ نہیں، قرآن میں صلوۃ کا لفظ متعدد معانی میں استعمال ہوا ہے۔لفظ صلوۃ جب بھی علیٰ کے صلے میں قرآن میں آتا ہے تو وہاں اس کا معنٰی تائید ونصرت اور تائید و تحسین وآفرین، حوصلہ افزائی، شاباشی دینے اور دعا کے ہوتے ہیں، جب اچھے کاموں پر کسی انسان کی تائید و تحسین کی جاتی ہے تو اسے صلوت بھیجنا کہتے ہیں جیسے نبی کریم ﷺ کے متعلق اللہ نے فرمایا:

قرآن میں ہے:

قرآن:

إِنَّ اللَّهَ وَمَلَائِكَتَهُ يُصَلُّونَ عَلَى النَّبِيِّ ۚ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا صَلُّوا عَلَيْهِ وَسَلِّمُوا تَسْلِيمًا ﴿٥٦﴾

بیشک اللہ اور اس کے فرشتے نبی ﷺ کی تائید و نصرت کرتے ہیں، اے ایمان والو ! تم بھی آپ ﷺ کی تا ئید و نصرت کرو اور نظام کی سلامتی کا باعث بنو۔

(سورۃ الاحزاب 33،آیت نمبر۔56)

درج بالا آیت سے تیرہ آیت قبل اللہ نے مومنوں پر صلوت بھیجتے ہوئے فرمایا:

قرآن:

هُوَ الَّذِي يُصَلِّي عَلَيْكُمْ وَمَلَائِكَتُهُ لِيُخْرِجَكُم مِّنَ الظُّلُمَاتِ إِلَى النُّورِ ۚ وَكَانَ بِالْمُؤْمِنِينَ رَحِيمًا ﴿٤٣﴾

اللہ اور اس کے فرشتے تمہاری(مومن کی)تائید و نصرت کرتے ہیں تا کہ تمہیں اندھیروں سے نکال کر نور کی طرف لے لائے۔

(سورۃ الاحزاب 33،آیت نمبر۔43)

ایک مقام پر اللہ نے حضور ﷺ سے فرمایا کہ آپ مومنوں پر صلوت بھیجیں:

قرآن:

خُذْ مِنْ أَمْوَالِهِمْ صَدَقَةً تُطَهِّرُهُمْ وَتُزَكِّيهِم بِهَا وَصَلِّ عَلَيْهِمْ ۖ إِنَّ صَلَاتَكَ سَكَنٌ لَّهُمْ ۗ وَاللَّهُ سَمِيعٌ عَلِيمٌ ﴿١٠٣﴾

آپ انہیں پاک و صاف کریں اور ان کی تحسین و آفرین کریں(حوصلہ افزائی کریں)آپکی تحسین ان کیلئے باعث سکون ہے۔

(سورۃالتوبہ 9،آیت نمبر۔103)

ایک اور مقام پر مومنین پر صلوت کا ذکر کچھ اس طرح آیا ہے :

قرآن:

أُولَٰئِكَ عَلَيْهِمْ صَلَوَاتٌ مِّن رَّبِّهِمْ وَرَحْمَةٌ ۖ وَأُولَٰئِكَ هُمُ الْمُهْتَدُونَ ﴿١٥٧﴾

یہی وہ لوگ ہیں جن کی تائید و نصرت کی جاتی ہے ان کے رب کی طرف سے اور رحمت بھیجی جاتی ہے۔

(سورۃالبقرۃ 2،آیت نمبر۔157)

درود تسبیح کے دانوں پر پڑھنے والے چند الفاظ کا نام نہیں بلکہ نظام خداوندی کو قائم کرنے میں اپنا کردار ادا کرنے کی جہدِ مسلسل کو درود کہتے ہیں، جب دین مذہب میں تبدیل ہوا تو اسلام کی دیگر زندگی بخش اصطلاحات کی طرح اس ''صلوت'' کو بھی چند الفاظ کا دہرا دینا قرار دے دیا گیا لہٰذا جب اللہ نے فرمایا کہ اے ایمان والو! تم حضور ﷺ پر صلوت بھیجو مطلب حضور ﷺ کے لائے ہوئے نظام کی تائید بھی کرو اور نصرت بھی، تو مذہبی پیشوائیت کی طرف سے کہا گیا کہ حضور ﷺ پر صلوت بھیجنے کا طریقہ یہ کہ ''اللھم صلی علیٰ محمد'' پڑھ لو تو یہ فریضہ ادا ہو جائے گا، اس مروجہ معنی کے حوالے سے درج ذیل روایت ملاحظہ فرمایئے :

درود شریف

حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ هَاشِمٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ، عَنْ شُعْبَةَ، قَالَ: ثَنِي الْحَكَمُ، عَنِ ابْنِ أَبِي لَيْلَى، قَالَ: لَقِيَنِي كَعْبُ بْنُ عُجْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، فَقَالَ: أَلَا أُهْدِي لَكَ هَدِيَّةً أَوْ أَلَا أُحَدِّثُكَ؟ خَرَجَ عَلَيْنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقُلْنَا: "يَا رَسُولَ اللَّهِ، قَدْ عَرَفْنَا أَوْ قَدْ عَلِمْنَا السَّلَامَ عَلَيْكَ، فَكَيْفَ الصَّلَاةُ؟ قَالَ: قُولُوا: "اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَعَلَى آلِ مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ عَلَى آلِ إِبْرَاهِيمَ إِنَّكَ حَمِيدٌ مَجِيدٌ، وَبَارِكْ عَلَى مُحَمَّدٍ وَعَلَى آلِ مُحَمَّدٍ كَمَا بَارَكْتَ عَلَى آلِ إِبْرَاهِيمَ إِنَّكَ حَمِيدٌ مَجِيدٌ.

ابن ابی لیلٰی رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ مجھے سیدنا کعب بن عجرہ رضی اللہ عنہ ملے تو کہنے لگے: کیا میں تجھے تحفہ نہ دوں؟ یا یوں کہا: کیا میں آپ کو حدیث نہ بیان کروں؟ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے پاس آئے، تو ہم نے پوچھا: اللہ کے رسول! آپ پر سلام کا طریقہ تو ہمیں معلوم ہو گیا ہے، ہم آپ پر درود کیسے بھیجیں؟، فرمایا: یوں کہیں: اے اللہ! محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) اور آل محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) پر رحمت نازل کر، جس طرح تو نے ابراہیم (علیہ السلام) اور آل ابراہیم (علیہ السلام) پر رحمت نازل کی ہے، بے شک تو تعریف اور بزرگی کے لائق ہے، محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) اور آل محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) پر برکت نازل فرما، جس طرح تو نے آل ابراہیم پر برکت نازل کی، بے شک تو تعریف اور بزرگی کے لائق ہے۔

(المنتقی ابن الجارود، حدیث نمبر۔206)

اللہ تعالیٰ اور فرشتے پہلی صف والوں یا پہلی صفوں والوں پر رحمتیں بھیجتے ہیں

حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ هَاشِمٍ، قَالَ: ثَنَا يَحْيَى، عَنْ شُعْبَةَ، قَالَ: ثَنِي طَلْحَةُ بْنُ مُصَرِّفٍ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَوْسَجَةَ، عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: كَانَ يَأْتِينَا إِذَا قُمْنَا إِلَى الصَّلَاةِ فَيَمْسَحُ صُدُورَنَا وَعَوَاتِقَنَا، وَيَقُولُ: "لَا تَخْتَلِفُ صُفُوفُكُمْ فَتَخْتَلِفَ قُلُوبُكُمْ، وَكَانَ يَقُولُ: إِنَّ اللَّهَ وَمَلَائِكَتَهُ يُصَلُّونَ عَلَى الصَّفِّ الْأَوَّلِ، أَوْ قَالَ: الصُّفُوفِ الْأُوَلِ".

سیدنا براء بن عازب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ جب ہم نماز کے لیے کھڑے ہوتے، تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے سینے اور کندھے پکڑ پکڑ کر فرماتے: صفوں میں آگے پیچھے نہ ہوا کریں، ورنہ دلوں میں پھوٹ پڑ جائے گی۔ نیز فرماتے: اللہ تعالیٰ اور فرشتے پہلی صف والوں یا پہلی صفوں والوں پر رحمتیں بھیجتے ہیں۔

(المنتقی ابن الجارود، حدیث نمبر۔316)

باب نمبر-14

ایک نبی لکیریں کھینچا کرتے تھے

قرآنِ کریم اِنسانی فکر کو بڑی اہمیت دیتا ہے اور تاکید کرتا ہے کہ اپنے معاملات کے فیصلے عقل و فکر اور علم و بصیرت کی رُو سے کیا کرو، اِس لیے ہر وہ رَوِش جس میں عقل و فکر کے چراغ گل کر کے ظن و تخمین اور قیاسات و توہمات سے فیصلے کیے جائیں، اس کے نزدیک مذموم ہیں لہٰذا قرآنِ مجید میں اِرشادِ باری تعالیٰ ہے :

قرآن:

حُرِّمَتْ عَلَيْكُمُ الْمَيْتَةُ وَالدَّمُ وَلَحْمُ الْخِنزِيرِ وَمَا أُهِلَّ لِغَيْرِ اللَّهِ بِهِ وَالْمُنْخَنِقَةُ وَالْمَوْقُوذَةُ وَالْمُتَرَدِّيَةُ وَالنَّطِيحَةُ وَمَا أَكَلَ السَّبُعُ إِلَّا مَا ذَكَّيْتُمْ وَمَا ذُبِحَ عَلَى النُّصُبِ وَأَن تَسْتَقْسِمُوا بِالْأَزْلَامِ ۚ ذَٰلِكُمْ فِسْقٌ ۗ الْيَوْمَ يَئِسَ الَّذِينَ كَفَرُوا مِن دِينِكُمْ فَلَا تَخْشَوْهُمْ وَاخْشَوْنِ ۚ الْيَوْمَ أَكْمَلْتُ لَكُمْ دِينَكُمْ وَأَتْمَمْتُ عَلَيْكُمْ نِعْمَتِي وَرَضِيتُ لَكُمُ الْإِسْلَامَ دِينًا ۚ فَمَنِ اضْطُرَّ فِي مَخْمَصَةٍ غَيْرَ مُتَجَانِفٍ لِّإِثْمٍ ۙ فَإِنَّ اللَّهَ غَفُورٌ رَّحِيمٌ ﴿٣﴾

تم پر حرام کیا گیا مردار، خون، سُور کا گوشت، وہ جانور جو خدا کے سوا کسی اور کے نام پر ذبح کیا گیا ہو، وہ جو گھلا گھٹ کر، یا چوٹ کھا کر، یا بلندی سے گر کر، یا ٹکر کھا کر مرا ہو، یا جسے کسی درندے نے پھاڑا ہو سوائے اس کے جسے تم نے زندہ پاکر ذبح کر لیا اور وہ جو کسی آستانے پر ذبح کیا گیا ہو نیز یہ بھی تمہارے لیے ناجائز ہے کہ پانسوں کے ذریعہ سے اپنی قسمت معلوم کرو یہ سب افعال فسق ہیں آج کافروں کو تمہارے دین کی طرف سے پوری مایوسی ہو چکی ہے لہٰذا تم اُن سے نہ ڈرو بلکہ مجھ سے ڈرو آج میں نے تمہارے دین کو تمہارے لیے مکمل کر دیا ہے اور اپنی نعمت تم پر تمام کر دی ہے اور تمہارے لیے اسلام کو تمہارے دین کی حیثیت سے قبول کر لیا ہے (لہٰذا حرام و حلال کی جو قیود تم پر عائد کر دی گئی ہیں اُن کی پابندی کرو) البتہ جو شخص بھوک سے مجبور ہو کر اُن میں سے کوئی چیز کھا لے، بغیر اس کے کہ گناہ کی طرف اس کا میلان ہو تو بیشک اللہ معاف کرنے والا اور رحم فرمانے والا ہے

قرآن:

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِنَّمَا الْخَمْرُ وَالْمَيْسِرُ وَالْأَنصَابُ وَالْأَزْلَامُ رِجْسٌ مِّنْ عَمَلِ الشَّيْطَانِ فَاجْتَنِبُوهُ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُونَ (90/5)

اے ایمان والو! بیشک شراب اور جوا اور (عبادت کے لئے) نصب کئے گئے بُت اور (قسمت معلوم کرنے کے لئے) فال کے تیر (سب) ناپاک شیطانی کام ہیں۔ سو تم ان سے (کلیتاً) پرہیز کرو تاکہ تم فلاح پاجاؤ۔

(سورۃ المائدہ سورہ نمبر 5 آیت نمبر 90)

اللہ نے تو ظن و تخمین اور قیاسات و توہمات، فال و رمال اور کہانت قسم کی چیزوں سے منع فرمایا ہے اور انہیں شیطانی کام قرار دیا ہے لیکن صحیح ابن حبان میں حضور نبی کریم ﷺ سے منسوب کیا گیا ہے کہ آپ نے فرمایا کہ ایک پیغمبر لکیریں (رمل) کیا کرتے تھے، ملاحظہ کیجئے :

ایک نبی لکیریں کھینچا کرتے تھے

حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَعِيدٍ الْعَطَّارُ، قَالَ: ثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ عُلَيَّةَ، ح وَأَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ خَشْرَمٍ، أَنَّ إِسْمَاعِيلَ بْنَ عُلَيَّةَ، أَخْبَرَهُمْ عَنِ الْحَجَّاجِ بْنِ أَبِي عُثْمَانَ، عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ، عَنْ هِلَالِ بْنِ أَبِي مَيْمُونَةَ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ، عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ الْحَكَمِ السُّلَمِيِّ، قَالَ: بَيْنَا نَحْنُ نُصَلِّي مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذْ عَطَسَ رَجُلٌ مِنَ الْقَوْمِ، فَقُلْتُ: يَرْحَمُكَ اللَّهُ فَرَمَانِي الْقَوْمُ بِأَبْصَارِهِمْ، فَقُلْتُ: وَاثُكْلَ أُمِّيَاهُ، مَا شَأْنُكُمْ تَنْظُرُونَ إِلَيَّ، فَجَعَلُوا يَضْرِبُونَ بِأَيْدِيهِمْ عَلَى أَفْخَاذِهِمْ، فَلَمَّا رَأَيْتُهُمْ يُصَمِّتُونَنِي لَكِنِّي سَكَتُّ، فَلَمَّا قَضَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِأَبِي وَأُمِّي وَاللَّهِ مَا رَأَيْتُ مُعَلِّمًا قَبْلَهُ وَلَا بَعْدَهُ أَحْسَنَ تَعْلِيمًا مِنْهُ وَاللَّهِ مَا قَهَرَنِي وَلَا شَتَمَنِي وَلَا ضَرَبَنِي، قَالَ: "إِنَّ هَذِهِ الصَّلَاةَ لَا يَصْلُحُ فِيهَا شَيْءٌ مِنْ كَلَامِ النَّاسِ هَذَا، إِنَّمَا هُوَ التَّسْبِيحُ وَالتَّكْبِيرُ وَقِرَاءَةُ الْقُرْآنِ". أَوْ كَمَا قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: أَوْ كَمَا قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، أَنَا حَدِيثُ عَهْدٍ بِالْجَاهِلِيَّةِ وَقَدْ جَاءَ اللَّهُ بِالْإِسْلَامِ، وَإِنَّ مِنَّا قَوْمًا يَأْتُونَ الْكُهَّانَ، قَالَ: "فَلَا تَأْتِهِمْ" قُلْتُ: وَمِنَّا قَوْمٌ يَتَطَيَّرُونَ، فَقَالَ: "ذَلِكَ شَيْءٌ يَجِدُونَهُ فِي صُدُورِهِمْ فَلَا يَصُدَّنَّهُمْ" قَالَ: قُلْتُ: وَمِنَّا قَوْمٌ يَخُطُّونَ، قَالَ: "كَانَ نَبِيٌّ يَخُطُّ فَمَنْ وَافَقَ خَطُّهُ فَذَاكَ" قَالَ: وَكَانَتْ لِي جَارِيَةٌ تَرْعَى غَنَمًا لِي فِي قِبَلِ أُحُدٍ وَالْجَوَّانِيَّةِ، فَأَطْلَعْتُهَا ذَاتَ يَوْمٍ فَإِذَا الذِّئْبُ قَدْ ذَهَبَ بِشَاةٍ مِنْ غَنَمِهَا وَأَنَا رَجُلٌ آسَفُ كَمَا يَأْسَفُونَ لَكِنِّي صَكَكْتُهَا صَكَّةً، فَأَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرْتُ ذَلِكَ لَهُ، فَعَظَّمَ ذَلِكَ عَلَيَّ، قُلْتُ: أَفَلَا أُعْتِقُهَا؟ قَالَ: "ائْتِنِي بِهَا" فَأَتَيْتُهُ بِهَا، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "أَيْنَ اللَّهُ؟" قَالَتْ: فِي السَّمَاءِ، قَالَ: "مَنْ أَنَا؟" قَالَتْ: أَنْتَ رَسُولُ اللَّهِ قَالَ: "هِيَ مُؤْمِنَةٌ فَأَعْتِقْهَا".

سیدنا معاویہ بن حکم سُلمی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک دفعہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نماز پڑھ رہے تھے کہ ایک نمازی نے چھینک ماری، تو میں نے کہہ دیا «یَرْحَمُکَ اللّٰہُ» لوگ مجھے گھور کر دیکھنے لگے، میں نے کہا: تمہاری مائیں تمہیں گم پائیں، مجھے کیوں دیکھ رہے ہو؟ انہوں نے رانوں پر ہاتھ مارنا شروع کیے، جب میں نے دیکھا کہ وہ مجھے چپ کرا رہے ہیں، تو میں چپ کر گیا۔ میرے ماں باپ آپ پر قربان ہوں، اللہ کی قسم! میں نے آپ سے پہلے یا آپ کے بعد کوئی استاذ ایسا نہیں دیکھا، جو آپ سے بہتر تعلیم دینے والا ہو، جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نماز سے فارغ ہوئے، تو اللہ کی قسم! نہ آپ نے مجھے جھڑکا، نہ برا بھلا کہا، نہ مارا، صرف اتنا فرمایا: یہ نماز ہے، اس میں باتیں کرنا جائز نہیں۔ اس میں تو صرف تسبیح، تکبیر اور تلاوت قرآن ہوتی ہے۔ یا پھر جیسے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ (معاویہ بن حکم رضی اللہ عنہ) کہتے ہیں: میں نے عرض کی: اللہ کے رسول! میں نیا نیا مسلمان ہوا ہوں، اللہ نے ہمیں اسلام کی نعمت سے نوازا ہے، ابھی بھی ہم میں سے کچھ لوگ کاہنوں (غیب کی خبریں بتانے والے) کے پاس جاتے ہیں، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: آپ نہ جایا کریں۔ عرض کی: ہم میں سے کچھ لوگ پرندوں کے ذریعے فال لیتے ہیں؟ فرمایا: یہ محض ان کا وہم ہے۔ یہ فال وغیرہ انہیں (کسی کام سے) نہ روکے۔ عرض کی: ہم میں سے کچھ لوگ خط (لکیریں) کھینچتے ہیں؟، فرمایا: ایک نبی (ادریس علیہ السلام) خط کھینچا کرتے تھے، پس جس کا خط اس کے موافق ہو گیا، وہ تو درست ہے۔ کہتے ہیں کہ میں نے عرض کی: میری ایک لونڈی احد اور جوانیہ پہاڑ کی

طرف بکریاں چرایا کرتی تھی، ایک دن میں اس کے پاس گیا، تو ایک بھیڑیا اس کی بکریوں میں سے ایک بکری لے کے جا چکا تھا، چونکہ میں بھی انسان ہوں، مجھے بھی ان کی طرح غصہ آگیا، میں نے اس (لونڈی) کو زوردار تھپڑ مار دیا، میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور آپ کے سامنے یہ واقعہ ذکر کیا، تو آپ نے اسے میرے حق میں بہت بڑا گناہ خیال کیا۔ عرض کی کہ میں اسے آزاد نہ کر دوں؟ فرمایا: اسے میرے پاس لائیں۔ میں اسے آپ کے پاس لے آیا، تو آپ نے اس سے پوچھا: اللہ کہاں ہے؟ اس نے کہا: آسمان پر، آپ نے پوچھا: میں کون ہوں؟ اس نے کہا: آپ اللہ کے رسول ہیں، فرمایا: اسے آزاد کر دیں، یہ مؤمنہ ہے۔

(المنتقی ابن الجارود، حدیث نمبر۔212)

باب نمبر۔15

جہنم میں عورتوں کی اکثریت

قرآن مجید نے جنت یا جہنم میں داخلے کے متعلق بارہا دفعہ یہ قانون بیان فرمایا ہے:

قرآن:

قرآن: بَلٰى مَنْ كَسَبَ سَيِّئَةً وَّاَحَاطَتْ بِهٖ خَطِيْٓئَتُهٗ فَاُولٰٓئِكَ اَصْحٰبُ النَّارِ ج هُمْ فِيْهَا خٰلِدُوْنَ ۸۱ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ اُولٰٓئِكَ اَصْحٰبُ الْجَنَّةِ ج هُمْ فِيْهَا خٰلِدُوْنَ (2/81-82)

ترجمہ: "کیوں نہیں! جس نے کمائی کوئی برائی اور اس کو اس کی خطاؤں نے گھیر لیا پس یہی لوگ دوزخی ہیں، وہ اس میں ہمیشہ رہیں گے۔ اور جو لوگ ایمان لائے اور انہوں نے اچھے عمل کئے یہی لوگ جنت والے ہیں، وہ اس میں ہمیشہ رہیں گے۔"

{سورۃ البقرہ 2 آیت 81 تا 82}

دوسری جگہ فرمایا:

قرآن:

خُدا کسی کام کرنے والے کا اَجر ضائع نہیں کرتا، خواہ وہ مرد ہو یا عورت۔ یہ ایک دوسرے کا جز ہیں (یعنی اصل کے اعتبار سے ایک ہی ہیں)

(سورۃ آل عمران 3، آیت نمبر۔195)

(سورۃ النسا 4، آیت نمبر۔124)

(سورۃ النحل 16، آیت نمبر۔97)

(سورۃ الاحزاب 33، آیت نمبر۔73)

(سورۃ غافر 40، آیت نمبر۔40)

(سورۃ الحدید 57، آیت نمبر۔12)

قرآن کی اس وضاحت کے باوجود مذہبی پیشوائیت نے عورت دشمنی میں حضور ﷺ سے کیا کیا منسوب کیا؟ ملاحظہ کیجئے:

جہنم میں عورتوں کی اکثریت

حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، قَالَ: ثَنَا مُطَرِّفٌ، وَقَرَأْتُهُ عَلَى ابْنِ نَافِعٍ عَنْ مَالِكٍ، عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: " كَسَفَتِ الشَّمْسُ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَصَلَّى

رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالنَّاسُ مَعَهُ، فَقَامَ قِيَامًا طَوِيلًا نَحْوًا مِنْ سُورَةِ الْبَقَرَةِ ثُمَّ رَكَعَ رُكُوعًا طَوِيلًا ثُمَّ رَفَعَ فَقَامَ قِيَامًا طَوِيلًا وَهُوَ دُونَ الْقِيَامِ الْأَوَّلِ ثُمَّ رَكَعَ رُكُوعًا طَوِيلًا وَهُوَ دُونَ الرُّكُوعِ الْأَوَّلِ ثُمَّ سَجَدَ"، قَالَ ابْنُ يَحْيَى: لَعَلَّهُمَا قَالَا: ثُمَّ رَفَعَ أَوْ لَمْ يَقُولَاهُ فَقَامَ قِيَامًا طَوِيلًا وَهُوَ دُونَ الْقِيَامِ الْأَوَّلِ ثُمَّ رَكَعَ رُكُوعًا طَوِيلًا وَهُوَ دُونَ الرُّكُوعِ الْأَوَّلِ ثُمَّ رَفَعَ فَقَامَ قِيَامًا طَوِيلًا وَهُوَ دُونَ الْقِيَامِ الْأَوَّلِ ثُمَّ رَكَعَ رُكُوعًا طَوِيلًا وَهُوَ دُونَ الرُّكُوعِ الْأَوَّلِ ثُمَّ سَجَدَ ثُمَّ انْصَرَفَ، وَقَدْ تَجَلَّتِ الشَّمْسُ، فَقَالَ: "إِنَّ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ آيَتَانِ مِنْ آيَاتِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ لَا يَخْسِفَانِ لِمَوْتِ أَحَدٍ وَلَا لِحَيَاتِهِ، فَإِذَا رَأَيْتُمْ ذَلِكَ فَاذْكُرُوا اللَّهَ. قَالُوا: يَا رَسُولَ اللَّهِ، رَأَيْنَاكَ تَنَاوَلْتَ شَيْئًا فِي مَقَامِكَ هَذَا ثُمَّ رَأَيْنَاكَ تَكَعْكَعْتَ، فَقَالَ: "رَأَيْتُ الْجَنَّةَ أَوْ أُرِيتُ الْجَنَّةَ فَتَنَاوَلْتُ مِنْهَا عُنْقُودًا وَلَوْ أَخَذْتُهُ لَأَكَلْتُمْ مِنْهُ مَا بَقِيَتِ الدُّنْيَا، وَرَأَيْتُ النَّارَ فَلَمْ أَرَ كَالْيَوْمِ مَنْظَرًا قَطُّ، وَرَأَيْتُ أَكْثَرَ أَهْلِهَا النِّسَاءَ، قَالُوا: بِمَ يَا رَسُولَ اللَّهِ؟ قَالَ: بِكُفْرِهِنَّ، قِيلَ: يَكْفُرْنَ بِاللَّهِ؟ قَالَ: يَكْفُرْنَ الْعَشِيرَ، وَيَكْفُرْنَ الْإِحْسَانَ، لَوْ أَحْسَنْتَ إِلَى إِحْدَاهُنَّ الدَّهْرَ كُلَّهُ ثُمَّ رَأَتْ مِنْكَ شَيْئًا، قَالَتْ: مَا رَأَيْتُ مِنْكَ خَيْرًا قَطُّ". أَخْبَرَنِي الرَّبِيعُ بْنُ سُلَيْمَانَ، أَنَّ الشَّافِعِيَّ، أَخْبَرَهُمْ، قَالَ: وَأَنَا مَالِكٌ بِهَذَا الْحَدِيثِ، وَلَمْ يَقُلْ فِي الْمَوْضِعِ الَّذِي شَكَّ فِيهِ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ثُمَّ رَفَعَ.

سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں سورج کو گرہن لگ گیا، تو آپ نے لوگوں کو نماز (کسوف) پڑھائی، چنانچہ آپ نے سورت بقرہ (کی تلاوت) کے بقدر لمبا قیام کیا، پھر لمبا رکوع کیا، رکوع سے سر اٹھا کر لمبا قیام کیا، جو پہلے قیام کی بہ نسبت چھوٹا تھا، پھر لمبا رکوع کیا، جو پہلے رکوع کی بہ نسبت چھوٹا تھا، پھر سجدہ کیا۔ ابن یحیٰی کہتے ہیں: شاید ان دونوں نے یہ بھی کہا تھا: پھر آپ اٹھے۔ پھر لمبا قیام کیا، جو پہلے قیام کی بہ نسبت چھوٹا تھا، پھر لمبا رکوع کیا، جو پہلے رکوع کی بہ نسبت چھوٹا تھا، رکوع سے سر اٹھا کر لمبا قیام کیا، جو پہلے کی بہ نسبت چھوٹا تھا، پھر لمبا رکوع کیا، جو پہلے رکوع کی بہ نسبت چھوٹا تھا، پھر سجدہ کیا، پھر آپ نے سلام پھیرا، تو سورج گرہن ختم ہو چکا تھا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: سورج اور چاند اللہ عزوجل کی نشانیاں ہیں، ان کو کسی کی موت یا زندگی کی وجہ سے گرہن نہیں لگتا، جب آپ ایسا منظر دیکھیں تو اللہ کا ذکر کریں، صحابہ کرام نے پوچھا: اللہ کے رسول! ہم نے آپ کو دیکھا کہ آپ نے اس جگہ سے کچھ لیا ہے، پھر ہم نے آپ کو الٹے پاؤں پیچھے ہٹتے دیکھا، فرمایا: میں نے جنت دیکھی، یا مجھے جنت دکھائی گئی تو میں نے اس میں سے ایک خوشہ لینا چاہا، اگر میں وہ خوشہ لے لیتا، تو رہتی دنیا تک آپ اسے کھاتے رہتے، نیز میں نے جہنم کو بھی دیکھا، ایسا (برا) منظر میں نے (پہلے) کبھی نہیں دیکھا تھا، جیسا آج دیکھا ہے، میں نے اس میں عورتوں کی کثرت دیکھی۔ لوگوں نے پوچھا: اللہ کے رسول! اس کی وجہ کیا ہے؟ فرمایا: ان کی ناشکری۔ کسی نے پوچھا: کیا وہ اللہ کی ناشکری کرتی ہیں؟ فرمایا: شوہر کی ناشکری کرتی ہیں اور احسان نہیں مانتیں، اگر آپ زندگی بھر کسی عورت (بیوی) سے احسان کرتے رہیں، پھر وہ آپ کی طرف سے کوئی بات مرضی کے خلاف دیکھ لے تو کہتی ہے: میں نے تو تیرے اندر کبھی خیر دیکھی ہی نہیں۔ اس روایت کو ربیع بن سلیمان نے بھی امام شافعی رحمہ اللہ سے ذکر کیا ہے، مگر اس میں محمد بن یحیٰی کے شک والے الفاظ (ثم رفع) کا ذکر نہیں ہے۔

(المنتقی ابن الجارود، حدیث نمبر۔248)

باب نمبر۔16

آل محمد کیلئے صدقہ جائز نہیں

اللہ نے قرآن میں زکوٰۃ، صدقات اور انفاق فی سبیل اللہ وغیرہ کا ذکر کر کے ضرور تمندوں کی مدد کرنے کا حکم دیا ہے، ان ضرور تمندوں میں سے بعض کا ذکر خصوصی طور پر کیا جیسے:

رشتہ دار، یتیم، مسکین، مسافر، مدد مانگنے والے، غلاموں کی رہائی کیلئے۔ (سورۃ البقرہ 2۔177)

ماں باپ، رشتہ دار، یتیم، محتاج، مسافر۔ (سورۃ البقرہ 2۔215)

فقرا محتاج۔ (سورۃ البقرہ 2۔271)

فقرا، مساکین، عاملین، مولفۃ القلوب کیلئے، غلام، قرض دار، مجاہدین، مسافر۔ (سورۃ التوبہ 9 آیت 60)

سائل اور محروم۔ (سورۃ الذاریات 51، آیت۔19) (سورۃ المعارج 70، آیت۔25) وغیرہ

قرآن:

لَّيْسَ الْبِرَّ أَن تُوَلُّوا وُجُوهَكُمْ قِبَلَ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ وَلَٰكِنَّ الْبِرَّ مَنْ آمَنَ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ وَالْمَلَائِكَةِ وَالْكِتَابِ وَالنَّبِيِّينَ وَآتَى الْمَالَ عَلَىٰ حُبِّهِ ذَوِي الْقُرْبَىٰ وَالْيَتَامَىٰ وَالْمَسَاكِينَ وَابْنَ السَّبِيلِ وَالسَّائِلِينَ وَفِي الرِّقَابِ وَأَقَامَ الصَّلَاةَ وَآتَى الزَّكَاةَ وَالْمُوفُونَ بِعَهْدِهِمْ إِذَا عَاهَدُوا ۖ وَالصَّابِرِينَ فِي الْبَأْسَاءِ وَالضَّرَّاءِ وَحِينَ الْبَأْسِ ۗ أُولَٰئِكَ الَّذِينَ صَدَقُوا ۖ وَأُولَٰئِكَ هُمُ الْمُتَّقُونَ ﴿١٧٧﴾

نیکی صرف یہی نہیں کہ تم اپنے منہ مشرق اور مغرب کی طرف پھیر لو بلکہ اصل نیکی تو یہ ہے کہ کوئی شخص اللہ پر اور قیامت کے دن پر اور فرشتوں پر اور (اللہ کی) کتاب پر اور پیغمبروں پر ایمان لائے، اور اللہ کی محبت میں (اپنا) مال قرابت داروں پر اور یتیموں پر اور محتاجوں پر اور مسافروں پر اور مانگنے والوں پر اور (غلاموں کی) گردنوں (کو آزاد کرانے) میں خرچ کرے، اور نماز قائم کرے اور زکوٰۃ دے اور جب کوئی وعدہ کریں تو اپنا وعدہ پورا کرنے والے ہوں، اور سختی (تنگدستی) میں اور مصیبت (بیماری) میں اور جنگ کی شدّت (جہاد) کے وقت صبر کرنے والے ہوں، یہی لوگ سچے ہیں اور یہی پرہیزگار ہیں۔

(سورۃ البقرۃ 2، آیت 177)

قرآن:

يَسْأَلُونَكَ مَاذَا يُنفِقُونَ ۖ قُلْ مَا أَنفَقْتُم مِّنْ خَيْرٍ فَلِلْوَالِدَيْنِ وَالْأَقْرَبِينَ وَالْيَتَامَىٰ وَالْمَسَاكِينِ وَابْنِ السَّبِيلِ ۗ وَمَا تَفْعَلُوا مِنْ خَيْرٍ فَإِنَّ اللَّهَ بِهِ عَلِيمٌ ﴿٢١٥﴾

آپ سے پوچھتے ہیں کہ (اللہ کی راہ میں) کیا خرچ کریں، فرمادیں: جس قدر بھی مال خرچ کرو (درست ہے)، مگر اس کے حق دار تمہارے ماں باپ ہیں اور قریبی رشتہ دار ہیں اور یتیم ہیں اور محتاج ہیں اور مسافر ہیں، اور جو نیکی بھی تم کرتے ہو بیشک اللہ اسے خوب جاننے والا ہے۔

(سورۃ البقرۃ 2، آیت 215)

قرآن:

إِن تُبْدُوا الصَّدَقَاتِ فَنِعِمَّا هِيَ ۖ وَإِن تُخْفُوهَا وَتُؤْتُوهَا الْفُقَرَاءَ فَهُوَ خَيْرٌ لَّكُمْ ۚ وَيُكَفِّرُ عَنكُم مِّن سَيِّئَاتِكُمْ ۗ وَاللَّهُ بِمَا تَعْمَلُونَ خَبِيرٌ ﴿٢٧١﴾

اگر تم خیرات ظاہر کر کے دو تو یہ بھی اچھا ہے (اس سے دوسروں کو ترغیب ہو گی)، اور اگر تم انہیں مخفی رکھو اور وہ محتاجوں کو پہنچا دو تو یہ تمہارے لئے (اور) بہتر ہے، اور اللہ (اس خیرات کی وجہ سے) تمہارے کچھ گناہوں کو تم سے دور فرما دے گا، اور اللہ تمہارے اعمال سے باخبر ہے۔

(سورۃ البقرۃ 2، آیت 271)

قرآن:

إِنَّمَا الصَّدَقَاتُ لِلْفُقَرَاءِ وَالْمَسَاكِينِ وَالْعَامِلِينَ عَلَيْهَا وَالْمُؤَلَّفَةِ قُلُوبُهُمْ وَفِي الرِّقَابِ وَالْغَارِمِينَ وَفِي سَبِيلِ اللَّهِ وَابْنِ السَّبِيلِ ۖ فَرِيضَةً مِّنَ اللَّهِ ۗ وَاللَّهُ عَلِيمٌ حَكِيمٌ ﴿٦٠﴾

بیشک صدقات (زکوٰۃ) محض غریبوں اور محتاجوں اور ان کی وصولی پر مقرر کئے گئے کارکنوں اور ایسے لوگوں کے لئے ہیں جن کے دلوں میں اسلام کی الفت پیدا کرنا مقصود ہو اور (مزید یہ کہ) انسانی گردنوں کو (غلامی کی زندگی سے) آزاد کرانے میں اور قرض داروں کے بوجھ اتارنے میں اور اللہ کی راہ میں (جہاد کرنے والوں پر) اور مسافروں پر (زکوٰۃ کا خرچ کیا جانا حق ہے)۔ یہ (سب) اللہ کی طرف سے فرض کیا گیا ہے، اور اللہ خوب جاننے والا بڑی حکمت والا ہے،

(سورۃ التوبہ 9، آیت 60)

قرآن:

وَفِي أَمْوَالِهِمْ حَقٌّ لِّلسَّائِلِ وَالْمَحْرُومِ ﴿١٩﴾

اور اُن کے اموال میں سائل اور محروم (سب حاجت مندوں) کا حق مقرر تھا،

(سورۃ الذاریات 51، آیت 19)

وَالَّذِينَ فِي أَمْوَالِهِمْ حَقٌّ مَّعْلُومٌ ﴿٢٤﴾ لِّلسَّائِلِ وَالْمَحْرُومِ ﴿٢٥﴾

اور وہ (ایثار کیش) لوگ جن کے اَموال میں حصہ مقرر ہے۔ مانگنے والے اور نہ مانگنے والے محتاج کا۔

(سورۃ المعارج 70، آیت 24 تا 25)

قرآن میں کہیں نہیں لکھا کہ اگر کوئی سید ضرورتمند ہو تو اس کی مدد مت کرو لیکن المنتقی ابن الجارود کی درج ذیل روایات میں سید کی مدد کرنے سے منع کیا جا رہا ہے:

آل محمد کیلئے صدقہ جائز نہیں

حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، قَالَ: ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْمُثَنَّى بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ الْأَنْصَارِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي، عَنْ ثُمَامَةَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَنَسٍ، أَنَّهُ سَمِعَ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، يَقُولُ: بَعَثَنِي أَبُو بَكْرٍ الصِّدِّيقُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ إِلَى الْبَحْرَيْنِ فَكَتَبَ لِي هَذَا الْكِتَابَ: "بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ، هَذِهِ فَرِيضَةُ الصَّدَقَةِ الَّتِي فَرَضَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى الْمُسْلِمِينَ، الَّتِي أَمَرَ اللَّهُ بِهَا رَسُولَهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَمَنْ سُئِلَهَا مِنَ الْمُؤْمِنِينَ عَلَى وُجُوهِهَا فَلْيُعْطِهَا، وَمَنْ سُئِلَ فَوْقَهُ فَلَا يُعْطِهِ، فِي أَرْبَعٍ وَعِشْرِينَ مِنَ الْإِبِلِ فَمَا دُونَهَا الْغَنَمُ، فِي كُلِّ خَمْسٍ شَاةٌ، فَإِذَا بَلَغَتْ خَمْسًا وَعِشْرِينَ إِلَى خَمْسٍ وَثَلَاثِينَ فَفِيهَا بِنْتُ مَخَاضٍ أُنْثَى، فَإِنْ لَمْ تَكُنْ بِنْتُ مَخَاضٍ أُنْثَى فَابْنُ لَبُونٍ ذَكَرٌ، فَإِنْ بَلَغَتْ سِتَّةً وَثَلَاثِينَ إِلَى خَمْسٍ وَأَرْبَعِينَ فَفِيهَا بِنْتُ لَبُونٍ، فَإِذَا بَلَغَتْ سِتَّةً وَأَرْبَعِينَ إِلَى سِتِّينَ فَفِيهَا حِقَّةٌ طَرُوقَةُ الْجَمَلِ، فَإِذَا بَلَغَتْ إِحْدَى وَسِتِّينَ إِلَى خَمْسٍ وَسَبْعِينَ فَفِيهَا جَذَعَةٌ، فَإِذَا بَلَغَتْ سِتَّةً وَسَبْعِينَ إِلَى تِسْعِينَ فَفِيهَا ابْنَتَا لَبُونٍ، فَإِذَا بَلَغَتْ إِحْدَى وَتِسْعِينَ إِلَى عِشْرِينَ وَمِائَةٍ فَفِيهَا حِقَّتَانِ طَرُوقَتَا الْجَمَلِ، فَإِذَا زَادَتْ عَلَى عِشْرِينَ وَمِائَةٍ فَفِي كُلِّ أَرْبَعِينَ بِنْتُ لَبُونٍ فَفِي كُلِّ خَمْسِينَ حِقَّةٌ، فَإِذَا تَبَايَنَ أَسْنَانُ الْإِبِلِ فِي فَرَائِضِ الصَّدَقَاتِ مَنْ بَلَغَتْ عِنْدَهُ صَدَقَتُهُ مِنَ الْإِبِلِ الْجَذَعَةَ وَلَيْسَتْ عِنْدَهُ جَذَعَةٌ وَعِنْدَهُ حِقَّةٌ فَإِنَّهَا تُقْبَلُ مِنْهُ الْحِقَّةُ وَيُجْعَلُ مَعَهَا شَاتَيْنِ إِنِ اسْتَيْسَرَتَا أَوْ عِشْرِينَ دِرْهَمًا، فَمَنْ بَلَغَتْ صَدَقَتُهُ الْحِقَّةَ وَلَيْسَتْ عِنْدَهُ الْحِقَّةُ وَعِنْدَهُ الْجَذَعَةُ فَإِنَّهَا تُقْبَلُ مِنْهُ الْجَذَعَةُ وَيُعْطِيهِ الْمُصَدِّقُ عِشْرِينَ دِرْهَمًا أَوْ شَاتَيْنِ، وَمَنْ بَلَغَتْ صَدَقَتُهُ الْحِقَّةَ وَلَيْسَتْ عِنْدَهُ إِلَّا ابْنَةُ لَبُونٍ فَإِنَّهَا تُقْبَلُ مِنْهُ بِنْتُ لَبُونٍ وَيُعْطِي مَعَهَا شَاتَيْنِ أَوْ عِشْرِينَ دِرْهَمًا، فَمَنْ بَلَغَتْ صَدَقَتُهُ بِنْتَ لَبُونٍ وَلَيْسَتْ عِنْدَهُ وَعِنْدَهُ حِقَّةٌ فَإِنَّهَا تُقْبَلُ مِنْهُ الْحِقَّةُ وَيُعْطِيهِ عِشْرِينَ دِرْهَمًا أَوْ شَاتَيْنِ، وَمَنْ بَلَغَتْ صَدَقَتُهُ بِنْتَ لَبُونٍ وَلَيْسَتْ عِنْدَهُ وَعِنْدَهُ بِنْتُ مَخَاضٍ فَإِنَّهَا تُقْبَلُ مِنْهُ بِنْتُ مَخَاضٍ وَيُعْطِي مَعَهَا عِشْرِينَ دِرْهَمًا أَوْ شَاتَيْنِ، وَمَنْ بَلَغَتْ صَدَقَتُهُ بِنْتَ مَخَاضٍ وَلَيْسَتْ عِنْدَهُ وَعِنْدَهُ بِنْتُ لَبُونٍ فَإِنَّهَا تُقْبَلُ مِنْهُ ابْنَةُ لَبُونٍ وَيُعْطِيهِ الْمُصَدِّقُ عِشْرِينَ دِرْهَمًا أَوْ شَاتَيْنِ، فَمَنْ لَمْ يَكُنْ عِنْدَهُ بِنْتُ مَخَاضٍ عَلَى وَجْهِهَا وَعِنْدَهُ ابْنُ لَبُونٍ ذَكَرٌ فَإِنَّهُ يُقْبَلُ مِنْهُ ابْنُ اللَّبُونِ وَلَيْسَ مَعَهُ شَيْءٌ، فَمَنْ لَمْ يَكُنْ مَعَهُ إِلَّا أَرْبَعٌ مِنَ الْإِبِلِ فَلَيْسَ فِيهَا شَيْءٌ إِلَّا أَنْ يَشَاءَ رَبُّهَا، فَإِذَا بَلَغَتْ خَمْسًا مِنَ الْإِبِلِ فَفِيهَا شَاةٌ، وَفِي صَدَقَةِ الْغَنَمِ فِي سَائِمَتِهَا إِذَا كَانَتْ أَرْبَعِينَ شَاةً فَفِيهَا شَاةٌ إِلَى عِشْرِينَ وَمِائَةٍ، فَإِذَا زَادَتْ عَلَى عِشْرِينَ وَمِائَةٍ إِلَى أَنْ تَبْلُغَ مِائَتَيْنِ فَفِيهَا شَاتَانِ، فَإِذَا زَادَتْ عَلَى الْمِائَتَيْنِ إِلَى ثَلَاثِمِائَةٍ فَفِيهَا ثَلَاثُ شِيَاهٍ، فَإِذَا زَادَتْ عَلَى ثَلَاثِمِائَةٍ شَاةٍ فَفِي كُلِّ مِائَةٍ شَاةٌ وَلَا يُخْرَجُ فِي الصَّدَقَةِ هَرِمَةٌ وَلَا ذَاتُ عَوَارٍ وَلَا تَيْسٌ إِلَّا أَنْ يَشَاءَ الْمُصَدِّقُ وَلَا يُجْمَعُ بَيْنَ مُتَفَرِّقٍ وَلَا يُفَرَّقُ بَيْنَ مُجْتَمِعٍ خَشْيَةَ الصَّدَقَةِ، وَمَا كَانَ مِنْ خَلِيطَيْنِ فَإِنَّهُمَا يَتَرَاجَعَانِ بَيْنَهُمَا بِالسَّوِيَّةِ، فَإِذَا كَانَتْ سَائِمَةُ الرَّجُلِ نَاقِصَةً مِنْ أَرْبَعِينَ شَاةً شَاةٌ فَلَيْسَ فِيهَا

صَدَقَةٌ إلا أَنْ يَشَاءَ رَبُّهَا، وَفِي الرِّقَةِ رُبُعُ الْعُشْرِ، فَإِذَا لَمْ يَكُنْ مَالُهُ إلا تِسْعِينَ وَمِائَةَ دِرْهَمٍ فَلَيْسَ فِيهَا صَدَقَةٌ إلا أَنْ يَشَاءَ رَبُّهَا".

بہز بن حکیم اپنے باپ سے اور وہ اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: چالیس چرنے والے اونٹوں پر بنت لبون ہے، اونٹوں کو ان کی جگہ سے نہ ہٹائیں، جو حصول اجر کی نیت سے زکاۃ ادا کرتا ہے اسے اجر ملے گا، اور جو شخص زکاۃ نہیں دے گا ہم اس کی زکاۃ کے ساتھ آدھا مال بھی لے لیں گے، یہ ہمارے رب کی طرف سے مقرر کردہ حصے ہیں اور ان صدقات میں سے آل محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے کچھ بھی جائز نہیں ہے۔

(المنتقی ابن الجارود، حدیث نمبر۔342)

آل محمد کیلئے صدقہ جائز نہیں

حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، قَالَ: ثنا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ سَعْدٍ، قَالَ: ثنا أَبِي، عَنْ صَالِحٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ نَوْفَلِ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ، أَنَّهُ أَخْبَرَهُ، عَبْدُ الْمُطَّلِبِ بْنُ رَبِيعَةَ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ، أَخْبَرَهُ أَنَّهُ اجْتَمَعَ رَبِيعَةُ بْنُ الْحَارِثِ، وَالْعَبَّاسُ بْنُ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ، فَقَالا: وَاللَّهِ لَوْ بَعَثْنَا هَذَيْنِ الْغُلامَيْنِ لِي، وَلِلْفَضْلِ بْنِ الْعَبَّاسِ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَمَّرَهُمَا عَلَى هَذِهِ الصَّدَقَاتِ، فَذَكَرَ بَعْضَ الْحَدِيثِ، قَالَ: فَكَلَّمْنَاهُ، فَقُلْنَا: يَا رَسُولَ اللَّهِ، جِئْنَاكَ لِتُؤَمِّرَنَا عَلَى هَذِهِ الصَّدَقَاتِ، فَقَالَ: "أَلا إِنَّ الصَّدَقَةَ لا تَنْبَغِي لِمُحَمَّدٍ، وَلا لآلِ مُحَمَّدٍ، إِنَّمَا هِيَ أَوْسَاخُ النَّاسِ" ادْعُ لِي مَحْمِيَةَ بْنَ الْجُزْءِ، وَكَانَ عَلَى الْعُشُورِ وَأَبَا سُفْيَانَ بْنَ الْحَارِثِ فَأَتَيَاهُ، فَقَالَ لِمَحْمِيَةَ: أَنْكِحْ هَذَا الْغُلامَ ابْنَتَكَ لِلْفَضْلِ فَأَنْكَحَهُ، وَقَالَ لأَبِي سُفْيَانَ: أَنْكِحْ هَذَا الْغُلامَ ابْنَتَكَ، فَأَنْكَحَهُ، ثُمَّ قَالَ لِمَحْمِيَةَ: أَصْدِقْ عَنْهُمَا مِنَ الْخُمُسِ.

سیدنا عبد المطلب بن ربیعہ بن الحارث بن عبد المطلب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ربیعہ بن الحارث اور عباس بن عبد المطلب اکٹھے ہوئے اور کہنے لگے: اللہ کی قسم! اگر ہم ان دونوں لڑکوں یعنی مجھے (عبد المطلب بن ربیعہ) اور فضل بن عباس کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بھیجیں تو آپ ان کو صدقات (کی وصولی) پر مقرر کر دیں۔ انہوں نے ساری حدیث بیان کی۔ کہتے ہیں: ہم نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کی: اللہ کے رسول! ہم آپ کے پاس اس لیے آئے ہیں کہ آپ ہمیں صدقات (وصول کرنے) پر مقرر کر دیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: یہ (صدقات) لوگوں کی میل کچیل ہیں، چنانچہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کی آل کے لیے صدقہ لینا جائز نہیں۔ محمیۃ بن جزء (عشر لینے پر مقرر تھے) کو اور ابو سفیان بن الحارث کو میرے پاس بلائیں۔ وہ دونوں آ گئے تو آپ نے محمیۃ سے فرمایا: اس لڑکے یعنی فضل کی شادی اپنی بیٹی سے کر دیں۔ تو انہوں نے اس کی شادی کر دی۔ ابو سفیان سے فرمایا: اس لڑکے کی شادی اپنی بیٹی سے کر دیں۔ تو انہوں نے بھی اس کی شادی کر دی۔ پھر آپ نے محمیۃ سے کہا: ان کا مہر خمس سے ادا کر دیں۔

(المنتقی ابن الجارود، حدیث نمبر۔1113)

شب قدر کو تلاش کرو

قرآن:

إِنَّآ أَنزَلْنَٰهُ فِى لَيْلَةِ ٱلْقَدْرِ ۞ وَمَآ أَدْرَىٰكَ مَا لَيْلَةُ ٱلْقَدْرِ ۞ لَيْلَةُ ٱلْقَدْرِ خَيْرٌ مِّنْ أَلْفِ شَهْرٍ ۞ تَنَزَّلُ ٱلْمَلَٰٓئِكَةُ وَٱلرُّوحُ فِيهَا بِإِذْنِ رَبِّهِم مِّن كُلِّ أَمْرٍ ۞ سَلَٰمٌ هِىَ حَتَّىٰ مَطْلَعِ ٱلْفَجْرِ ۞

ہم نے اس قرآن کو اس وقت جبکہ ساری دنیا وحی کی روشنی سے محروم ہو کر تیرہ و تار ہو چکی تھی، نئی اقدار اور نئے پیمانے دے کر نازل کیا، لہٰذا جس رات میں اس کے نزول کا آغاز ہوا وہ ایک جہان نو کے نمود کی رات تھی۔ تجھے خدا سے بڑھ کر اور کون بتا سکتا ہے کہ یہ نئی اقدار اور نئے پیمانے کی شب جس میں یہ نازل ہوا ہے کس قدر باعظمت ہے۔ یہ ایک رات اس زمانے کے ہزارہا مہینوں سے بہتر اور افضل ہے جس میں دنیا وحی کی روشنی سے محروم تھی۔ یہ رات در حقیقت نقیب اور طائر پیش رس ہے اس دور کی جو نزول قرآن کے بعد آنے والا ہے، اس دور کی خصوصیت یہ ہو گی کہ رفتہ رفتہ آہستہ آہستہ، بتدریج قانون خداوندی کے مطابق کائناتی قوتیں اور وحی خداوندی ہم آہنگ ہوتی چلی جائیں گی۔ انسان فطرت کی قوتوں کو مسخر کرتا جائے گا اور رفتہ رفتہ ان کا استعمال وحی خداوندی کی روشنی میں انسانیت کی ربوبیت عامہ کیلئے ہونے لگے گا۔ اور اس طرح فساد انگیزیوں اور خونریزیوں کی جگہ زندگی کے ہر گوشے میں امن و سلامتی کی فضا عام ہوتی جائے گی۔ یوں دنیا سے ہر قسم کی تاریکیاں چھٹ جائیں گی اور آخرالامر زمین اپنے نشوونما دینے والے کے نور سے جگمگا اٹھے گی۔

نزول قرآن سے پہلے کا زمانہ جہالت کا ایک تاریک دور تھا جب ہر طرف ظلم کا نظام تھا، فرمایا کہ قرآن مجید ایسی ہی ایک رات (تاریک دور) میں نازل کیا گیا اور یہ ایسی بابرکت رات تھی جو ہزاروں راتوں (تاریک ادوار) سے بہتر تھی۔ یہاں اس دور کا ذکر کیا گیا ہے جس میں قرآن نازل کیا گیا تھا لیکن یہ بات سمجھ سے بالا تر ہے کہ اب اس رات کو کیسے تلاش کیا جا سکتا ہے؟ ذیل کی حدیث قابل غور ہے۔

شب قدر کو تلاش کرو

حَدَّثَنَا مَحْمُودُ بْنُ آدَمَ، قَالَ: ثَنَا سُفْيَانُ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ سَالِمٍ، عَنْ أَبِيهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: "اطْلُبُوهَا فِي الْعَشْرِ الْأَوَاخِرِ فِي الْوِتْرِ مِنْهَا" يَعْنِي لَيْلَةَ الْقَدْرِ.

سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: لیلۃالقدر کو رمضان کے آخری عشرے کی طاق راتوں میں تلاش کریں۔

(المنتقی ابن الجارود، حدیث نمبر۔405)

باب نمبر۔18

حکم عدولی

قرآنِ کریم میں ارشادِ باری تعالیٰ ہے :

قرآن:

قُلۡ اِنۡ كُنۡتُمۡ تُحِبُّوۡنَ اللّٰهَ فَاتَّبِعُوۡنِىۡ يُحۡبِبۡكُمُ اللّٰهُ وَيَغۡفِرۡ لَـكُمۡ ذُنُوۡبَكُمۡ‌ ط وَاللّٰهُ غَفُوۡرٌ رَّحِيۡمٌ (31/3)

ترجمہ: "آپ کہہ دیں اگر تم اللہ سے محبت رکھتے ہو تو میری پیروی کرو، اللہ تم سے محبت کرے گا، اور تمہارے گناہ بخش دے گا، اور اللہ بخشنے والا مہربان ہے۔"

{سورۃ آلِ عمران سورہ نمبر 3 آیت نمبر 31}

قرآن:

مَنۡ يُّطِعِ الرَّسُوۡلَ فَقَدۡ اَطَاعَ اللّٰهَ‌ ج وَمَنۡ تَوَلّٰى فَمَاۤ اَرۡسَلۡنٰكَ عَلَيۡهِمۡ حَفِيۡظًا (80/4)

" جس نے رسول ؐ کی اطاعت کی پس تحقیق اس نے اللہ کی اطاعت کی، اور جس نے رُو گردانی کی تو ہم نے آپ ؐ کو ان پر نگہبان نہیں بھیجا۔"

{سورۃ النساء سورہ نمبر 4 آیت نمبر 80}

قرآن:

کوئی شخص مومن نہیں ہو سکتا جب تک کہ رسول ؐ کو اپنا حکم تسلیم نہ کر لے۔

{سورۃ النساء سورہ نمبر 4 آیت نمبر 65}

قرآن:

رسول ؐ کی اطاعت بہت ضروری ہے۔

{سورۃ النساء سورہ نمبر 4 آیت نمبر 46}

قرآن:

رسول ؐ کی اطاعت کرو۔

سورۃ آل عمران سورہ نمبر 3 آیت نمبر 32۔ سورۃ آل عمران سورہ نمبر 3 آیت نمبر 132۔ سورۃ آل عمران سورہ نمبر 3 آیت نمبر 172 ۔ سورۃ النساء سورہ نمبر 4 آیت نمبر 59۔ سورۃ المائدۃ سورہ نمبر 5 آیت نمبر 92۔ سورۃ الانفال سورہ نمبر 8 آیت نمبر 1۔ سورۃ الانفال سورہ نمبر 8 آیت نمبر 20۔ سورۃ الانفال سورہ نمبر 8 آیت نمبر 24۔ سورۃ التوبۃ سورہ نمبر 9 آیت نمبر 59۔ سورۃ التوبۃ سورہ نمبر 9 آیت نمبر 70۔ سورۃ الزخرف سورہ نمبر 43 آیت نمبر 33۔ سورۃ الحجرات سورہ نمبر 49 آیت نمبر 14۔ سورۃ المجادلہ سورہ نمبر 58 آیت نمبر 13۔ سورۃ التغابن سورہ نمبر 64 آیت نمبر 12)

قرآن:

صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین، نبی کریم صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی کامل پیروی کرتے تھے۔

{سورۃ التوبۃ سورہ نمبر 9 آیت نمبر 100۔ سورۃ الانفال سورہ نمبر 8 آیت نمبر 64۔ سورۃ التوبۃ سورہ نمبر 9 آیت نمبر 117۔ سورۃ یوسف سورہ نمبر 12 آیت نمبر 108۔ سورۃ الشعراء سورہ نمبر 26 آیت نمبر 215۔ سورۃ البقرۃ سورہ نمبر 2 آیت نمبر 285۔ سورۃ النساء سورہ نمبر 4 آیت نمبر 46۔ سورۃ المائدۃ سورہ نمبر 5 آیت نمبر 7۔ سورۃ النور سورہ نمبر 24 آیت نمبر 51}

غور کیجیے اللہ تعالیٰ، قرآنِ مجید میں اعلان فرما رہا ہے کہ صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین، حضور صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی کامل پیروی کیا کرتے تھے لیکن المنتقی ابن الجارود میں ہے کہ صحابہ کرامؓ، حضور صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے احکامات کو کوئی اہمیت نہ دیتے تھے۔ ملاحظہ کیجیے چند احادیث :

حکم عدولی

حَدَّثَنَا ابْنُ الْمُقْرِءِ، قَالَ: ثَنَا سُفْيَانُ، قَالَ: ثَنَا أَبُو الزِّنَادِ، عَنْ مُوسَى بْنِ أَبِي عُثْمَانَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ " أَبْصَرَ رَجُلا وَمَعَهُ بَدَنَةٌ، فَقَالَ: " ارْكَبْهَا، فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، إِنَّهَا بَدَنَةٌ، فَقَالَ: وَيْلَكَ أَوْ وَيْحَكَ، ارْكَبْهَا ".

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کو دیکھا جس کے پاس قربانی کی اونٹنی تھی۔ آپ نے فرمایا: اس پر سوار ہو جاؤ۔ اس نے کہا: یا رسول اللہ! یہ قربانی کی اونٹنی ہے۔ آپ نے فرمایا: افسوس! اس پر سوار ہو جاؤ۔

(المنتقی ابن الجارود، حدیث نمبر۔ 427)

حکم عدولی

حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، قَالَ: ثَنَا رَوْحُ بْنُ عُبَادَةَ، قَالَ: ثَنَا مَالِكٌ، عَنْ أَبِي الزِّنَادِ، عَنِ الأَعْرَجِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَأَى رَجُلا يَسُوقُ بَدَنَةً، فَقَالَ: " ارْكَبْهَا، فَقَالَ: إِنَّهَا بَدَنَةٌ، قَالَ: ارْكَبْهَا، وَيْلَكَ " فِي الثَّانِيَةِ أَوْ فِي الثَّالِثَةِ.

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کو دیکھا جو قربانی کی اونٹنی ہانک رہا تھا۔ آپ نے فرمایا: اس پر سوار ہو جاؤ۔ اس نے کہا: یہ قربانی کی اونٹنی ہے۔ آپ نے دوسری یا تیسری بار فرمایا: افسوس! اس پر سوار ہو جاؤ۔

(المنتقی ابن الجارود، حدیث نمبر۔428)

سنگسار

اللہ تعالیٰ نے قرآنِ کریم میں زِنا کے مرتکب مرد و عورت کی سزا سو سو کوڑے مقرر کی ہے۔زانی اور زانیہ کنوارے ہوں یا رنڈوے، شادی شدہ ہوں یا طلاق یافتہ اللہ نے اِس کی کوئی تخصیص نہیں کی۔اِرشادِ باری تعالیٰ ہے :

قرآن:

اَلزَّانِيَةُ وَالزَّانِيْ فَاجْلِدُوْا كُلَّ وَاحِدٍ مِّنْهُمَا مِائَةَ جَلْدَةٍ ص وَّلَا تَاْخُذْكُمْ بِهِمَا رَاْفَةٌ فِيْ دِيْنِ اللّٰهِ اِنْ كُنْتُمْ تُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ ج وَلْيَشْهَدْ عَذَابَهُمَا طَآئِفَةٌ مِّنَ الْمُؤْمِنِيْنَ (2/24)

ترجمہ: ”زناکار عورت اور مرد میں سے ہر ایک کو سو سو کوڑے مارو، اور اُن پر اللہ کا حکم چلانے میں ترس نہ کھائو، اگر تم اللہ اور یومِ آخرت پر ایمان رکھتے ہو، اور چاہیے کہ اُن کی سزا کے وقت حاضر ہو مسلمانوں کی ایک جماعت“۔(سورۃ نور 24 آیت 2)

لیکن حریفانِ قرآن، اللہ تعالیٰ کے اِس قانون کو ماننے کیلئے تیار نہیں، اِن کا کہنا ہے کہ اگر شادی شدہ مرد و عورت زِنا کا اِرتکاب کریں تو اُن کی سزا رجم ہے۔اِس بات کو سچا ثابت کرنے کیلئے مختلف روایات وضع کی گئیں اور اُنہیں مقدس ہستیوں سے منسوب کر دیا گیا۔ملاحظہ کیجیے :

سنگسار اور کوڑے

حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الدَّوْرَقِيُّ، قَالَ: ثنا هُشَيْمُ بْنُ بَشِيرٍ، أنا مَنْصُورٌ، عَنِ الْحَسَنِ، عَنْ حِطَّانَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ الرَّقَاشِيِّ، عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: " خُذُوا عَنِّي، قَدْ جَعَلَ اللَّهُ لَهُنَّ سَبِيلًا الثَّيِّبُ بِالثَّيِّبِ جَلْدُ مِائَةٍ ثُمَّ الرَّجْمُ، وَالْبِكْرُ بِالْبِكْرِ جَلْدُ مِائَةٍ وَيُنْفَيَانِ عَامًا ".

سیدنا عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: مجھ سے سیکھ لیں، اللہ تعالیٰ نے ان (زانیہ) عورتوں کے لیے راستہ نکال دیا ہے، شادی شدہ مرد اگر شادی شدہ عورت سے زنا کرے، تو اسے سو کوڑے لگائے جائیں گے، پھر رجم کیا جائے گا اور کنوارہ لڑکا کنواری لڑکی سے زنا کرے، تو سو کوڑے لگائے جائیں گے اور ایک سال کے لیے جلاوطن کیا جائے گا۔

(المنتقی ابن الجارود، حدیث نمبر۔810)

سنگسار

حَدَّثَنَا ابْنُ الْمُقْرِءِ، قَالَ: ثنا سُفْيَانُ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، وَزَيْدِ بْنِ خَالِدٍ، وَشِبْلٍ، قَالُوا: كُنَّا عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَجَاءَ رَجُلٌ، فَقَالَ: أَنْشُدُكَ بِاللَّهِ إِلا قَضَيْتَ بَيْنَنَا بِكِتَابِ اللَّهِ، فَقَامَ خَصْمُهُ

وَكَانَ أَفْقَهَ مِنْهُ، فَقَالَ: صَدَقَ اقْضِ بَيْنَنَا بِكِتَابِ اللَّهِ وَائْذَنْ لِي، قَالَ: قُلْ، قَالَ: إِنَّ ابْنِي كَانَ عَسِيفًا عَلَى هَذَا، وَإِنَّهُ زَنَى بِامْرَأَتِهِ، فَأُخْبِرْتُ أَنَّ عَلَى ابْنِي الرَّجْمَ، فَافْتَدَيْتُ مِنْهُ مِائَةَ شَاةٍ وَخَادِمٍ، فَسَأَلْتُ رِجَالًا مِنْ أَهْلِ الْعِلْمِ، فَأَخْبَرُونِي أَنَّ عَلَى ابْنِي جَلْدَ مِائَةٍ وَتَغْرِيبَ عَامٍ، وَأَنَّ عَلَى امْرَأَةِ هَذَا الرَّجْمَ، فَقَالَ: لَأَقْضِيَنَّ بَيْنَكُمَا بِكِتَابِ اللَّهِ، " الْمِائَةُ شَاةٍ وَالْخَادِمُ رَدٌّ، وَعَلَى ابْنِكَ جَلْدُ مِائَةٍ وَتَغْرِيبُ عَامٍ، وَاغْدُ يَا أُنَيْسُ عَلَى امْرَأَةِ هَذَا، فَإِنِ اعْتَرَفَتْ فَارْجُمْهَا "، فَاعْتَرَفَتْ فَرَجَمَهَا.

سیدنا ابوہریرہ، سیدنا زید بن خالد اور سیدنا شبل رضی اللہ عنہم بیان کرتے ہیں کہ ہم نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس تھے کہ ایک آدمی آکر کہنے لگا: میں آپ کو اللہ کا واسطہ دے کر کہتا ہوں کہ آپ ہمارے درمیان کتاب اللہ کے مطابق فیصلہ کیجیے، اس کا مدمقابل جو اس سے زیادہ سمجھدار تھا، وہ بھی کھڑا ہو کر کہنے لگا: ٹھیک ہے، آپ ہمارے درمیان کتاب اللہ کے مطابق فیصلہ کیجیے اور مجھے (بات کی) اجازت دیجیے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کہیے، اس نے کہا: میرا بیٹا ان کے ہاں ملازم تھا، وہ ان کی بیوی کے ساتھ زنا کا مرتکب ہو گیا، مجھے خبر دی گئی کہ میرے بیٹے پر رجم کی سزا ہے، تو میں نے اس کے فدیے میں ایک سو بکریاں اور ایک غلام دیا ہے، اس کے بعد میں نے علما سے پوچھا، تو انہوں نے مجھے بتایا کہ میرے بیٹے کی سزا سو کوڑے اور ایک سال کی جلاوطنی ہے اور اس کی عورت پر رجم کی سزا ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میں تمہارے درمیان کتاب اللہ کے مطابق ہی فیصلہ کروں گا، سو بکریاں اور خادم واپس ہوں گے اور آپ کے بیٹے کی سزا سو کوڑے اور ایک سال کی جلاوطنی ہے، انیس! آپ اس آدمی کی بیوی کے پاس جائیں، اگر وہ اعتراف کر لے، تو اسے سنگسار کر دیں۔

(المنتقی ابن الجارود، حدیث نمبر۔811)

سنگسار

حَدَّثَنَا ابْنُ الْمُقْرِءِ، قَالَ: ثنا سُفْيَانُ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: قَالَ عُمَرُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ " خَشِيتُ أَنْ يَطُولَ بِالنَّاسِ زَمَانٌ حَتَّى يَقُولَ الْقَائِلُ: إِنَّا لَا نَجِدُ الرَّجْمَ فِي كِتَابِ اللَّهِ فَيَضِلُّوا بِتَرْكِ فَرِيضَةٍ أَنْزَلَهَا اللَّهُ، أَلَا وَإِنَّ الرَّجْمَ حَقٌّ عَلَى مَنْ زَنَى إِذَا أَحْصَنَ وَقَامَتِ الْبَيِّنَةُ، أَوْ كَانَ الْحَمْلُ أَوِ الِاعْتِرَافُ، أَلَا وَإِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ رَجَمَ وَرَجَمْنَا مَعَهُ ".

سیدنا عمر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ مجھے ڈر ہے کہ لوگوں پر زیادہ عرصہ گزر جائے تو کوئی کہنے والا یوں نہ کہنے لگے: ہم کتاب اللہ میں رجم کا حکم نہیں پاتے، چنانچہ وہ اللہ کے نازل کردہ فریضہ کا انکار کر کے گمراہ ہو جائے سن لیں! جو بھی شادی شدہ زنا کرے اور اس پر دلیل مل جائے، یا حمل ہو جائے، یا وہ اعتراف کر لے تو اسے رجم کرنا حق ہے، سن لیں! رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے رجم کیا ہے اور ہم نے بھی آپ کے ساتھ رجم کیا ہے۔

(المنتقی ابن الجارود، حدیث نمبر۔812)

سنگسار

حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، قَالَ: ثنا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، قَالَ: أنا مَعْمَرٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، أَنَّ رَجُلا مِنْ أَسْلَمَ جَاءَ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاعْتَرَفَ عِنْدَهُ بِالزِّنَا، ثُمَّ اعْتَرَفَ فَأَعْرَضَ عَنْهُ، ثُمَّ اعْتَرَفَ فَأَعْرَضَ عَنْهُ، حَتَّى شَهِدَ عَلَى نَفْسِهِ أَرْبَعَ مَرَّاتٍ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "أَبِكَ جُنُونٌ؟ قَالَ: لا، قَالَ: أَحْصَنْتَ؟ قَالَ: نَعَمْ، قَالَ: فَأَمَرَ بِهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَرُجِمَ بِالْمُصَلَّى، فَلَمَّا أَذْلَقَتْهُ الْحِجَارَةُ فَرَّ، فَأُدْرِكَ فَرُجِمَ حَتَّى مَاتَ، فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: خَيْرًا وَلَمْ يُصَلِّ عَلَيْهِ".

سیدنا جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ اسلم قبیلے کا ایک آدمی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور اس نے زنا کا اعتراف کیا، پھر اس نے دوبارہ اعتراف کیا، تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے منہ موڑ لیا، اس نے پھر اعتراف کیا، تو آپ نے پھر منہ موڑ لیا، حتی کہ اس نے اپنے خلاف چار بار گواہی دی، تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے پوچھا: کیا آپ دیوانے ہو؟ اس نے کہا نہیں! آپ نے دریافت کیا: کیا آپ شادی شدہ ہیں؟ اس نے کہا: جی ہاں! ۔ سیدنا جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے متعلق حکم فرمایا، تو اسے عید گاہ میں سنگسار کیا گیا۔ جب پتھروں نے اسے تکلیف پہنچائی، تو وہ بھاگ اٹھا، چنانچہ اسے پکڑ کر رجم کر دیا گیا، حتی کہ وہ مر گیا، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے متعلق اچھے خیالات کا اظہار کیا لیکن اس کی نماز جنازہ نہیں پڑھی۔

(المنتقی ابن الجارود، حدیث نمبر۔813)

سنگسار

حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، وَأَحْمَدُ بْنُ يُوسُفَ السُّلَمِيُّ، قَالا: ثنا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، قَالَ: أنا ابْنُ جُرَيْجٍ، قَالَ: أَنِي أَبُو الزُّبَيْرِ، أَنَّ عَبْدَ الرَّحْمَنِ بْنَ صَامِتِ ابْنِ أَخِي أَبِي هُرَيْرَةَ، أَخْبَرَهُ، أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، يَقُولُ: جَاءَ الأَسْلَمِيُّ إِلَى نَبِيِّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَشَهِدَ عَلَى نَفْسِهِ أَنَّهُ أَصَابَ امْرَأَةً حَرَامًا أَرْبَعَ مَرَّاتٍ، كُلَّ ذَلِكَ يُعْرِضُ عَنْهُ، فَأَقْبَلَ عَلَيْهِ الْخَامِسَةَ، فَقَالَ: "أَنِكْتَهَا؟ قَالَ: نَعَمْ، قَالَ: حَتَّى غَابَ ذَلِكَ مِنْكَ فِي ذَلِكَ مِنْهَا كَمَا يَغِيبُ الْمِرْوَدُ فِي الْمُكْحُلَةِ وَالرِّشَاءُ فِي الْبِئْرِ؟ قَالَ: نَعَمْ، قَالَ: تَدْرِي مَا الزِّنَا؟ قَالَ: نَعَمْ، أَتَيْتُ مِنْهَا حَرَامًا مَا يَأْتِي الرَّجُلُ مِنِ امْرَأَتِهِ حَلالا، قَالَ: فَمَا تُرِيدُ بِهَذَا الْقَوْلِ؟ قَالَ: أُرِيدُ أَنْ تُطَهِّرَنِي، قَالَ: فَأَمَرَ بِهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرُجِمَ، فَسَمِعَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلَيْنِ مِنْ أَصْحَابِهِ يَقُولُ أَحَدُهُمَا لِصَاحِبِهِ: انْظُرْ إِلَى هَذَا الَّذِي سَتَرَ اللَّهُ عَلَيْهِ فَلَمْ تَدَعْهُ نَفْسُهُ حَتَّى رُجِمَ رَجْمَ الْكَلْبِ، فَسَكَتَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْهُمَا، ثُمَّ سَارَ سَاعَةً حَتَّى مَرَّ بِجِيفَةِ حِمَارٍ شَائِلٍ بِرِجْلِهِ، فَقَالَ: أَيْنَ فُلانٌ وَفُلانٌ؟ فَقَالا: نَحْنُ ذَانِ، وَقَالَ السُّلَمِيُّ: ذَيْنِ يَا رَسُولَ اللَّهِ، فَقَالَ: انْزِلا فَكُلا

مِنْ جِيفَةِ هَذَا الْحِمَارِ. فَقَالا: يَا نَبِيَّ اللَّهِ غَفَرَ اللَّهُ لَكَ، وَمَنْ يَأْكُلُ مِنْ هَذَا؟ قَالَ: فَمَا نِلْتُمَا مِنْ عِرْضِ أَخِيكُمَا آنِفًا أَشَدُّ مِنْ أَكْلِ الْمَيْتَةِ، وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ إِنَّهُ الآنَ لَفِي أَنْهَارِ الْجَنَّةِ يَنْغَمِسُ فِيهَا". وَقَالَ السُّلَمِيُّ: يَنْقَمِصُ فِيهَا

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ سیدنا ماعز اسلمی نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر چار مرتبہ اقرار کیا کہ اس نے ایک عورت سے حرام طریقے سے ہم بستری کی ہے، آپ ہر مرتبہ اس سے چہرہ موڑ لیتے، پھر پانچویں دفعہ اس کی طرف متوجہ ہوئے اور پوچھا: کیا آپ نے اس سے صحبت کی ہے؟ اس نے کہا: جی ہاں! فرمایا: حتیٰ کہ تیری شرمگاہ اس کی شرمگاہ میں یوں داخل ہو گئی، جس طرح سلائی سرمہ دانی میں اور ڈول کی رسی کنویں میں چلی جاتی ہے؟ اس نے کہا: جی ہاں! آپ نے پوچھا: معلوم ہے کہ زنا کیا ہوتا ہے؟ اس نے کہا: جی ہاں! میں اس کے پاس حرام طریقے سے آیا ہوں، جس طرح آدمی اپنی بیوی کے پاس حلال طریقے سے آتا ہے۔ آپ نے فرمایا: اس قول (اقرار) سے کیا چاہتے ہو؟ اس نے کہا: میں چاہتا ہوں کہ آپ مجھے پاک کر دیں۔ آپ نے اس کے بارے میں حکم دیا، تو اسے رجم کر دیا گیا۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے دو صحابہ کو سنا، جن میں سے ایک دوسرے سے کہہ رہا تھا، اس (ماعز) کو دیکھو کہ اللہ تعالیٰ نے اس کی ستر پوشی کی تھی لیکن اس کے نفس نے اسے نہیں چھوڑا حتیٰ کہ کتے کی طرح سنگسار کیا گیا۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم خاموش رہے۔ پھر آپ تھوڑی دیر چلے حتیٰ کہ ایک مردار گدھے کے پاس سے گزرے، جس کی ٹانگ اٹھی ہوئی تھی، آپ نے فرمایا: فلاں اور فلاں کہاں ہیں؟ ان دونوں نے کہا: اللہ کے رسول! ہم حاضر ہیں۔ آپ نے فرمایا: نیچے اترو اور اس مردار گدھے کا گوشت کھاؤ۔ ان دونوں نے کہا: اللہ کے نبی! اللہ آپ کو معاف فرمائے، اسے کون کھاتا ہے؟ فرمایا: تم نے ابھی ابھی اپنے بھائی کی جو ہتک کی ہے، وہ اس (مردار) کے کھانے سے بھی شدید تر ہے، اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے! وہ تو اب بھی جنت کی نہروں میں غوطے لگا رہا ہے۔

(المنتقی ابن الجارود، حدیث نمبر۔814)

سنگسار

حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، قَالَ: ثنا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، قَالَ: أنا مَعْمَرٌ، عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ، عَنْ أَبِي قِلابَةَ، عَنْ أَبِي الْمُهَلَّبِ، عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، أَنَّ امْرَأَةً مِنْ جُهَيْنَةَ اعْتَرَفَتْ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالزِّنَا، فَقَالَتْ: أَنَا حُبْلَى، فَدَعَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلِيَّهَا، فَقَالَ: أَحْسِنْ إِلَيْهَا، فَإِذَا وَضَعَتْ فَأَخْبِرْنِي، فَفَعَلَ، فَأَمَرَ بِهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَشُكَّتْ عَلَيْهَا ثِيَابُهَا، ثُمَّ أَمَرَ بِرَجْمِهَا، فَرُجِمَتْ ثُمَّ صَلَّى عَلَيْهَا، فَقَالَ عُمَرُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، رَجَمْتَهَا ثُمَّ تُصَلِّي عَلَيْهَا؟ فَقَالَ: "لَقَدْ تَابَتْ تَوْبَةً لَوْ قُسِمَتْ بَيْنَ سَبْعِينَ مِنْ أَهْلِ الْمَدِينَةِ لَوَسِعَتْهُمْ، وَهَلْ وَجَدْتَ أَفْضَلَ مِنْ أَنْ جَادَتْ لِلَّهِ تَعَالَى بِنَفْسِهَا؟".

سیدنا عمران بن حصین رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ جہینہ قبیلے کی ایک عورت نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آ کر زنا کا اقرار کیا اور کہنے لگی: میں حاملہ ہو چکی ہوں، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے ولی کو بلا کر فرمایا: اس کے ساتھ حسن سلوک کرنا، جب بچہ پیدا

ہو جائے، تو مجھے بتانا۔ چنانچہ اس نے ایسے ہی کیا۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم سے اس (عورت) کے کپڑے اس پر مضبوطی سے باندھ دیے گئے، پھر آپ نے اسے رجم کرنے کا حکم دیا، تو اسے رجم کر دیا گیا، پھر آپ نے اس کا جنازہ پڑھایا۔ سیدنا عمر رضی اللہ عنہ کہنے لگے: اللہ کے رسول! آپ نے اسے رجم کیا، پھر اس کا جنازہ بھی پڑھا دیا؟ فرمایا: اس نے ایسی توبہ کی ہے کہ اگر مدینہ کے ستر آدمیوں کے درمیان تقسیم کر دی جائے، تو انہیں بھی کافی ہو جائے، کیا آپ نے اس سے بہتر توبہ بھی پائی ہے کہ اس نے اللہ کی خاطر اپنی جان ہی قربان کر دی ہے؟

(المنتقی ابن الجارود، حدیث نمبر۔815)

سنگسار

حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ الْحَكَمِ ، قَالَ: أنا ابْنُ وَهْبٍ ، قَالَ: سَمِعْتُ ابْنَ جُرَيْجٍ ، يُحَدِّثُ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ ، عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، أَنَّ رَجُلا زَنَى، فَأَمَرَ بِهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَجُلِدَ الْحَدَّ، ثُمَّ أُخْبِرَ أَنَّهُ قَدْ كَانَ أَحْصَنَ، فَأَمَرَ بِهِ فَرُجِمَ". قَالَ أَبُو مُحَمَّدٍ: رَوَاهُ عُثْمَانُ بْنُ عُمَرَ ، وَأَبُو عَاصِمٍ ، وَغَيْرُهُمَا ، فقالوا إن رجلا زنى فجلد، ولم يذكر النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

سیدنا جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک آدمی نے زنا کیا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم فرمایا، تو اسے کوڑے مارے گئے، پھر آپ کو بتایا گیا کہ وہ تو شادی شدہ ہے، تب آپ کے حکم کے مطابق اسے سنگسار کیا گیا۔ ابو محمد کہتے ہیں: عثمان بن عمر اور ابو عاصم وغیرہ کی روایت میں ہے کہ ایک آدمی نے زنا کیا تو اسے کوڑے لگائے گئے، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ذکر نہیں کیا۔

(المنتقی ابن الجارود، حدیث نمبر۔818)

سنگسار

حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ خَشْرَمٍ ، قَالَ: أنا عِيسَى يَعْنِي ابْنَ يُونُسَ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: جَاءَ مَاعِزٌ الأَسْلَمِيُّ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، فَقَالَ: إِنِّي قَدْ زَنَيْتُ، فَأَعْرَضَ عَنْهُ حَتَّى قَالَ ذَلِكَ أَرْبَعَ مَرَّاتٍ، فَقَالَ: " اذْهَبُوا بِهِ فَارْجُمُوهُ، فَذَهَبَ، فَلَمَّا رُجِمَ وَجَدَ مِنَ الْحِجَارَةِ فَرَّ يَشْتَدُّ، فَمَرَّ بِرَجُلٍ مَعَهُ لَحْيُ بَعِيرٍ فَضَرَبَهُ فَقَتَلَهُ، فَذَكَرُوا فِرَارَهُ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَ وَجَدَ مَسَّ الْحِجَارَةِ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَفَهَلا تَرَكْتُمُوهُ؟ ".

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ سیدنا ماعز اسلمی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آکر کہنے لگے: میں نے زنا کیا ہے، آپ نے اس سے منہ موڑ لیا حتیٰ کہ انہوں نے چار مرتبہ اس بات کا اقرار کیا، تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: انہیں لے جائیں اور رجم کر دیں۔ چنانچہ وہ گئے، جب رجم کیا جانے لگا، تو پتھروں کی تکلیف کی وجہ سے بھاگ گئے، ایک آدمی کے پاس سے گزرے، جس کے پاس

اونٹ کا جبڑا تھا تو اس نے وہ جبڑا مار کر انہیں قتل کر دیا۔ لوگوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے ذکر کیا کہ وہ پتھروں کے لگنے کی تکلیف پا کر بھاگ گیا تھا، تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اسے چھوڑ کیوں نہ دیا؟

(المنتقی ابن الجارود، حدیث نمبر۔819)

سنگسار

حَدَّثَنَا ابْنُ الْمُقْرِءِ، قَالَ: ثنا سُفْيَانُ، عَنْ أَيُّوبَ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ "رَجَمَ يَهُودِيًّا وَيَهُودِيَّةً".

سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک یہودی مرد اور عورت کو رجم کیا۔

(المنتقی ابن الجارود، حدیث نمبر۔822)

سنگسار

حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، قَالَ: ثنا عَمْرُو بْنُ حَمَّادِ بْنِ طَلْحَةَ، قَالَ: ثنا أَسْبَاطٌ يَعْنِي ابْنَ نَصْرٍ، عَنْ سِمَاكٍ، عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ وَائِلٍ، عَنْ أَبِيهِ وَائِلِ بْنِ حُجْرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، أَنَّ امْرَأَةً وَقَعَ عَلَيْهَا رَجُلٌ فِي سَوَادِ الصُّبْحِ وَهِيَ تَعْمِدُ إِلَى الْمَسْجِدِ عَنْ كُرْهٍ، قَالَ ابْنُ يَحْيَى: مُكَابَدَةً عَلَى نَفْسِهَا، فَاسْتَعَانَتْ بِرَجُلٍ مَرَّ عَلَيْهَا وَفَرَّ صَاحِبُهَا، ثُمَّ مَرَّ عَلَيْهَا قَوْمٌ دُونَ عَدَدٍ فَاسْتَعَانَتْ بِهِمْ فَأَدْرَكُوا الَّذِي اسْتَعَانَتْ بِهِ وَسَبِقَهُمُ الآخَرُ فَذَهَبَ فَجَاءُوا بِهِ يَقُودُونَهُ إِلَيْهَا، فَقَالَ: إِنَّمَا أَنَا الَّذِي أَعَنْتُكِ، وَقَدْ ذَهَبَ الآخَرُ، فَأَتَوْا بِهِ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَخْبَرَتْهُ أَنَّهُ وَقَعَ عَلَيْهَا وَأَخْبَرَهُ الْقَوْمُ أَنَّهُمْ أَدْرَكُوهُ يَشْتَدُّ، فَقَالَ: إِنَّمَا كُنْتُ أُعِينُهَا عَلَى صَاحِبِهَا، فَأَدْرَكَنِي هَؤُلاءِ فَأَخَذُونِي، فَقَالَتْ: كَذَبَ هُوَ الَّذِي وَقَعَ عَلَيَّ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "اذْهَبُوا بِهِ فَارْجُمُوهُ، قَالَ: فَقَامَ رَجُلٌ مِنَ النَّاسِ، فَقَالَ: لا تَرْجُمُوهُ وَارْجُمُونِي، أَنَا الَّذِي فَعَلْتُ بِهَا الْفِعْلَ، فَاعْتَرَفَ، فَاجْتَمَعَ ثَلاثَةٌ عِنْدَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الَّذِي وَقَعَ عَلَيْهَا وَالَّذِي أَعَانَهَا وَالْمَرْأَةُ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَمَّا أَنْتَ فَقَدْ غَفَرَ اللَّهُ لَكَ، وَقَالَ لِلَّذِي أَعَانَهَا قَوْلا حَسَنًا، قَالَ عُمَرُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: أَرْجُمُ الَّذِي اعْتَرَفَ بِالزِّنَا؟ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لا إِنَّهُ قَدْ تَابَ إِلَى اللَّهِ"، فَقَالَ ابْنُ عُمَيْرٍ: زَادَ فِيهَا لَوْ تَابَهَا أَهْلُ الْمَدِينَةِ أَوْ أَهْلُ يَثْرِبَ لَقُبِلَ مِنْهُمْ، فَأَرْسَلَهُمْ، قَالَ ابْنُ يَحْيَى: يُرِيدُ بِهِ عُبَيْدَ بْنَ عُمَيْرٍ.

سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک یہودی مرد اور عورت کو رجم کیا۔

(المنتقی ابن الجارود، حدیث نمبر۔823)

سنگسار

حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ الأَحْمَسِيُّ، قَالَ: ثنا وَكِيعٌ، عَنِ الأَعْمَشِ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُرَّةَ، عَنْ مَسْرُوقٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "لا يَحِلُّ دَمُ امْرِءٍ مُسْلِمٍ يَشْهَدُ أَنْ لا إِلَهَ إِلا اللَّهُ وَإِنِّي رَسُولُ اللَّهِ، إِلا أَحَدُ ثَلاثَةِ نَفَرٍ: النَّفْسُ بِالنَّفْسِ، وَالثَّيِّبُ الزَّانِي، وَالتَّارِكُ لِدِينِهِ الْمُفَارِقُ لِلْجَمَاعَةِ".

سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو مسلمان یہ گواہی دے کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور میں اللہ کا رسول ہوں، تو اس کا خون (قتل) حلال نہیں، تین آدمیوں کے علاوہ: جان کے بدلے جان، شادی شدہ زانی، اپنا دین چھوڑ کر (مسلمانوں کی) جماعت سے الگ ہو جانے والا۔

(المنتقی ابن الجارود، حدیث نمبر۔832)

سنگسار

حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، قَالَ: ثنا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ، قَالَ: ثنا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ، عَنْ أَبِي أُمَامَةَ بْنِ سَهْلٍ، قَالَ: كُنْتُ مَعَ عُثْمَانَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ وَهُوَ مَحْصُورٌ فِي الدَّارِ، وَكَانَ فِي الدَّارِ مَدْخَلٌ، كَانَ مَنْ دَخَلَهُ سَمِعَ كَلامَ مَنْ عَلَى الْبَلاطِ، فَدَخَلَ عُثْمَانُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ ذَلِكَ الْمَدْخَلَ، فَخَرَجَ وَهُوَ مُتَغَيِّرٌ لَوْنُهُ، فَقَالَ: إِنَّهُمْ لَيَتَوَعَّدُونِي بِالْقَتْلِ آنِفًا، قُلْنَا: يَكْفِيكَهُمُ اللَّهُ يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ، قَالَ: وَلِمَ يَقْتُلُونَنِي؟ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: "لا يَحِلُّ دَمُ امْرِءٍ مُسْلِمٍ إِلا بِإِحْدَى ثَلاثٍ: رَجُلٌ كَفَرَ بَعْدَ إِسْلامِهِ، أَوْ زَنَى بَعْدَ إِحْصَانِهِ، أَوْ قَتَلَ نَفْسًا"، فَوَاللَّهِ مَا زَنَيْتُ فِي جَاهِلِيَّةٍ وَلا إِسْلامٍ قَطُّ، وَلا أَحْبَبْتُ أَنَّ لِي بِدِينِي بَدَلا مُنْذُ هَدَانِي اللَّهُ لَهُ، وَلا قَتَلْتُ نَفْسًا، فَبِمَ يَقْتُلُونَنِي؟

ابو امامہ بن سہل کہتے ہیں کہ جب سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ گھر میں محصور (قید) تھے، تو میں ان کے پاس تھا، گھر میں داخل ہونے کا ایک ایسا راستہ تھا، جو شخص اس میں سے داخل ہوتا تو وہ بلاط (مدینہ میں ایک جگہ ہے) پر ہونے والی باتیں سن سکتا تھا، سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ اس میں سے داخل ہوئے، جب باہر آئے، تو ان کا رنگ تبدیل ہو چکا تھا، انہوں نے فرمایا: وہ تو مجھے ابھی ابھی قتل کرنے کی دھمکی دے رہے ہیں۔ ہم نے کہا: امیر المومنین! آپ کو اللہ تعالیٰ ان سے کافی ہو جائے گا، آپ نے فرمایا: وہ مجھے کیوں قتل کرنا چاہتے ہیں؟ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا ہے: صرف تین وجوہات کی بنا پر کسی مسلمان کو قتل کرنا جائز ہے۔ جو اسلام لانے کے بعد کفر کرے جو شادی شدہ ہونے کے باوجود زنا کرے جو کسی کو ناحق قتل کر دے۔ اللہ کی قسم! میں نے نہ تو زمانہ جاہلیت میں کبھی زنا کیا تھا اور نہ ہی اسلام میں اور جب سے مجھے اللہ تعالیٰ نے ہدایت (اسلام) سے نوازا ہے، میں نے کبھی دین بدلنے کے متعلق سوچا بھی نہیں اور نہ ہی میں نے کسی کو قتل کیا ہے، تو وہ مجھے کیوں قتل کرنا چاہتے ہیں؟

(المنتقی ابن الجارود، حدیث نمبر۔836)

قارئین کرام! سنگسار کے متعلق احادیث کے غلط ہونے کا سب سے بڑا ثبوت سورۃ النور 24 آیت نمبر 2 میں موجود ہے، جہاں زِنا کی سزا سو (100) کوڑے مقرر کی گئی ہے، ملاحظہ کیجیے :

قرآن:

اَلزَّانِيَةُ وَالزَّانِيْ فَاجْلِدُوْا كُلَّ وَاحِدٍ مِّنْهُمَا مِائَةَ جَلْدَةٍ ص وَّلَا تَاْخُذْكُمْ بِهِمَا رَاْفَةٌ فِيْ دِيْنِ اللّٰهِ اِنْ كُنْتُمْ تُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ ج وَلْيَشْهَدْ عَذَابَهُمَا طَآئِفَةٌ مِّنَ الْمُؤْمِنِيْنَ (2/24)

ترجمہ: ''زِناکار عورت اور مرد میں سے ہر ایک کو سو سو کوڑے مارو، اور اُن پر اللہ کا حکم چلانے میں ترس نہ کھائو، اگر تم اللہ اور یومِ آخرت پر ایمان رکھتے ہو، اور چاہیے کہ اُن کی سزا کے وقت حاضر ہو مسلمانوں کی ایک جماعت''۔ (سورۃ نور 24 آیت 2)

2. فرمان خداوندی ہے :

قرآن:

اَلزَّانِيْ لَا يَنْكِحُ اِلَّا زَانِيَةً اَوْ مُشْرِكَةً ز وَّالزَّانِيَةُ لَا يَنْكِحُهَآ اِلَّا زَانٍ اَوْ مُشْرِكٌ ج وَحُرِّمَ ذٰلِكَ عَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ (3/24)

ترجمہ: '' زانی مرد نکاح نہیں کرتا سوائے زانیہ عورت یا مشرکہ سے اور زانیہ عورت نکاح نہیں کرتی سوائے زانی مرد یا مشرک سے اور یہ (ایسا نکاح) مومنوں پر حرام کیا گیا ہے۔''

{سورۃ نور 24 آیت 3}

اِس آیت سے بھی رجم کی نفی ہوتی ہے اور یہ ثابت ہو رہا ہے کہ زِنا کرنے والے سزا بھگتنے کے بعد زندہ رہتے ہیں جبکہ رجم میں زِنا کرنے والوں کو پتھر مار مار کر ہلاک کر دیا جاتا ہے۔

3. اِرشادِ باری تعالیٰ ہے :

قرآن:

فَاِذَآ اُحْصِنَّ فَاِنْ اَتَيْنَ بِفَاحِشَةٍ فَعَلَيْهِنَّ نِصْفُ مَا عَلَى الْمُحْصَنٰتِ مِنَ الْعَذَابِ ط (25/4)

ترجمہ: '' پس جب یہ لونڈیاں نکاح میں آجائیں پھر اگر وہ بے حیائی کا کام کریں تو اُنہیں آدھی سزا ہے اُس سزا سے جو آزاد عورتوں کی ہے۔

{سورۃ النساء 4 آیت نمبر 25}

اللہ تعالیٰ نے زِنا کی سزا سو(100) کوڑے مقرر کی ہے(2/24)۔ جس کا نصف ہو سکتا ہے لیکن مذہبی پیشوائیت کی مقرر کردہ سزا یعنی رجم کا نصف ہو ہی نہیں سکتا۔ یہ اِس بات کا ثبوت ہے کہ اِسلام میں رجم نہیں۔

4۔ان احادیث میں یہ بھی بتایا گیا ہے کہ رجم کی آیت قرآن کا حصّہ تھی لیکن حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے لوگوں کے ڈر سے اُسے قرآن میں شامل نہیں کیا۔ سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ :

فرمانِ خداوندی ہے :

قرآن:

إِنَّا نَحْنُ نَزَّلْنَا الذِّكْرَ وَإِنَّا لَهُ لَحَافِظُونَ (9/15)

ترجمہ: بے شک ہم ہی نے قرآن نازل کیا اور بے شک ہم ہی اِس کے نگہبان ہیں۔ {سورۃ الحجر 15 آیت نمبر 9}۔

(الف)ان احادیث کے مطابق قرآن میں رجم کی آیت موجود نہیں۔ کیا خُدا قرآن کی حفاظت کرنے میں (نعوذ باللہ) ناکام ہو گیا۔؟

(ب)ان احادیث میں ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے لوگوں کے ڈر سے رجم کی آیت قرآن میں داخل نہ کی۔ کیا حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ جیسے جلیل القدر صحابیؓ سے اِتنی بڑی جسارت کی توقع کرنا درست ہے کہ آپؓ نے اللہ کی ناراضگی پر لوگوں کی ناراضگی کو ترجیح دی۔؟

(ج)اگر رجم کی آیت واقعی قرآن کی آیت تھی اور حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ اُسے قرآن میں شامل کر دیتے تو کیا صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین، قرآن کی تکمیل پر ناراض ہو جاتے ؟۔۔۔۔۔۔یقیناً نہیں۔۔۔۔۔۔تو پھر ''لوگوں کا ڈر'' چہ معنی دارد۔

باب نمبر۔20

شراب نوشی کی سزا قتل

اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے کہ قتل کی سزا صرف دو صورتوں میں دی جاسکتی ہے، پہلی یہ کہ کوئی آدمی کسی دوسری انسان کو قتل کر دے اور دوسری صورت یہ کہ فساد فی الارض کیا جائے، قرآن میں ہے:

قرآن:

مِنْ أَجْلِ ذَٰلِكَ كَتَبْنَا عَلَىٰ بَنِي إِسْرَائِيلَ أَنَّهُ مَن قَتَلَ نَفْسًا بِغَيْرِ نَفْسٍ أَوْ فَسَادٍ فِي الْأَرْضِ فَكَأَنَّمَا قَتَلَ النَّاسَ جَمِيعًا وَمَنْ أَحْيَاهَا فَكَأَنَّمَا أَحْيَا النَّاسَ جَمِيعًا ۚ وَلَقَدْ جَاءَتْهُمْ رُسُلُنَا بِالْبَيِّنَاتِ ثُمَّ إِنَّ كَثِيرًا مِّنْهُم بَعْدَ ذَٰلِكَ فِي الْأَرْضِ لَمُسْرِفُونَ

اسی وجہ سے ہم نے بنی اسرائیل پر (نازل کی گئی تورات میں یہ حکم) لکھ دیا (تھا) کہ جس نے کسی شخص کو بغیر قصاص کے یا زمین میں فساد (پھیلانے یعنی خونریزی اور ڈاکہ زنی وغیرہ کی سزا) کے (بغیر ناحق) قتل کر دیا تو گویا اس نے (معاشرے کے) تمام لوگوں کو قتل کر ڈالا اور جس نے اسے (ناحق مرنے سے بچا کر) زندہ رکھا تو گویا اس نے (معاشرے کے) تمام لوگوں کو زندہ رکھا (یعنی اس نے حیاتِ انسانی کا اجتماعی نظام بچا لیا)، اور بیشک ان کے پاس ہمارے رسول واضح نشانیاں لے کر آئے پھر (بھی) اس کے بعد ان میں سے اکثر لوگ یقیناً زمین میں حد سے تجاوز کرنے والے ہیں،

(سورۃ المائدہ 5، آیت نمبر۔32)

قرآن کے مقابلے میں درج ذیل روایات میں شراب پینے کی سزا بھی قتل مقرر کر دی گئی ہے، ملاحظہ کیجئے:

شراب نوشی کی سزا قتل

حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، قَالَ: ثنا أَسَدُ بْنُ مُوسَى، قَالَ: ثنا ابْنُ أَبِي ذِئْبٍ، عَنِ الْحَارِثِ يَعْنِي ابْنَ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "إِذَا سَكِرَ فَاجْلِدُوهُ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ، ثُمَّ قَالَ فِي الرَّابِعَةِ: فَاضْرِبُوا عُنُقَهُ".

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب اسے (شراب نوش کو) نشہ ہو جائے، تو اسے کوڑے مارو، تین مرتبہ آپ نے یہی حکم دیا، پھر چوتھی مرتبہ فرمایا: اسے قتل کر دو۔

(المنتقی ابن الجارود، حدیث نمبر۔831)

باب نمبر۔21

نرم خوئی

اللہ تعالیٰ نے قرآنِ کریم میں حضور صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے متعلق فرمایا کہ:

قرآن:

وَإِنَّكَ لَعَلَىٰ خُلُقٍ عَظِيمٍ ﴿4/68﴾

(اے نبی صلی اللہ علیہ والہ وسلم) بے شک آپ اخلاقِ انسانی کے بلند ترین مقام پر فائز ہیں۔

(سورۃ القلم سورہ نمبر 68 آیت نمبر 4)

اللہ کے راستے کی دعوت دینے کا طریقہ یہ بتایا گیا:

قرآن:

ادْعُ إِلَىٰ سَبِيلِ رَبِّكَ بِالْحِكْمَةِ وَالْمَوْعِظَةِ الْحَسَنَةِ ۖ وَجَادِلْهُم بِالَّتِي هِيَ أَحْسَنُ ۚ إِنَّ رَبَّكَ هُوَ أَعْلَمُ بِمَن ضَلَّ عَن سَبِيلِهِ ۖ وَهُوَ أَعْلَمُ بِالْمُهْتَدِينَ ﴿١٢٥﴾

اے نبیؐ، اپنے رب کے راستے کی طرف دعوت دو حکمت اور عمدہ نصیحت کے ساتھ، اور لوگوں سے مباحثہ کرو ایسے طریقہ پر جو بہترین ہو تمہارا رب ہی زیادہ بہتر جانتا ہے کہ کون اس کی راہ سے بھٹکا ہوا ہے اور کون راہ راست پر ہے۔

(سورۃ النحل 16، آیت نمبر۔125)

قرآنی تعلیم کے برعکس وضعی روایات میں حضور ﷺ کا کیا کردار پیش کیا جا رہا ہے، ؟ ملاحظہ کیجئے:

جب خطبہ دیتے، تو آپ کی آنکھیں سرخ ہو جاتیں، آواز بلند ہو جاتی اور غصہ بڑھ جاتا

حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ مُحَمَّدٍ الزَّعْفَرَانِيُّ، قَالَ: ثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ بْنُ عَبْدِ الْمَجِيدِ الثَّقَفِيُّ، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: " كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا خَطَبَ احْمَرَّتْ عَيْنَاهُ وَعَلا صَوْتُهُ وَاشْتَدَّ غَضَبُهُ حَتَّى كَأَنَّهُ يُنْذِرُ جَيْشًا، يَقُولُ: " صَبَّحَكُمْ وَمَسَّاكُمْ ". وَيَقُولُ: " بُعِثْتُ أَنَا وَالسَّاعَةُ كَهَاتَيْنِ، وَيَقْرُنُ بَيْنَ إِصْبَعَيْهِ السَّبَّابَةِ وَالْوُسْطَى ". وَيَقُولُ: أَمَّا بَعْدُ، " فَإِنَّ خَيْرَ الْحَدِيثِ كِتَابُ اللَّهِ، وَخَيْرَ الْهَدْيِ هَدْيُ مُحَمَّدٍ، وَشَرَّ الأُمُورِ مُحْدَثَاتُهَا وَكُلَّ بِدْعَةٍ ضَلالَةٌ ". ثُمَّ يَقُولُ: " أَنَا أَوْلَى بِكُلِّ مُؤْمِنٍ مِنْ نَفْسِهِ، مَنْ تَرَكَ مَالا فَلأَهْلِهِ، وَمَنْ تَرَكَ دَيْنًا أَوْ ضَيَاعًا فَإِلَيَّ وَعَلَيَّ ".

سیدنا جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب خطبہ دیتے، تو آپ کی آنکھیں سرخ ہو جاتیں، آواز بلند ہو جاتی اور غصہ بڑھ جاتا، گویا کہ آپ کسی لشکر سے ڈرا رہے ہیں اور فرما رہے ہیں کہ ابھی صبح یا شام وہ تم پر حملہ آور ہونے والا ہے، آپ نے شہادت والی اور درمیانی انگلی کو ملا کر فرمایا: مجھے اور قیامت کو یوں (اکٹھا) بھیجا گیا ہے۔ نیز فرماتے: حمد و ثنا کے بعد! بہترین بات اللہ تعالی کی کتاب ہے اور بہترین طریقہ نبی (کریم صلی اللہ علیہ وسلم) کا ہے، سب سے برے کام (دین میں) نئے کام ہیں، ہر نیا کام بدعت ہے اور ہر بدعت گمراہی ہے۔ پھر فرماتے: میں ہر مؤمن کا اس کی جان سے بھی زیادہ دوست ہوں۔ جو مؤمن مال چھوڑ کر فوت ہو، تو وہ مال اس کے گھر والوں کا ہے اور جو قرض یا بچے چھوڑ جائے، تو وہ میرے حوالے ہیں اور قرض میرے ذمہ ہے۔

(المنتقی ابن الجارود، حدیث نمبر۔297)

دل کرتا ہے کہ بے نمازیوں کو آگ میں جلا دوں (رحمت للعالمین)

حَدَّثَنَا ابْنُ الْمُقْرِءِ، قَالَ: ثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ أَبِي الزِّنَادِ، عَنِ الأَعْرَجِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "لَقَدْ هَمَمْتُ أَنْ آمُرَ رِجَالا يُقِيمُونَ الصَّلاةَ ثُمَّ آمُرُ فِتْيَانِي فَيُخَالِفُونَ إِلَى قَوْمٍ لا يَأْتُونَهَا فَيُحَرِّقُونَ عَلَيْهِمْ بُيُوتَهُمْ بِحُزَمِ الْحَطَبِ، وَلَوْ عَلِمَ أَحَدُهُمْ أَنَّهُ يَجِدُ عَظْمًا سَمِينًا أَوْ مِرْمَاتَيْنِ حَسَنَتَيْنِ لَشَهِدَ الْعِشَاءَ".

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”میں نے ارادہ کیا ہے کہ لوگوں کو حکم دے کر جماعت کھڑی کروا دوں، پھر میں اپنے جوانوں کو حکم دوں کہ وہ ان لوگوں کے پاس جائیں، جو جماعت میں شامل نہیں ہوتے اور لکڑیوں کے گٹھوں سے ان کے گھر جلا دوں، اگر کسی کو معلوم ہو جائے کہ اسے موٹی تازی ہڈی یا دو عمدہ پائے ملیں گے، تو وہ عشا کی نماز میں بھی حاضر ہو جائے گا۔“

(المنتقی ابن الجارود، حدیث نمبر۔304)

دو رکعتیں پڑھانے کے بعد سلام پھیر دیا، پھر غصے سے آگے بڑھے اور کھجور کے تنے کے پاس بیٹھ گئے

حَدَّثَنَا ابْنُ الْمُقْرِءِ، قَالَ: ثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ بْنِ أَبِي عِمْرَانَ الْهِلالِيُّ، عَنْ أَيُّوبَ، عَنِ ابْنِ سِيرِينَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: "صَلَّى بِنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِحْدَى صَلاتِي الْعَشِيِّ، إِمَّا الظُّهْرَ، وَإِمَّا الْعَصْرَ، أَظُنُّ أَنَّهَا الْعَصْرُ فَصَلَّى رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ سَلَّمَ ثُمَّ تَقَدَّمَ فَجَلَسَ إِلَى جِذْعِ نَخْلَةٍ كَالْمُغْضَبِ، فَذَهَبَ سَرَعَانُ النَّاسِ وَهُمْ يَقُولُونَ: قَصُرَتِ الصَّلاةُ قَصُرَتِ الصَّلاةُ، فَتَقَدَّمَ ذُو الْيَدَيْنِ، فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، قَصُرَتِ الصَّلاةُ أَمْ نَسِيتَ؟ فَقَالَ: أَصَدَقَ ذُو الْيَدَيْنِ؟ قَالُوا: نَعَمْ، قَالَ: فَصَلَّى رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ سَلَّمَ وَكَبَّرَ وَسَجَدَ ثُمَّ كَبَّرَ وَرَفَعَ ثُمَّ كَبَّرَ وَسَجَدَ ثُمَّ كَبَّرَ وَرَفَعَ".

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں زوال آفتاب کے بعد والی نمازوں میں سے کوئی ایک ظہر یا عصر کی نماز پڑھائی، میرا خیال ہے کہ عصر کی نماز تھی، دو رکعتیں پڑھانے کے بعد سلام پھیر دیا، پھر غصے سے آگے بڑھے اور کھجور کے تنے کے پاس بیٹھ گئے، جلدی جانے والے لوگ یہ کہتے کہتے چلے گئے کہ نماز کم ہو گئی ہے، نماز کم ہو گئی ہے، ذوالیدین رضی اللہ عنہ آگے بڑھ کر پوچھنے لگے: اللہ کے رسول! نماز کم ہو گئی ہے یا آپ بھول گئے ہیں؟ فرمایا: کیا ذوالیدین سچ کہہ رہا ہے؟ لوگوں نے عرض کیا: جی ہاں! راوی کہتے ہیں: آپ نے (مزید) دو رکعتیں پڑھا کر سلام پھیر دیا، پھر تکبیر کہہ کر سجدہ کیا، پھر تکبیر کہہ کر سر اٹھایا، پھر تکبیر کہہ کر سجدہ کیا، پھر تکبیر کہہ کر سر اٹھایا۔

(المنتقی ابن الجارود، حدیث نمبر۔ 243)

حج بدل

اللہ تعالیٰ قرآن مجید میں فرماتا ہے کہ ہر شخص کو اپنے اعمال کا نتیجہ خود بھگتنا ہے ، کوئی بوجھ اٹھانے والا کسی دوسرے کا بوجھ نہیں اٹھائے گا:

قرآن:

وَلَا تَزِرُ وَازِرَةٌ وِّزْرَ اُخْرٰی (165/6)

ترجمہ:" کوئی اٹھانے والا کسی دوسرے کا بوجھ نہیں اٹھائے گا۔"

{سورۃ الانعام6آیت165}

قرآن:

وَاتَّقُوْا يَوْمًا لَّا تَجْزِیْ نَفْسٌ عَنْ نَّفْسٍ شَيْئًا وَّلَا يُقْبَلُ مِنْهَا شَفَاعَةٌ وَّلَا يُؤْخَذُ مِنْهَا عَدْلٌ وَّلَا هُمْ يُنْصَرُوْنَ

(48/2)

اور اس دن سے ڈرو جس دن کوئی شخص کسی کا کچھ بدلہ نہ بنے گا ، اور نہ اس سے کوئی سفارش قبول کی جائے گی ، اور نہ اس سے کوئی معاوضہ لیا جائے گا ، اور نہ ان کی مدد کی جائے گی۔

{سورۃ البقرہ2آیت48}

قرآن:

وَاتَّقُوْا يَوْمًا لَّا تَجْزِیْ نَفْسٌ عَنْ نَّفْسٍ شَيْئًا وَّلَا يُقْبَلُ مِنْهَا عَدْلٌ وَّلَا تَنْفَعُهَا شَفَاعَةٌ وَّلَا هُمْ يُنْصَرُوْنَ

" اور اس دن سے ڈرو (جس دن)کوئی شخص بدلہ نہ ہو سکے گا کسی شخص کا کچھ بھی ، اور نہ اس سے کوئی معاوضہ قبول کیا جائے گا ، اور نہ اسے کوئی سفارش نفع دے گی، اور نہ ان کی مدد کی جائے گی۔"

(سورۃ البقرہ2آیت123)

قرآن:

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اَنْفِقُوْا مِمَّا رَزَقْنٰكُمْ مِّنْ قَبْلِ اَنْ يَّاْتِیَ يَوْمٌ لَّا بَيْعٌ فِيْهِ وَلَا خُلَّةٌ وَّلَا شَفَاعَةٌ ط وَالْكٰفِرُوْنَ هُمُ الظّٰلِمُوْنَ

" اے ایمان والو ! جو ہم نے تمہیں دیا اس میں سے خرچ کرو ، اس سے پہلے کہ وہ دن آ جائے جس میں نہ خرید و فروخت ہو گی ، نہ دوستی اور نہ سفارش ، اور کافر وہی ظالم ہیں۔"

(سورۃ البقرہ 2 آیت 254)

قرآن:

لَا يُكَلِّفُ اللّٰهُ نَفْسًا اِلَّا وُسْعَهَا ط لَهَا مَا كَسَبَتْ وَعَلَيْهَا مَا اكْتَسَبَتْ ط (286/2)

"اللہ کسی کو تکلیف نہیں دیتا مگر اس کی گنجائش (کے مطابق) اس کے لئے (اجر) ہے جو اس نے کمایا اور اس پر (عذاب) ہے جو اس نے کمایا۔" (سورۃ البقرہ 2 آیت 286)

طوالت کے خوف سے ذیل میں صرف حوالہ جات پیش کئے جاتے ہیں:

سورۃ آل عمران 3 آیت 90۔ سورۃ آل عمران 3 آیت 115۔ سورۃ النساء 4 آیت 109۔ سورۃ النساء 4 آیت 123۔ سورۃ المائدہ 5 آیت 36۔ سورۃ الانعام 6 آیت 70۔ سورۃ یونس 10 آیت 54۔ سورۃ الرعد 13 آیت 16۔ سورۃ ابراہیم 14 آیت 31۔ سورۃ طٰہٰ 20 آیت 109۔ سورۃ لقمٰن 31 آیت 33۔ سورۃ السبا 34 آیت 42۔ سورۃ الزمر 39 آیت 47 ۔ سورۃ المومن 40 آیت 18۔ سورۃ الحدید 57 آیت 15۔ سورۃ البقرہ 2 آیت 134۔ سورۃ البقرہ 2 آیت 139۔ سورۃ البقرہ 2 آیت 141۔ سورۃ یونس 10 آیت 41۔ سورۃ ھود 11 آیت 35۔ سورۃ البقرہ 2 آیت 272۔ سورۃ العنکبوت 29 آیت 6۔ سورۃ الفاطر 35 آیت 18۔ حٰم السجدۃ 41 آیت 46۔ سورۃ الانعام 6 آیت 52۔ سورۃ یونس 10 آیت 41۔ سورۃ النور 24 آیت 54۔ سورۃ السبا 34 آیت 25۔ سورۃ الزمر 39 آیت 39۔ سورۃ الشوریٰ 42 آیت 15۔ سورۃ الانعام 6 آیت 165۔ سورۃ بنی اسرائیل 17 آیت 15۔ سورۃ الزمر 39 آیت 7۔ سورۃ النجم 53 آیت 38۔ سورۃ العنکبوت 29 آیت 33۔ سورۃ التحریم 66 آیت 10۔ سورۃ الاحزاب 33 آیت 30۔

قرآن کی اس وضاحت کے باوجود درج ذیل احادیث میں ایصال ثواب کو نبی کریم صلی اللہ علیہ والہ وسلم سے منسوب کیا جا رہا ہے۔ ملاحظہ فرمائیں:

حج بدل

حَدَّثَنَا ابْنُ الْمُقْرِءِ، وَعَبْدُ اللَّهِ بْنُ هَاشِمٍ، قَالَا: ثَنَا سُفْيَانُ، ح وَحَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ خَشْرَمٍ، قَالَ: أَخْبَرَنِي ابْنُ عُيَيْنَةَ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، أَنَّ امْرَأَةً مِنْ خَثْعَمٍ سَأَلَتْ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، زَادَ ابْنُ خَشْرَمٍ وَابْنُ هَاشِمٍ: غَدَاةَ النَّحْرِ، قَالُوا: وَالْفَضْلُ رَدِيفُهُ، فَقَالَتْ: "إِنَّ فَرِيضَةَ اللَّهِ فِي الْحَجِّ عَلَى عِبَادِهِ، أَدْرَكَتْ أَبِي وَهُوَ شَيْخٌ كَبِيرٌ لَا يَسْتَطِيعُ أَنْ يَسْتَمْسِكَ عَلَى الرَّحْلِ، فَهَلْ تَرَى أَنْ يُحَجَّ عَنْهُ؟ قَالَ: نَعَمْ".

سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ خثعم قبیلے کی ایک عورت نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا (ابن خشرم اور ابن ہاشم کی روایت میں اضافہ ہے کہ یہ یوم النحر کی صبح تھی اور سیدنا فضل رضی اللہ عنہ آپ کے پیچھے سواری پر بیٹھے تھے): اللہ تعالیٰ

نے اپنے بندوں پر جو حج فرض کیا، وہ میرے بوڑھے باپ پر بھی فرض ہوا، لیکن وہ سواری پر ٹھہر نہیں سکتے، کیا ان کی طرف سے حج کیا جا سکتا ہے؟ آپ نے فرمایا: «ہاں۔»

(المنتقی ابن الجارود، حدیث نمبر۔497)

حج بدل

حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، قَالَ: أَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عِيسَى، قَالَ: ثَنَا حَمَّادٌ، عَنْ أَبِي التَّيَّاحِ، عَنْ مُوسَى بْنِ سَلَمَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، أَنَّ فُلَانًا الْجُهَنِيَّ سَأَلَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: إِنَّ أَبِي شَيْخٌ كَبِيرٌ مَاتَ وَلَمْ يَحُجَّ أَوْ قَالَ لَا يَسْتَطِيعُ الْحَجَّ؟ قَالَ: "فَحُجَّ عَنْهُ".

سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ جہنی قبیلے کے ایک شخص نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا: میرا بوڑھا باپ حج کیے بغیر فوت ہو گیا، یا یوں کہا کہ وہ حج کی استطاعت نہیں رکھتا، (کیا اس کی طرف سے حج کیا جا سکتا ہے؟) آپ نے فرمایا: «اس کی طرف سے حج کر لو۔»

(المنتقی ابن الجارود، حدیث نمبر۔498)

حج بدل

حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَبْدِ اللَّهِ الْأَوْدِيُّ، وَعَبْدُ اللَّهِ بْنُ هَاشِمٍ قَالَا: ثَنَا وَكِيعٌ، عَنْ شُعْبَةَ، عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ سَالِمٍ، زَادَ ابْنُ هَاشِمٍ: وَكَانَ ثِقَةً، عَنْ عَمْرِو بْنِ أَوْسٍ، عَنْ أَبِي رَزِينٍ الْعُقَيْلِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّهُ أَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: إِنَّ أَبِي شَيْخٌ كَبِيرٌ لَا يَسْتَطِيعُ الْحَجَّ وَالْعُمْرَةَ وَلَا الظَّعْنَ؟ قَالَ: "حُجَّ عَنْ أَبِيكَ وَاعْتَمِرْ".

سیدنا ابو رزین عقیلی رضی اللہ عنہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے اور کہنے لگے: میرے والد بوڑھے ہیں، وہ حج، عمرہ اور سفر کی استطاعت نہیں رکھتے۔ آپ نے فرمایا: «اپنے والد کی طرف سے حج اور عمرہ کر لو۔»

(المنتقی ابن الجارود، حدیث نمبر۔500)

حج بدل

حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ خَشْرَمٍ، قَالَ: أَنَا عِيسَى، عَنْ شُعْبَةَ، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ إِيَاسٍ، قَالَ: سَمِعْتُ سَعِيدَ بْنَ جُبَيْرٍ، يُحَدِّثُ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، أَنَّ رَجُلًا أَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: إِنَّ أُخْتِي نَذَرَتْ أَنْ تَحُجَّ وَإِنَّهَا مَاتَتْ؟ فَقَالَ: لَوْ كَانَ عَلَيْهَا دَيْنٌ أَكُنْتَ قَاضِيَهُ؟ قَالَ: نَعَمْ، قَالَ: "فَاقْضُوا اللَّهَ فَهُوَ أَحَقُّ بِالْوَفَاءِ".

سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ ایک شخص نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور کہنے لگا: میری بہن نے حج کی نذر مانی تھی اور وہ فوت ہو گئی۔ آپ نے پوچھا: «اگر اس پر قرض ہوتا تو کیا تم اسے ادا کرتے؟» اس نے کہا: ہاں۔ آپ نے فرمایا: «تو اللہ کا حق ادا کرو، کیونکہ وہ ادائیگی کا زیادہ مستحق ہے۔»

(المنتقی ابن الجارود، حدیث نمبر۔501)

(نذر) فوت شدہ بہن کی طرف سے اس کا بھائی حج کرے

حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ خَشْرَمٍ، قَالَ: أنا عِيسَى يَعْنِي ابْنَ يُونُسَ، عَنْ شُعْبَةَ، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ إِيَاسٍ، قَالَ: سَمِعْتُ سَعِيدَ بْنَ جُبَيْرٍ، يُحَدِّثُ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، أَنَّ رَجُلا أَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: إِنَّ أُخْتِي نَذَرَتْ أَنْ تَحُجَّ وَأَنَّهَا مَاتَتْ، فَقَالَ: "لَوْ كَانَ عَلَيْهَا دَيْنٌ أَكُنْتَ قَاضِيَهُ؟ قَالَ: نَعَمْ، قَالَ: "فَاقْضُوا اللَّهَ فَهُوَ أَحَقُّ بِالْوَفَاءِ".

سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ ایک شخص نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آکر کہنے لگا: میری بہن فوت ہو چکی ہے، انہوں نے حج کی نذر مانی تھی (تو میں کیا کروں)، فرمایا: اگر ان پر قرض ہوتا، تو کیا آپ اسے ادا کرتے؟ اس نے کہا: جی ہاں! فرمایا: اللہ تعالی کا بھی (حق) ادا کریں، کیوں کہ وہ ادائیگی کا زیادہ مستحق ہے۔

(المنتقی ابن الجارود، حدیث نمبر۔944)

متعہ

متعہ !اسے نکاحِ موقت بھی کہتے ہیں، جنسی اشتعال کی تسکین کیلئے کسی عورت سے ہمبستری کرنے کی خاطر،اس کی رضامندی سے کچھ دیر کیلئے عارضی نکاح کر لینا متعہ کہلاتا ہے۔قرآن نے (سورۃ النسا4،آیت نمبر۔24) میں ایسے نکاح کی مذمت کی ہے جس کا مقصد محض شہوت رانی ہو۔متعہ میں چونکہ نکاح کا مقصد ہی جنسی اشتعال کی تسکین ہوتا ہے لہٰذا متعہ اور زنا میں کوئی فرق باقی نہیں رہتا،اور زنا کے بارے میں آپ جانتے ہیں کہ اللہ نے اسے جرم قرار دے کر اس کی سو کوڑے سزا مقرر کی ہے، ملاحظہ کیجیے (سورۃ النور24،آیت نمبر۔2)۔اگر لونڈی یہ جرم کرے تو اس کی سزا نصف مقرر کی گئی ہے (سورۃ النسا4،آیت نمبر۔25)۔قرآن کے ان واضح احکامات کے ہوتے ہوئے یہ کیسے تسلیم کیا جا سکتا ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کو متعہ (زنا) کی اجازت دی ہو گی۔درج ذیل احادیث میں آپ کیلئے دعوتِ فکر ہے :

متعہ حلال ہے

حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ الأَحْمَسِيُّ، قَالَ: ثنا وَكِيعٌ، عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ ،قَالَ: ثنا الرَّبِيعُ بْنُ سَبْرَةَ الْجُهَنِيُّ، عَنْ أَبِيهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: خَرَجْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَلَمَّا قَضَيْنَا عُمْرَتَنَا، قَالَ لَنَا: "اسْتَمْتِعُوا مِنْ هَذِهِ النِّسَاءِ، وَالاسْتِمْتَاعُ عِنْدَنَا يَوْمَئِذٍ التَّزْوِيجُ، قَالَ: فَعَرَضْنَا ذَلِكَ عَلَى النِّسَاءِ، فَأَبَيْنَ إِلا أَنْ نَضْرِبَ بَيْنَنَا وَبَيْنَهُنَّ أَجَلا، قَالَ: فَذَكَرْنَا ذَلِكَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: افْعَلُوا، قَالَ: فَخَرَجْتُ أَنَا وَابْنُ عَمٍّ لِي مَعِي بُرْدَةٌ، وَبُرْدَتُهُ أَجْوَدُ مِنْ بُرْدَتِي، وَأَنَا أَشَبُّ مِنْهُ، قَالَ: فَأَتَيْنَا امْرَأَةً فَعَرَضْنَا ذَلِكَ عَلَيْهَا، فَأَعْجَبَهَا شَبَابِي وَأَعْجَبَهَا بُرْدُ ابْنِ عَمِّي، فَقَالَتْ: بُرْدٌ كَبُرْدٍ، فَتَزَوَّجْتُهَا، وَكَانَ الأَجَلُ بَيْنِي وَبَيْنَهَا عَشْرًا، قَالَ: فَبِتُّ عِنْدَهَا تِلْكَ اللَّيْلَةَ ثُمَّ أَصْبَحْتُ غَادِيًا إِلَى الْمَسْجِدِ، فَإِذَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَ الْحَجَرِ وَالْبَابِ قَائِمٌ يَخْطُبُ وَهُوَ يَقُولُ: يَأَيُّهَا النَّاسُ، أَلا إِنِّي قَدْ كُنْتُ أَذِنْتُ لَكُمْ فِي الاسْتِمْتَاعِ مِنْ هَذِهِ النِّسَاءِ، أَلا فَإِنَّ اللَّهَ حَرَّمَ ذَلِكَ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ، فَمَنْ كَانَ عِنْدَهُ مِنْهُنَّ شَيْئًا فَلْيُخَلِّ سَبِيلَهَا، وَلا تَأْخُذُوا مِمَّا آتَيْتُمُوهُنَّ شَيْئًا".

سیدنا سبرہ بن معبد جہنی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ (عمرہ) کے لیے نکلے۔جب ہم نے عمرہ ادا کر لیا، تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ان عورتوں سے (متعہ) فائدہ اٹھا سکتے ہو۔ان دنوں ہمارے ہاں فائدہ اٹھانے کا طریقہ شادی تھا۔چنانچہ ہم نے عورتوں کو شادی کی پیشکش کی، تو انہوں نے انکار کر دیا، الا یہ کہ ہم اپنے اور ان کے مابین مدت مقرر کریں۔ہم نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے اس کا تذکرہ کیا، تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: مدت مقرر کر لیں۔راوی کہتے ہیں: میں اور میرے چچازاد بھائی (متعہ کے لیے) نکلے، میرے پاس ایک چادر تھی، جب کہ میرے چچازاد بھائی کی چادر میری چادر سے عمدہ تھی، لیکن میں اس سے زیادہ جوان تھا۔ہم ایک عورت کے پاس آئے اور اس کے سامنے اپنا مقصد پیش کیا، تو اسے میری جوانی پسند آئی، جب کہ میرے چچا

زاد بھائی کی چادر پسند آئی۔ وہ کہنے لگی: چادریں تو ایک جیسی ہی ہیں۔ چنانچہ میں نے اس سے شادی کر لی اور ہمارے مابین دس دن کا معاہدہ طے پایا۔ میں نے وہ رات اس (عورت) کے ہاں گزاری اور اگلے دن صبح صبح مسجد چلا گیا، تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حطیم اور (بیت اللہ کے) دروازے کے درمیان کھڑے ہو کر خطبہ ارشاد فرما رہے تھے: لوگو! میں نے تمہیں ان عورتوں سے استمتاع کی اجازت دی تھی۔ سن لیں! اللہ نے قیامت کے دن تک اس (متعہ) کو حرام کر دیا ہے۔ لہٰذا جس کے پاس اس قسم کی کوئی عورت موجود ہو، وہ اسے آزاد کر دے اور جو کچھ بھی اسے دے رکھا ہے، اس میں سے کچھ بھی واپس نہ لینا۔

(المنتقی ابن الجارود، حدیث نمبر۔699)

اوپر بیان کیا جا چکا ہے کہ متعہ زنا کا ہی دوسرا نام ہے۔ یہ کیسے تسلیم کیا جا سکتا ہے کہ حضور ﷺ کے مبارک دور میں زنا کو حلال قرار دیا گیا ہو گا یا متعہ کو حلال سمجھ کر اس پر عمل کیا جاتا ہو گا لیکن کتب روایات ایسی روایتوں سے بھری پڑی ہیں، ملاحظہ کیجئے:

متعہ حلال تھا بعد میں منع کر دیا گیا

حَدَّثَنَا ابْنُ الْمُقْرِءِ، قَالَ: ثنا سُفْيَانُ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنِ الحَسَنِ، وَعَبْدِاللَّهِ ابنی محمد، قَالَ: وَكَانَ الْحَسَنُ أَوْثَقَهُمَا، عَنْ أَبِيهِمَا، أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ "نَهَى عَنْ نِكَاحِ الْمُتْعَةِ، وَعَنْ لُحُومِ الْحُمُرِ الأَهْلِيَّةِ زَمَنَ خَيْبَرَ"، وَكَانَ سُفْيَانُ، يَقُولُ: كَانَ الْحَسَنُ خَيْرَهُمَا، قَالَ ابْنُ الْمُقْرِءِ: وَحَدَّثَنَا بِهِ سُفْيَانُ مَرَّةً أُخْرَى، فَذَكَرَهُ، وَقَالَ: عَنْ أَبِيهِمَا، سَمِعَ عَلِيَّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، يَقُولُ لابْنِ عَبَّاسٍ: أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنْ نِكَاحِ الْمُتْعَةِ، وَعَنْ لُحُمِ الحُمُرِ وَالأَهْلِيَةِ.

حسن اور عبداللہ اپنے والد محمد بن علی بن حنفیہ رحمہ اللہ سے بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے جنگ خیبر کے وقت نکاح متعہ اور گھریلو گدھوں کے گوشت سے منع فرمایا تھا۔ سفیان کہتے تھے: ان دونوں میں سے حسن زیادہ اچھے تھے۔ ابن مقری کہتے ہیں: ایک دفعہ سفیان نے ہمیں یہی روایت بیان کی، تو ذکر کیا کہ محمد بن حنفیہ رحمہ اللہ نے سیدنا علی رضی اللہ عنہ سے سنا جو ابن عباس رضی اللہ عنہما سے فرما رہے تھے: نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے نکاح متعہ اور گھریلو گدھوں کے گوشت سے منع فرمایا ہے۔

(المنتقی ابن الجارود، حدیث نمبر۔697)

جونیہ کی کہانی

اللہ تعالیٰ نے قرآنِ کریم میں حضور صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے متعلق فرمایا کہ :

قرآن:

وَإِنَّكَ لَعَلَىٰ خُلُقٍ عَظِيمٍ ﴿4/68﴾

'' (اے نبی صلی اللہ علیہ والہ وسلم) بے شک آپؐ اخلاقِ انسانی کے بلند ترین مقام پر فائز ہیں۔' (سورۃ القلم سورہ نمبر 68 آیت نمبر 4)

مذہبی پیشوائیت، احادیث کو قرآن کی تفسیر قرار دیتی ہے۔ کیا مندرجہ بالا آیتِ قرآنی کی تفسیر، حضور صلی اللہ علیہ والہ وسلم کا وہ کردار ہے جو درج ذیل حدیث میں پیش کیا جارہا ہے :

جونیہ کی کہانی

حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَوْفِ بْنِ سُفْيَانَ الطَّائِيُّ، قَالَ: ثنا دُحَيْمٌ، قَالَ: ثنا الْوَلِيدُ، قَالَ: ثنا الْأَوْزَاعِيُّ، قَالَ: سَأَلْتُ الزُّهْرِيَّ: أَيَّ أَزْوَاجِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اسْتَعَاذَتْ مِنْهُ، فَقَالَ: أَخْبَرَنِي عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، أَنَّ ابْنَةَ الْجَوْنِ لَمَّا دَخَلَتْ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَدَنَا مِنْهَا، فَقَالَتْ: أَعُوذُ بِاللَّهِ مِنْكَ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "عُذْتِ بِعَظِيمٍ الْحَقِي بِأَهْلِكِ"، قَالَ الزُّهْرِيُّ: الْحَقِي بِأَهْلِكِ تَطْلِيقَةٌ.

اوزاعی رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ میں نے زہری رحمہ اللہ سے پوچھا: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی وہ کون سی بیوی ہے جس نے آپ سے پناہ مانگی تھی؟ توانہوں نے کہا: مجھے عروہ بن زبیر نے سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے حوالے سے بیان کیا کہ جون کی بیٹی جب (نکاح کے بعد) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خلوت گاہ میں آئی اور آپ اس کے قریب ہوئے، تو اس نے کہا: میں آپ سے اللہ تعالیٰ کی پناہ مانگتی ہوں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: آپ نے بڑی عظیم الشان ذات کی پناہ طلب کی ہے، آپ اپنے گھر والوں کے پاس چلی جائیں۔ زہری رحمہ اللہ کہتے ہیں: اپنے گھر چلی جائیں، کہنے سے طلاق ہو جاتی ہے۔

(المنتقی ابن الجارود، حدیث نمبر۔738)

جونیہ کی کہانی

حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، قَالَ: ثنا أَبُو نُعَيْمٍ، قَالَ: ثنا عَبْدُ الرَّحْمَنِ يَعْنِي ابْنَ سُلَيْمَانَ بْنَ الْغَسِيلِ، عَنْ حَمْزَةَ بْنِ أَبِي أُسَيْدٍ، عَنْ أَبِي أُسَيْدٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: خَرَجْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى انْطَلَقْنَا إِلَى حَائِطٍ يُقَالُ لَهُ: الشَّوْطُ، حَتَّى انْتَهَيْنَا إِلَى حَائِطَيْنِ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اجْلِسُوا هَهُنَا، فَدَخَلَ وَقَدْ أُتِيَ

بِالْجَوْنِيَّةِ، فَأُنْزِلَتْ فِي بَيْتِ النَّخْلِ بَيْتِ أُمَيْمَةَ بِنْتِ النُّعْمَانِ بْنِ شَرَاحِيلَ وَمَعَهَا دَايَةٌ حَاضِنَةٌ لَهَا، فَلَمَّا دَخَلَ عَلَيْهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: "هَبِي نَفْسَكِ لِي، قَالَتْ: وَهَلْ تَهَبُ الْمَلِكَةُ نَفْسَهَا لِلسُّوقَةِ؟ قَالَ: فَأَهْوَى بِيَدِهِ يَضَعُ يَدَهُ عَلَيْهَا لِتَسْكُنَ، فَقَالَتْ: أَعُوذُ بِاللَّهِ مِنْكَ، قَالَ: قَدْ عُذْتِ بِمُعَاذٍ، ثُمَّ خَرَجَ عَلَيْنَا، فَقَالَ: يَا أَبَا أُسَيْدٍ، اكْسُهَا رَازِقِيَّتَيْنِ وَأَلْحِقْهَا بِأَهْلِهَا".

سیدنا ابو اسید رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نکلے اور ایک باغ کی طرف چلے، جس کا نام شوط تھا، ہم دو باغات کے پاس پہنچے، تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: یہاں بیٹھ جائیں، خود اندر چلے گئے، جونیہ (عورت) کو لایا گیا اور اُمیمہ بنت نعمان بن شراحیل کے کھجوروں کے گھر میں بٹھا دیا گیا، اس کے ساتھ اس کی دیکھ بھال کرنے والی دائی بھی تھی، جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اس کے پاس تشریف لے گئے، تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اپنا جسم مجھے ہبہ کر دیں۔ وہ کہنے لگی: ملکہ نے بھی کبھی رعیت کو اپنا جسم ہبہ کیا ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا ہاتھ جھکایا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم اس پر ہاتھ رکھ کر اسے سکون پہنچانا چاہتے تھے، تو اس نے کہا: میں آپ سے اللہ کی پناہ میں آتی ہوں، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: آپ نے بہت بڑی ذات کی پناہ حاصل کی ہے۔ پھر (باہر) ہمارے پاس آئے اور فرمایا: ابو اسید! انہیں دو کپڑے دے دیں اور انہیں ان کے گھر پہنچا دیں۔

(المنتقی ابن الجارود، حدیث نمبر۔758)

جونیہ کا قصہ حدیث کی دیگر کتب میں بھی آیا ہے، ملاحظہ کیجئے:

سنن نسائی میں ہے:

جونیہ یا کلابیہ کی حدیث

حدیث:

أَخْبَرَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ حُرَيْثٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا الْأَوْزَاعِيُّ، قَالَ: سَأَلْتُ الزُّهْرِيَّ عَنِ الَّتِي اسْتَعَاذَتْ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: أَخْبَرَنِي عُرْوَةُ، عَنْ عَائِشَةَ: "أَنَّ الْكِلَابِيَّةَ لَمَّا دَخَلَتْ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَتْ: أَعُوذُ بِاللَّهِ مِنْكَ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "لَقَدْ عُذْتِ بِعَظِيمٍ الْحَقِي بِأَهْلِكِ".

اوزاعی کہتے ہیں کہ میں نے زہری سے اس عورت کے متعلق سوال کیا جس نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے (بچنے کے لیے، اللہ کی) پناہ مانگی تھی تو انہوں نے کہا: عروہ نے مجھ سے عائشہ رضی اللہ عنہا کی یہ روایت بیان کی ہے کہ کلابیہ (فاطمہ بنت ضحاک بن سفیان) جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے آئی اور کہہ بیٹھی «أعوذ باللہ منک» ”میں آپ سے اللہ کی پناہ مانگتی ہوں“ تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے (فوراً) کہا تم نے تو بہت بڑی ذات گرامی کی پناہ مانگ لی ہے، جاؤ اپنے گھر والوں کے پاس چلی جاؤ۔

(سنن نسائی، حدیث نمبر: 3446)

یہ حدیث ذرا وضاحت کے ساتھ صحیح بخاری میں بھی موجود ہے، ملاحظہ کیجئے:

حدیث:

حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ غَسِيلٍ، عَنْ حَمْزَةَ بْنِ أَبِي أُسَيْدٍ، عَنْ أَبِي أُسَيْدٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: "خَرَجْنَا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى انْطَلَقْنَا إِلَى حَائِطٍ يُقَالُ لَهُ: الشَّوْطُ، حَتَّى انْتَهَيْنَا إِلَى حَائِطَيْنِ فَجَلَسْنَا بَيْنَهُمَا، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اجْلِسُوا هَا هُنَا، وَدَخَلَ وَقَدْ أُتِيَ بِالْجَوْنِيَّةِ، فَأُنْزِلَتْ فِي بَيْتٍ فِي نَخْلٍ فِي بَيْتِ أُمَيْمَةَ بِنْتِ النُّعْمَانِ بْنِ شَرَاحِيلَ وَمَعَهَا دَايَتُهَا حَاضِنَةٌ لَهَا، فَلَمَّا دَخَلَ عَلَيْهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: هَبِي نَفْسَكِ لِي، قَالَتْ: وَهَلْ تَهَبُ الْمَلِكَةُ نَفْسَهَا لِلسُّوقَةِ؟ قَالَ: فَأَهْوَى بِيَدِهِ يَضَعُ يَدَهُ عَلَيْهَا لِتَسْكُنَ، فَقَالَتْ: أَعُوذُ بِاللَّهِ مِنْكَ، فَقَالَ: قَدْ عُذْتِ بِمَعَاذٍ، ثُمَّ خَرَجَ عَلَيْنَا، فَقَالَ: يَا أَبَا أُسَيْدٍ، اكْسُهَا رَازِقِيَّتَيْنِ وَأَلْحِقْهَا بِأَهْلِهَا".

ترجمہ: ” حضرت ابواسید رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم نبی کریم صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے ہمراہ باہر نکلے، یہاں تک کہ ہم ایک باغ میں پہنچے جس کو شوط کہا جاتا تھا، حتیٰ کہ ہم دو دیواروں کے پاس جا کر بیٹھ گئے۔ پس نبی کریم صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا کہ یہیں بیٹھے رہنا اور آپ داخل ہو گئے۔ وہاں جونیہ لائی گئی۔ پس آپ ایک کھجور کے گھر میں اُترے جو امیمہ بنت نعمان بن شراحیل کا گھر تھا اور اس کے ساتھ اس کی آیا بھی تھی۔ جب نبی کریم صلی اللہ علیہ والہ وسلم اس کے پاس داخل ہوئے تو فرمایا: اپنے آپ کو میرے سپرد کر دو۔ کہنے لگی کہ کہیں ملکہ بھی اپنے آپ کو کسی بازاری کے سپرد کر سکتی ہے۔ راوی کا بیان ہے کہ آپ نے اپنا دستِ مبارک بڑھایا تاکہ اس کے سر پر رکھ کر تسکین دیں لیکن اس نے کہا: میں آپ سے اللہ کی پناہ مانگتی ہوں۔ پس آپؐ نے فرمایا: تم نے اس کی پناہ لی، جس کی پناہ لی جاتی ہے۔ پھر آپؐ ہمارے پاس باہر تشریف لے آئے اور فرمایا: اے ابواسید! اس کو رازقی کپڑے کے دو جوڑے دے کر اس کے گھر والوں کے پاس پہنچا دو۔“

(صحیح بخاری جلد سوم کتاب الطلاق حدیث نمبر 238 صفحہ نمبر 126، انٹرنیشنل نمبر 5255)

قاری محمد حنیف ڈار صاحب نے مجوسیوں کے اس منگھڑت قصے کی قلعی اس تفصیل سے کھولی ہے کہ حقیقت روز روشن کی طرح نکھر کر سامنے آجاتی ہے، قاری صاحب فرماتے ہیں:

طریقۂ واردات،،،

وکیل جب کارتوس برآمدگی کے گواہ کو گواہی پڑھاتے ہیں تو اس کو بڑی اچھی طرح سمجھاتے ھیں کہ اس نے یہ کہنا ہے کہ "جناب اے ایس آئی صاحب نے فائر شدہ کارتوس موقع واردات سے اٹھائے اور ان کو سیل کیا اور محفوظ کر لیا

" یعنی آپ نے کارتوس سیل ہونا اپنے بیان میں کہنا ہے تو گواھی کارآمد ہونی ھے ورنہ گواہی مسترد ہو جائے گی،، اگر گواہ اپنے بیان میں کرانا بھول جائے تو،، پھر ہم اس کو جرح کے دوران وہی کہنے کا طریقہ بتاتے ہیں کہ ،جب میں تم سے پوچھوں کہ تفتیشی نے Seal تمہارے سامنے کارتوس اٹھائے تھے؟ تو تم نے میرے مینشن کیئے بغیر خود سے کہہ دینا ہے کہ "جی جناب نہ صرف اٹھائے تھے بلکہ

میرے سامنے سیل بھی کیئے تھے،، مگر جج بھی وکیل رہ کر آیا ہوتا ھے اسے معلوم ہے کہ اصل بیان الگ چیز ہے اور جرح الگ چیز ہے عدالت فیصلہ گواہی پر کرتی ھے،،

حدیث بنانے والے جب ادھوری حدیث بنا کر پھنس جاتے ہیں اور اس کے نتیجے میں پیدا ہونے والے سوالوں کے جواب نہیں دے سکتے تھے، اسی حدیث کو اب کسی اور راوی اور موضوع کے نام پر دوسری جگہ بیان کرتے ہیں جس مین پچھلی حدیث کے Blanks کو Fill کرنے کی کوشش کرتے ہیں، اس طرح ایک ہی بات تین چار یا دس پندرہ حدیثوں میں کچھ سے کچھ ہو جاتی ھے،،،

نیز بعد والے جب ایک ہی موضوع پر 8، یا 10 حدیثیں دیکھ لیتے ہیں تو پریشان ہو کر کہتے ھیں کہ واقعہ اتنے طرق سے روایت ہو رہا ہے کہ تواتر کو پہنچ گیا لہذا کچھ ناں کچھ سچائی تو اس میں ضرور ہے یوں کسی بھی جھوٹ کو کچھ ناں کچھ کے نام سے فلوٹ کیا جا سکتا ہے

نبئ کریم ﷺ کی ساری شادیوں کا ایک دردناک بیک گراؤنڈ ہے اور ان میں سے ہر شادی کا ایک قصہ ہے جس میں ایک سلیم الفطرت انسان کا دل پکار پکار کر کہنے لگ جاتا ہے کہ کاش اللہ کے رسول ﷺ مداخلت کر کے اس خاتون سے شادی کر لیں، اے کاش،، اور الحمد للہ نبئ کریم ﷺ بالکل ایک سلیم الفطرت انسان کے ضمیر کی آواز کے مطابق عمل کرتے ہیں،، مگر نبئ کریم ﷺ کے وصال سے پہلے اور متصل پہلے مرض الوفات کے دوران ہی دو شادیاں اور ایک طلاق کچھ اس شان سے کرائی گئ ہے کہ سوائے یہ کہنے کے اور کوئی چارہ کار نہیں رہتا کہ منافقین نبئ کریم ﷺ کی وفات کے بعد وہ وار کرنے میں کامیاب ہو گئے جسے وہ آپ کی زندگی میں ہزار بار کوشش کر کے بھی نہیں کر سکے تھے،،

میرا خدا گواہ ہے مجھے امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ سے نہ کوئی عداوت ہے اور نہ مجھے ان کی نیت پر کوئی شک وشبہ ہے اور نہ میں ان کی مساعی کا منکر ہوں،، مجھے ان پر ترس آتا ہے کہ کس طرح ایک سیدھے سادے بندے کو نشانہ بنایا گیا ہے،، جب امام بخاری حدیث کے میدان میں تشریف لائے تو میدانِ تزویر سج چکا تھا،، ثقہ وغیر ثقہ طے ہو چکے تھے اور منافقین کی ٹولی اپنے بندے ٹھیک مورچوں پر بٹھانے میں کامیاب ہو چکے تھے،، امام بخاری مجبور تھے کہ وہ سابقہ لوگوں کے ثقہ کو ثقہ مانیں،، امام بخاریؒ نے اصول بنایا تھا کہ جب تک راوی کی اپنے شیخ سے ملاقات ثابت نہ ہو تب تک اس کی روایت نہیں لینی،، یعنی مرسل روایت نہیں لینی، مگر محدثین میں اس پر اتفاق ہونے کے باوجود کہ ابن شہاب زہری کی حضرت عروہ ابن زبیرؓ سے ملاقات ثابت نہیں، وہ ان کی بیسیوں مرسل راویتیں اپنی کتاب میں لینے پر مجبور ہو گئے یہاں تک کہ اتنی کچی بات کہ " ہم تک خبر پہنچی ہے کہ رسول اللہ ﷺ خودکشی کے لئے بار بار پہاڑ پر چڑھ جایا کرتے تھے" امام صاحب نے اپنے رسول ﷺ پر اتنا بڑا بہتان مجرد زہری کے کہنے پر لگا دیا کیونکہ زھری کی علمی دھاک مسلم ہو چکی تھی،،، جبکہ جس کے دل میں خودکشی کا خیال تک آ جائے اسے کبھی رسول نہیں مانا جا سکتا کیونکہ یہ ایسے مرض کی علامت ہے جس میں آوازیں اور خیالی شخصیات نظر آنا ثابت ہے،،

امام مسلم نے تو اصول ہی یہ بنایا تھا کہ بندہ ہم عصر ہونا چاہئے تو ہم اس کی راویت اس گمان پر لے لیں گے کہ ملاقات ہوئی ہو گی،، اس وقت جو 20 کروڑ پاکستانی ہیں جو کہ پرویز مشرف کے ہم عصر ہیں وہ دعوی کر سکتے ہیں کہ ان کی پرویز مشرف سے ملاقات ہوئی تھی اور

اس نے یہ یہ رازان کے سامنے اگلے تھے اور کارگل کی ساری اسٹریٹیجی ان کو کھول کر سمجھائی تھی اور شہید ھونے والے پاکستانیوں کے نام بھی بتائے تھے، کم از کم پنڈی اسلام آباد کے لوگ تو 100 فیصد یقین کے ساتھ یہ دعوی کر سکتے ہیں کیونکہ وہ ایک ہی شہر میں رہے ہیں،،،،،،

نبئ کریم ﷺ کے وصال سے متصل پہلے نازل ھونے والی سورت توبہ کی آیت ۱۰۱ میں منافقین کی چالیس دشمنیاں اور نبئ پاک ﷺ کو شہید کرنے کی کوشش، استہزاء، نبئ کو صرف "اذن" کہہ کر پکارنا کہ صرف کان ہی کان ہیں ان کے درمیان عقل نام کی چیز نہیں معاذاللہ ثمہ معاذاللہ،، مسلمانوں کی غربت کا مذاق اڑانا،، پھر اچانک نبئ کریم ﷺ کے وصال کے ساتھ ہی منافقین کے تذکرے یوں غائب ہوئے گویا منافقین کو زمین کھا گئی یا آسمان کھا گیا،،، حقیقت یہ ھے کہ یہ منافقین اس قدر ماہر تھے کہ ان کو عام مسلمان تو دور کی بات خود نبئ کریم ﷺ نہیں پہچان سکتے تھے، اللہ پاک نے بیان کیا ھے کہ مدینے کے اندر اور مدینے کے باہر اعراب نفاق سے بھرے پڑے ہیں " مردوا علی النفاق، لا تعلمھم، نحن نعلمھم ،،" یہ لوگ نفاق کے ماہر ہو چکے ہیں آپ بھی ان کو نہیں پہچان سکتے ہم ہی ان کو جانتے ہیں" چنانچہ جو لوگ نبی کریم ﷺ کو کامیابی سے دھوکا دے لیتے تھے وہ اگر امام بخاری کے لئے ایسا دام ہمرنگ زمیں بچھا گئے اور امام بخاری ان سے دھوکا کھا گئے تو اس مین تعجب کی کیا بات ہے ؟ کیا امام بخاری نبئ کریم ﷺ سے زیادہ صاحب بصیرت اور عرب کلچر سے واقف تھے ؟؟ ایک سیدھا سادا دیہاتی پہاڑوں سے اتر کر آتا ہے اور لوگوں کی نمازیں روزے دیکھ کر دھوکہ کھا جاتا ہے تو کوئی تعجب کی بات نہیں بلکہ ان کو تو بنے بنائے تقوے کے بت پکڑائے گئے ہیں کہ فلاں ثقہ ہے اور فلاں امیر المومنین فی الحدیث ہے،،

خیر نبئ کریم ﷺ کو پتہ تھا کہ آپ ﷺ کی وفات بالکل قریب ھے-جو ھستی میدانِ عرفات میں یہ اعلان کر کے آئی تھی کہ "لوگو میری باتیں غور سے سننا اور میرے عمل کو غور سے دیکھنا، مجھ سے حج کے مناسک سیکھ لو کہ اس کے بعد میں نے اور تم نے اس میدان میں کبھی نہیں ملنا، اس کے بعد پورا حج، رمءِ جمار، طوافِ کعبہ، صفا اور مروہ سب کچھ اونٹنی پر ہی کیا تا کہ امت ایک دو لوگوں سے نہ سنے سارا مجمع مجھے حج کرتے ہوئے، حجر اسود کو چوم کر طواف شروع کرتے اور باقی چھ چکروں میں صرف اشارے سے استلام کرتے ہوئے دیکھ لے،، رسول اللہ ﷺ چاہتے تو 7 کے 7 چکروں میں حجرِ اسود کو چوم سکتے تھے مگر جانتے تھے کہ پھر امت میں 7 چکروں میں حجرِ اسود کو چوم کر طواف کر فرض سمجھ لیا جائے گا اور امت کچل جائے گی،، جس نبی ﷺ نے بیٹی کو بھی بتا دیا کہ میرے وصال کے بعد سب سے پہلے تم مجھے آ کر ملو گی، جس نبی ﷺ نے ازواج کو بتا دیا کہ تم میں لمبے ہاتھ والی سب سے پہلے آ کر مجھے ملے گی، ازاوجؓ ہاتھ ملا ملا کر ناپتی رہیں مگر پتہ چلا لمبے ہاتھ سے مراد زیادہ صدقہ خیرات کرنے والی مراد تھی،، وہ نبی ﷺ جس پر مرض الوفات نے پنجے جما لیئے ہیں اور کندھوں کا سہارا لے کر نماز کے لئے جاتے ھیں،، یہ انہی کی دو شادیاں اور ایک طلاق ایک ہی دن اور چند گھنٹوں کے اندر ھوتی ہیں، اور کس طرح ہوتی ہیں، اللہ کی قسم میرے پاس الفاظ ختم ھو گئے ہیں اس کو بیان کرنے کے لئے،، اللہ کے بندو، یہ کیچڑ کس نبی ﷺ پر اچھالا گیا ھے ؟ جس پر زندگی بھر اور پھر پوری دعوت اور نزولِ قرآن کے دوران کافروں کے ہر خسیس حملے کے جواب میں اللہ نے اپنے نبی ﷺ کے کردار پر حرف نہیں آنے دیا،، کافروں نے استہزاء کیا تو اللہ نے یہ نہیں فرمایا کہ اے نبی ﷺ تم بھی تمسخر اڑا لو، فرمایا " **ویسخرون من الذین آمنوا** ،، **سخر اللہ منھم** ،، اللہ ان سے تمسخر کرتا ہے (رسول ﷺ نہیں) **یخادعون اللہ والذین آمنوا** ،، یہ اللہ کو

اور مومنوں کو دھوکہ دیتے ھیں تو جواب میں فرمایا "الله خادعهم "اللہ ان کو دھوکا دیتا ہے (رسول ان کو دھوکا نہیں دیتا) تباًلک جب کہا ابولہب نے تو اللہ نے فرمایا تبت یدا ابی لھبٍ و تب،، ٹوٹیں ہاتھ ابولہب کے اور ٹوٹ گئے،، میرے نبی ﷺ کے کیوں ٹوٹیں،، یہ نہیں کہا کہ اے نبی ﷺ آپ بھی گالی دے لو،، آپ بھی بددعا دے لو،، آپ بھی ان کو دم کٹا اور بے نسل کہہ لے،، خود فرمایا "ان شانئك هو الابتر "آپ دشمن ہی دم کٹا اور بے نسل ہے کہ اس کا نام لیوا کوئی نہیں ہوگا، پورے قرآن میں دیکھ لو اللہ پاک نبی پاک ﷺ کے اخلاق کی قسمیں کھاتا ھے، گالی کا جواب خود دیتا ہے، بددعا کا جواب خود دیتا ہے،، مگر نبی ﷺ کے دامن پر گالی اور بددعا کا دھبہ نہیں لگنے دیتا کیونکہ یہ کردار، یہ سیرت، یہ ھستی قیامت تک اس انسانیت پر اللہ کی حجت اور دعوت و تبلیغ کا محور ھے،،،

حضرت عیسی علیہ السلام نے چور کو رنگے ہاتھوں پکڑ لیا،، اس نے اللہ کی قسم کھالی،، آپ نے فرمایا میں ایمان لایا اپنے اللہ پر اور جھٹلاتا ہوں اپنی آنکھوں کو،،، اللہ کا نام سامنے آجانے پر یہ نہیں کہا کہ اللہ کو رہنے دو میں نے اپنی آنکھوں سے دیکھا ہے،، اللہ کے بندو حضرت عیسی علیہ السلام اپنی آنکھوں کو جھٹلا دیتے ہیں، یہ کیسا ایمان بالرسالت ہے کہ ہر عیب تمہارے رسول ﷺ میں سے برآمد کیا جا رہا ہے اور آپ آمنا و صدقنا کہتے چلے جا رہے ہیں اس لئے کہ راوی طاقتور ہیں، راوی قابل بھروسہ ہیں،، میرے لئے میرے نبی ﷺ اور نبی ﷺ کے کردار و سیرت پر میرا ایمان خدا کے بعد سب زیادہ بھروسے کی چیز ہے،، میں اپنے سے زیادہ کسی ثقاوت کا پابند نہیں،، رہ گئے راوی تو ان کی تفصیل بھی آنے کو ہے کہ کس طرح خاندان اور نسل تک تبدیل کی گئ علاقہ اور رہائش تک جعلی بنا کر ثقہ ترین راوی تیار کیا گیا جس نے اسلام کو ویسا ہی نقصان پہنچایا جیسا سینٹ پال نے عیسائیت کو پہنچایا تھا،

ذرا یہ بیان پڑھیۓ،،،

ذُكِرَ لِلنَّبِيِّ صلى الله عليه وسلم امْرَأَةٌ مِنَ الْعَرَبِ، فَأَمَرَ أَبَا أُسَيْدٍ السَّاعِدِيَّ أَنْ يُرْسِلَ إِلَيْهَا، فَأَرْسَلَ إِلَيْهَا،) فَقَدِمَتْ فَنَزَلَتْ فِي أُجُمِ بَنِي سَاعِدَةَ، فَخَرَجَ النَّبِيُّ صلى الله عليه وسلم حَتَّى جَاءَهَا، فَدَخَلَ عَلَيْهَا، فَإِذَا امْرَأَةٌ مُنَكِّسَةٌ رَأْسَهَا، فَلَمَّا كَلَّمَهَا النَّبِيُّ صلى الله عليه وسلم قَالَتْ: أَعُوذُ بِاللَّهِ مِنْكَ. فَقَالَ: قَدْ أَعَذْتُكِ مِنِّي. فَقَالُوا لَهَا: أَتَدْرِينَ مَنْ هَذَا؟ قَالَتْ: لاَ. قَالُوا هَذَا رَسُولُ اللَّهِ صلى الله عليه وسلم جَاءَ لِيَخْطُبَكِ. قَالَتْ: كُنْتُ أَنَا أَشْقَى مِنْ ذَلِكَ. فَأَقْبَلَ النَّبِى صلى الله عليه وسلم يَوْمَئِذٍ حَتَّى جَلَسَ فِي سَقِيفَةِ بَنِي سَاعِدَةَ هُوَ وَأَصْحَابُهُ، ثُمَّ قَالَ: اسْقِنَا يَا سَهْلُ. فَخَرَجْتُ لَهُمْ بِهَذَا الْقَدَحِ فَأَسْقَيْتُهُمْ فِيهِ، فَأَخْرَجَ لَنَا سَهْلٌ ذَلِكَ الْقَدَحَ فَشَرِبْنَا مِنْهُ. قَالَ: ثُمَّ اسْتَوْهَبَهُ عُمَرُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ بَعْدَ ذَلِكَ فَوَهَبَهُ لَهُ)

یہ بخاری شریف کی حدیث ہے جو کتاب الاشربہ میں درج ہے کہ جس میں پانی پینے اور پیالے کا ذکر ہے،،

نبیٔ کریم ﷺ کی مجلس میں نبیٔ کریم ﷺ سے عرب کی ایک عورت (کے حسن و جمال) کا ذکر کیا گیا، تو آپ نے ابا اسید الساعدی کو حکم دیا کہ اس کو لانے کے لئے بندہ بھیجو،،، تو انہوں نے بندہ بھیج دیا،، تو وہ عورت آگئی اور بنی ساعدہ کے قلعوں میں اتاری گئی— چنانچہ نبی کریم ﷺ اس سے ملاقات کے لئے نکلے یہاں تک کہ اس کے پاس آئے اور اس والے کمرے میں داخل ہو گئے، دیکھا کہ ایک عورت سر

نیچے کپیئے بیٹھی ھے ،جب نبی کریم ﷺ نے اس سے بات شروع کی تو اس نے کہا کہ میں اللہ کی پناہ چاہتی ہوں آپ سے ــ اس پر آپ نے فرمایا کہ تمھیں مجھ سے اللہ کی پناہ مل گئی اور وھاں سے نکل آئے ،جب حضور ﷺ نکل آئے تو لوگوں نے اس کو بولا کہ تمھیں پتہ ہے یہ کون تھے ؟ یہ رسول اللہ تھے جو تم سے شادی کرنے آئے تھے ،،اس نے کہا کہ میں اس معاملے میں بدبخت ہی ہوں ،اس کے بعد آپ آ کر ساتھیوں سمیت سقیفہ بنی ساعدہ میں تشریف فرما ہوئے اور فرمایا کہ اے سہل مجھے کچھ پینے کو دو تو میں ان کے لئے یہ پیالہ نکال کر لایا ،جس میں آپ ﷺ کو پانی پلایا، سہل نے وہ پیالا نکال کر دکھایا تو ہم سب نے اس میں پانی پیا، پھر عمر بن عبدالعزیز نے آپ ﷺ سے وہ پیالہ مانگ لیا اور آپ نے اس کو ہبہ کر دیا،،

1۔سب سے پہلے اس بات کا تصور کریں کہ نبی کریم ﷺ کی مجلس میں لوگوں کی بہو بیٹیوں کے حسن کے چرچے ہوتے ہونگے ؟

2۔پھر یہ چرچا سنتے ہی نبی کریم ﷺ بندے کی ڈیوٹی لگاتے ہیں کہ منگوا لو اسے ،،،؟ کہیں نکاح کا ذکر ہے ؟ کہیں اس کے ولی سے بات چلانے کا ذکر ہے ؟اس کو تو یہ تک پتہ نہیں کہ اس کے حجلہ عروسی میں آیا کون ہے ،،؟ نکاح تو ابھی ہونا تھا ابھی تو وہ صرف منگوائی گئی ہے ،، کمرے میں جا کر نکاح کی شرائط طے ہوتی ہیں ،،اسی واقعے کی اب مزید تفصیلات دیکھئے ،،

3.خَرَجْنَا مَعَ النَّبِيِّ صلى الله عليه وسلم حَتَّى انْطَلَقْنَا إِلَى حَائِطٍ يُقَالُ لَهُ الشَّوْطُ ، حَتَّى انْتَهَيْنَا إِلَى حَائِطَيْنِ ، فَجَلَسْنَا بَيْنَهُمَا ، فَقَالَ النَّبِيُّ صلى الله عليه وسلم : اجْلِسُوا هَا هُنَا . وَدَخَلَ وَقَدْ أُتِيَ بِالْجَوْنِيَّةِ ، فَأُنْزِلَتْ فِي بَيْتٍ فِي نَخْلٍ فِي بَيْتٍ أُمَيْمَةُ بِنْتُ النُّعْمَانِ بْنِ شَرَاحِيلَ ، وَمَعَهَا دَايَتُهَا حَاضِنَةٌ لَهَا ، فَلَمَّا دَخَلَ عَلَيْهَا النَّبِيُّ صلى الله عليه وسلم قَالَ : هَبِي نَفْسَكِ لِي .

4۔قَالَتْ : وَهَلْ تَهَبُ الْمَلِكَةُ نَفْسَهَا لِلسُّوقَةِ . قَالَ : فَأَهْوَى بِيَدِهِ يَضَعُ يَدَهُ عَلَيْهَا لِتَسْكُنَ . فَقَالَتْ : أَعُوذُ بِاللَّهِ مِنْكَ . فَقَالَ : قَدْ عُذْتِ بِمَعَاذٍ ثُمَّ خَرَجَ عَلَيْنَا ، فَقَالَ : يَا أَبَا أُسَيْدٍ اكْسُهَا رَازِقِيَّتَيْنِ وَأَلْحِقْهَا بِأَهْلِهَا

یہ بھی بخاری کی روایت ہے کہ ہم نبی کریم ﷺ کے ساتھ نکلے یہاں تک کہ ایک حویلی کے پاس رکے جسے الشوط کہتے تھے جب ہم دو دیواروں کے بیچ پہنچے تو رسول اللہ ﷺ سمیت سب ان کے درمیان بیٹھ گئے ، پھر رسول اللہ ﷺ نے کہا تم لوگ یہاں بیٹھو اور جونیہ کے یہاں داخل ہو گئے ،وہ امیمہ بنت النعمان بن شراحیل کے باغ میں اتاری گئی تھی اس کے ساتھ اس کی دایہ تھی (واضح رہے کہ اس حدیث میں جونیہ عورت الگ ہے مدینے کے باہر سے بلائی گئی ہے اور امیمہ بنت شراحیل کے گھر اس کی بارات اتاری گئی ہے ، جس میں ابھی اس کا نکاح بھی نہیں ہوا ، مگر تھوڑی دیر بعد آپ دیکھیں گے کہ یہ جونیہ شونیہ کوئی نہیں تھی اسی امیمہ بنت شراحیل کو ہی دلہن ثابت کیا جائے گا ، لہذا وہ قصہ کہ عرب کی کسی عورت کے حسن و جمال کا چرچا ہوا تو حضور ﷺ نے فرمایا کہ اس کو لانے کے لئے بندہ بھیجو خود بخود ایک جھوٹ ثابت ھو گا)

جب نبی کریم ﷺ اس کے حجرے میں داخل ھوئے تو کہا کہ اپنا آپ مجھے ہبہ کر دو ،،اس نے کہا بھلا کوئی ملکہ کسی عام آدمی "السوقہ" کو اپنا آپ ہبہ کرتی ہے ؟ پس آپ ﷺ نے اس کی وحشت دور کرنے کے لئے ہاتھ اس پر رکھا ہی تھا کہ اس نے کہا کہ میں تجھ سے اللہ کی

پناہ چاہتی ہوں، اس پر آپ ﷺ نے فرمایا کہ تونے اس کی پناہ لے لی ہے جس کی پناہ دی جاتی ہے، پھر ہماری طرف نکلے اور کہا کہ اے ابا اسیدؓ اس کو جوڑا کپڑوں کا دے کر اس کے گھر والوں کے پاس چھوڑ آؤ،،

اتنا اہم قصہ ھوا اور فاروقیؓ اور صدیقیؓ خاندان منافقوں کے وار سے بچ جائے،،

کہا گیا کہ جناب اس بیچاری کو تو حفصہؓ اور عائشہؓ نے پٹی پڑھائی تھی اور غلط راہ پر لگایا تھا، ان دونوں میں سے ایک اس کو مہندی لگا رہی تھی اور دوسری اس کے بال بنا رہی تھی اور اس کو کہہ رہی تھیں کہ رسول اللہ ﷺ ایسی عورت کو بالکل پسند نہیں کرتے جو فوراً اپنا آپ سونپ دے، بلکہ نخرے کرنے والی کو پسند کرتے ہیں لہذا جب وہ تمہارے پاس آئیں تو کہنا اعوذ باللہ منك،،، یہ جملہ رسول اللہ ﷺ کو بہت پسند ہے، لہذا وہ بیچاری ان دونوں کے بہکاوے میں آ گئی اور کہہ بیٹھی، بعد میں جب رسول اللہ ﷺ کو اس بارے میں بتایا گیا کہ اس عورت نے آپ کی بے عزتی حفصہؓ اور عائشہؓ کے پٹی پڑھانے کی وجہ سے کی تھی تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ "یہ دونوں یوسف والی عورتیں ہیں" کونسی ذرا قرآن سے پوچھ لیجئے "فلما سمعت بمکرھن" جب زلیخا نے ان کے مکر کے بارے میں سنا،، یوسف بادشاہ کو کہتے ہیں "ان ربی بکیدھن علیم "میرا رب ان کی چال سے بخوبی واقف ہے،،، اس کا نام ہے تبرہ،، اے ایمان والو،، جنید جمشید کے ایک جملے پر توہین کے فتوے دینے والو تمہاری کتابوں میں ازواج النبی ﷺ، ابو بکرؓ و عمرؓ کی بیٹیوں اور امت کی ماؤں کو مکار اور چالباز کہا جا رہا اور کیسی (سیاسی تلمیح کے ساتھ کہ تمہیں ذرا بھی کڑوا نہیں لگا" انھن صواحب یوسف

ابھی آگے مزید بہت کچھ باقی ہے مگر جو باقی ہے وہ اسی واقعے کے بطن سے نکلا ہے جب اس کی ماں ہی ثابت نہیں ہو گی تو بیٹی کا وجود خود بخود ہوا ہو جائے گا،،

پہلے جو عبارت امہات المومنینؓ کے بارے میں لکھی ہے اس کا عربی متن ملاحظہ فرمالیجئے،،

رواها ابن سعد أيضا في "الطبقات" (8م145) قال: أخبرنا هشام بن محمد بن السائب، عن أبيه، عن أبي صالح ،عن بن عباس قال: (تزوج رسول الله صلى الله عليه وسلم أسماء بنت النعمان، وكانت من أجمل أهل زمانها وأشبهم ،قال فلما جعل رسول الله يتزوج الغرائب قالت عائشة: قد وضع يده في الغرائب يوشكن أن يصرفن وجهه عنا .وكان خطبها حين وفدت كندة عليه إلى أبيها ،فلما رآها نساء النبي صلى الله عليه وسلم حسدنها ،فقلن لها: إن أردت أن تحظى عنده فتعوذي بالله منه إذا دخل عليك .فلما دخل وألقى الستر مد يده إليها ،فقالت: أعوذ بالله منك .فقال: أمن عائذ الله! الحقي بأهلك)

وروى أيضا قال: أخبرنا هشام بن محمد، حدثني ابن الغسيل، عن حمزة بن أبي أسيد الساعدي، عن أبيه -وكان بدريا- قال: (تزوج رسول الله أسماء بنت النعمان الجونية ،فأرسلني فجئت بها ،فقالت حفصة لعائشة أو عائشة لحفصة: اخضبيها أنت وأنا أمشطها ،ففعلن، ثم قالت لها إحداهما: إن النبي، صلى الله عليه وسلم يعجبه من المرأة إذا دخلت عليه أن تقول أعوذ بالله منك .فلما دخلت عليه وأغلق الباب وأرخى الستر مد

يده إليها فقالت: أعوذ بالله منك. فتال بكمه على وجهه فاستتر به وقال: عذت معاذا، ثلاث مرات. قال أبو أسيد ثم خرج على فقال: يا أبا أسيد ألحقها بأهلها ومتعها برازقيتين، يعني كرباستين، فكانت تقول: دعوني (الشقية

يرويها ابن سعد في الطبقات (144/8) بسنده عن سعيد بن عبد الرحمن بن أبزى قال: (الجونية استعاذت من رسول الله صلى الله عليه وسلم وقيل لها: هو أحظى لك عنده. ولم تستعذ منه امرأة غيرها، وإنما خدعت لما رؤي من جمالها وهيئتها، ولقد ذكر لرسول الله من حملها على ما قالت لرسول الله، فقال رسول الله صلى الله (عليه وسلم: إنهن صواحب يوسف.

یہ عورت کون تھی،اس کے بارے میں سات اقوال ہیں اور زیادہ تر کے نزدیک یہ امیمہ بنت شرحبیل خود تھی جس کے باغ میں اس نام نہاد بادشاہ کی بیٹی کو اتارا گیا تھا جس کے جمال کے قصے نے نبیؐ کریم ﷺ کو اسے بلانے پر آمادہ کیا تھا،،نہ کوئی ایسی عورت تھی نہ کوئی قصہ مجلس میں بیان ہوا،نہ وہ لائی گئی اور نہ نبیؐ کریم ﷺ اس کے پاس گئے اور نہ اس نے وہ توہین آمیز جملہ کہا کہ "کوئی ملکہ کسی بازاری یا" لے مین " یا عام آدمی کو اپنا آپ کیونکر سونپ سکتی ھے،،جب امیمہ خود مدینے کی تھی تو رسول اللہ ﷺ سارے مدینے کو جانتے تھے،، عرب کی ایک عورت کا ذکر ہوا والی بات سب جھوٹ ثابت ہو گئی،اور امیمہ والی بات بھی جھوٹ ثابت ہو گئی کیونکہ وہی میزبان اور وہی دلہن،،؟ الجبرے کے کر اس نے آمنے سامنے کے دونوں واقعات کو جھوٹ ثابت کر دیا،،امام بخاری اس کو لائے تھے یہ ثابت کرنے کے لئے کہ طلاق آمنے سامنے بھی دی جا سکتی ھے اور دو کپڑوں میں عورت کو رخصت بھی کیا جا سکتا ہے، مگر جب وہ نکاح ہی جونیہ سے ثابت نہیں ہوا، تو طلاق کیسے ثابت ہو گئی؟ وہ کیسا بادشاہ تھا جس نے بیٹی کو یہ بتائے بغیر اونٹ پر لاد کر بھیج دیا کہ اس کا نکاح کس کے ساتھ ہو رہا ہے،اور بیٹی سے جو حشر منافقین نے رسول اللہ ﷺ کا کروایا اور ہم جس کا ہر سال دورہ کرتے ہیں وہ سب کے سامنے ہے؟

اختلف العلماء في اسم هذه المرأة على أقوال سبعة، ولكن الراجح منها عند أكثرهم هو: "أميمة بنت النعمان بن شراحيل المدنيه" كما تصرح رواية حديث أبي أسيد. وقيل اسمها أسماء

اگلی حدیث کے مطابق نبیؐ کریم ﷺ جب اس جونیہ عورت کے پاس سے نکلے تو بڑے غصے اور افسوس کی کیفیت میں تھے کہ باہر ایک اور صاحب سے ٹکراؤ ہوا جس نے کہا کہ آپ غمگین نہ ہوں میرے پاس اسے سے زیادہ صاحب نسب و جمال عورت ہے، حضور ﷺ نے پوچھا کہ وہ کون ہے؟اس نے کہا کہ میری بہن ہے،،آپ ﷺ نے فرمایا کہ "میں نے اس سے نکاح کیا" اشعث اپنی بہن کو لانے یمن چلا گیا اور رسول اللہ ﷺ کا مرض زور کر گیا،اور آپ کی رحلت ہو گئی،،اشعث اور اس کی بہن ابھی رستے میں ہی تھے کہ رسول اللہ ﷺ کے انتقال کی خبر ان کو ملی جس پر بہن اور بھائی دونوں مرتد ہو کر واپس چلے گئے،یوں ایک ام المومنین قتیلہ رخصتی سے پہلے مرتد ہو گئی، جب میں جب فتنہ ارتداد ٹھنڈا ہوا تو اس نے ایک اور شخص سے شادی کر لی، جبکہ دوسری روایت میں عکرمہ بن ابی جہل سے شادی کر لی ،جس پر ابوبکر صدیقؓ نے عکرمہ کو حد لگانے کی فیصلہ کر لیا کیونکہ ام المومنین سے شادی کبیرہ گناہ اور ماں سے شادی کے مترادف تھا مگر عمرؓ نے سمجھایا کہ نہ تو اس کی رخصتی عمل میں آئی تھی اور نہ اس کو پردہ کرایا گیا تھا لہذا ام المومنین والی حرمت اس پر لاگو نہیں ہوتی،، مگر جیسا

کہ میں نے عرض کیا کہ پہلا واقعہ بھی سرے سے جھوٹ کا پلندہ اور نبی کریم ﷺ کے کردار پر منافقین کا کڑا وار ہے اور دوسرا خود بخود جھوٹ ثابت ہو جاتا ہے کیونکہ جب امیمہ مدینے کی ہی ہے تو وہ حضور ﷺ سے واقف کیوں نہیں تھی؟ پوری اسٹوری کا اضطراب، اور چکر در چکر بتاتا ہے کہ راویوں سے بات سنبھالی نہیں جا رہی، لہذا اس کا بہتر علاج ان دو شادیوں کا اعتراف نہیں بلکہ درود شریف ہے، ان اللہ وملائکتہ یصلون علی النبی، یا ایھا الذین آمنوا صلوا علیہ وسلموا تسلیماً، حضرت زینب بنت جحشؓ والے اسکینڈل کے بعد یہی حکم اللہ نے دیا تھا کہ جب بھی اس قسم کا کوئی واقعہ سنو تو میرے نبی ﷺ پر درود پڑھا کرو اور اپنا آپ مکمل طور پر ان کو سونپ دو کیونکہ اللہ اور اس کے فرشتے ہر وقت اس نبی کی تعریفیں کرتے رہتے ہیں،،

ابن سعد طبقات میں لکھتے ہیں

جب اسماء بنت نعمان نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے اللہ کی پناہ مانگی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم غصہ سے باہر آ گئے تب اشعث بن قیس نے کہا کہ آپ غمگین نہ ہوں میں آپ کا نکاح اس سے نہ کر دوں جو اس سے حسب نسب میں کم نہ ہو آپ صلی اللہ علیہ وسلم فرمایا کون؟ اس نے کہا ! میری بہن قتیلہ

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں نے نکاح کر لیا۔ پھر اشعث یمن اسے لینے گئے اور یمن سے آگے بڑھے تو انہیں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کی خبر ملی تو یہ دونوں بہن بھائی مرتد ہو گئے۔ پھر قتیلہ نے اور نکاح کر لیا کیوں کہ مرتد ہونے کے ساتھ اس کا نکاح ٹوٹ گیا تھا اور پھر عکرمہ بن ابی جہل نے اس سے نکاح کیا۔

آگے لکھتے ہیں کہ

حضور صلی اللہ علیہ وسلم جب فوت ہوئے تو قبیلہ کندہ کی ایک عورت قتیلہ کے مالک ہوئے تھے لیکن وہ اپنی قوم کے ساتھ مرتد ہو گئی تھی پھر بعد میں اس سے عکرمہ نے نکاح کر لیا یہ بات حضرت صدیقؓ کو گراں گزری لیکن حضرت عمرؓ نے انہیں کہا کہ یہ عورت امہات میں سے نہیں ہے نہ آپ نے اس کو اختیار دیا نہ ہی اس کو پردہ کرایا اور اللہ تعالی نے آپ کو اس سے بری کر دیا ہے کیوں کہ وہ مرتد ہو گئی ہے اپنی قوم کے ساتھ۔

قاری حنیف ڈار

تقدیر

اِسلام کا سارا نظام قانونِ مکافاتِ عمل پر قائم ہے۔ مکافاتِ عمل کے معنی ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے ہر کام کا ایک نتیجہ متعین کر دیا ہے،اِنسان جب بھی کوئی کام کرتا ہے خواہ وہ اچھا ہو یا بُرا،اُس کا نتیجہ ضرور بالضرور برآمد ہوتا ہے،اگر کام اچھا ہے تو نتیجہ اچھا اور اگر کام بُرا ہے تو نتیجہ بھی بُرا۔اِس قانون کے بارے میں اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے کہ:''آپ اللہ کے قانون کو بدلتا ہوا نہ پائیں گے''{سورۃ الفاطر سورہ نمبر35آیت نمبر43،سورۃ بنی اسرائیل سورہ نمبر17آیت نمبر77،سورۃ الفتح سورہ نمبر48آیت نمبر23،سورۃ الاحزاب سورہ نمبر33آیت نمبر38}۔

طبیعی کائنات میں اِنسان کے سوا ہر چیز قوانینِ خداوندی کے مطابق کام کر رہی ہے۔اللہ نے فرمایا:''آسمانوں اور زمین کی ہر شے اور فرشتے وہی کچھ کر رہے ہیں جس کا انہیں حکم دیا جاتا ہے''{سورۃ النحل سورہ نمبر16آیت نمبر49تا50}۔

ہم یہاں اِنسانی دُنیا کی بات کرنا چاہتے ہیں،اِنسانی دُنیا میں زندگی کے دو حصّے ہوتے ہیں۔ طبیعی زندگی اور اِنسانی زندگی۔ طبیعی زندگی میں تمام کام طبیعی قوانین کے مطابق طے پاتے ہیں مثلاً کھانا،پینا،سونا،جاگنا،صحت،بیماری اور موت وغیرہ۔اس میں اِنسان کے اِختیار واِرادہ اور علم کی بھی شرط نہیں ہوتی۔ مثال کے طور پر آگ میں اُنگلی ڈالنے سے اُنگلی جل جائے گی اور تکلیف ہوگی۔اِس میں اِس بات کی کوئی قید نہیں کہ اِنسان کو اِس کا علم ہو کہ آگ میں اُنگلی جل جاتی ہے تو اُنگلی جلے اور اگر اِس کو اِس کا علم نہ ہو تو اُنگلی نہ جلے۔دوسری بات یہ کہ یہ بھی ضروری نہیں کہ اِنسان اپنے اِرادے اور فیصلے سے اُنگلی ڈالے تو اُنگلی جلے اور اگر کوئی دوسرا شخص اِس کی اُنگلی زبردستی آگ میں ڈال دے تو اُنگلی نہ جلے۔اللہ تعالیٰ کا مقرر کردہ یہ قانون اِس قدر اٹل ہے کہ یہ ممکن ہی نہیں کہ اُنگلی میری جلے اور درد کسی اور کو ہونے لگے۔اور نہ ہی یہ ممکن ہے کہ کوئی میرے درد میں سے کچھ حصّہ لے لے اور میری تکلیف میں تخفیف ہو جائے۔نہ ہی یہ ممکن ہے کہ کسی کی سفارش پر درد مِٹ جائے یا میں رشوت دے کر اپنا درد ختم کروالوں۔

دوسری طرف اِنسانی زندگی میں معاشرہ کچھ قوانین وضوابط مرتّب کرتا ہے جن کی پابندی سب افراد کیلئے ضروری ہوتی ہے،جو اِن قوانین کی خلاف ورزی کرتا ہے،معاشرہ اُسے مجرم قرار دیتا ہے اور اپنے وضع کردہ قانون کے تحت مجرم کو سزا دیتا ہے،یہ بھی قانونِ مکافات ہی کی ایک شکل ہے لیکن اِس میں اور طبیعی قوانین میں ایک بڑا اہم فرق ہے،وہ یہ کہ معاشرہ کے نظامِ عدل کی رُو سے ممکن ہے ایک آدمی قانون شکنی کرے لیکن نظامِ عدل کی گرفت میں نہ آئے۔دوسری صورت یہ کہ گرفت میں آئے بھی تو کسی نہ کسی طرح اپنے جرم کی سزا پانے سے بچ جائے رِشوت سے،سفارش سے یا فریب دہی سے وغیرہ۔جو شخص اِس طرح قانون شکنی کی سزا سے محفوظ رہ جائے،اِس میں اور قانون کی پیروی کرنے والے شخص میں کوئی فرق نہیں رہتا۔دونوں فریق معاشرے کی نگاہ میں''باعزّت شہری'' ہوتے ہیں اور

جب معاشرے میں قانون شکنی عام ہو جائے تو قانون شکن، اُن لوگوں کے مقابلے میں جو قانون کی پابندی کرتے ہیں، زیادہ مزے میں رہتے ہیں کیونکہ یہ جائز اور ناجائز ہر طریقے سے مفاد حاصل کر لیتے ہیں اور عیش کی زندگی بسر کرتے ہیں۔

:قرآنی نظریہٴ زندگی

اِس نظریہ کی رُو سے اِنسان کی زندگی محض طبعی نہیں بلکہ اِس کے علاوہ ایک اور شے بھی ہے جس کا نام اِنسانی ذات ہے۔ اِنسان دُنیا میں جو بھی کام کرتا ہے اُس کا اثر اِس کی ذات پر پڑتا ہے، اچھے کام کا اچھا اثر اور بُرے کام کا بُرا اثر۔

جس طرح طبعی زندگی کے مطابق آگ میں اُنگلی ڈالنے سے اُنگلی جل جاتی ہے اِسی طرح قرآنی نظریہٴ زندگی کے مطابق جب اِنسان اچھا یا بُرا کام کرتا ہے تو اُس کا اثر اِس کی ذات پر پڑتا ہے۔ مزید یہ کہ طبعی زندگی کی طرح قرآنی نظریہٴ حیات میں بھی کسی پولیس، عدالت یا انتظامیہ وغیرہ کی ضرورت نہیں پڑتی بلکہ نتیجہ از خود مرتّب ہو جاتا ہے مثلاً ایک شخص کسی دوسرے شخص کو ناحق قتل کرنے کا اِرادہ کرتا ہے لیکن اُسے موقعہ نہیں ملتا، یہ شخص معاشرے کے نظامِ عدل کی رُو سے مجرم نہیں قرار پائے گا لیکن اُس کی اِس بُری نیّت کا اثر اِس کی ذات پر مرتّب ہو جاتا ہے۔ دوسری مثال یہ کہ ایک شخص کسی دوسرے شخص کو ناحق قتل کر دیتا ہے لیکن رِشوت سے، سفارش سے، فریب دہی سے یا کسی بھی طریقے سے سزا سے بچ جاتا ہے لیکن اِس کی ذات پر اِس کا اثر ضرور بالضرور مرتّب ہوتا ہے، فرمانِ خداوندی ہے کہ "آج تمہیں بدلہ دیا جائے گا اُس کا جو تم کرتے تھے"۔ {سورۃ الجاثیہ سورہ نمبر 45 آیت نمبر 28، سورۃ الطور سورہ نمبر 52 آیت نمبر 16، سورۃ الاعراف سورہ نمبر 7 آیت نمبر 147، سورۃ یونس سورہ نمبر 10 آیت نمبر 52، سورۃ الاعراف سورہ نمبر 7 آیت نمبر 180، سورۃ ابراہیم سورہ نمبر 14 آیت نمبر 51، سورۃ الھود سورہ نمبر 11 آیت نمبر 111، سورۃ العنکبوت سورہ نمبر 29 آیت نمبر 7، سورۃ النحل سورہ نمبر 16 آیت نمبر 111، سورۃ المومن سورہ نمبر 40 آیت نمبر 17، سورۃ الزمر سورہ نمبر 39 آیت نمبر 70}

اللہ تعالیٰ نے قرآنِ مجید میں ارشاد فرمایا :

قرآن:

وَقُلِ الْحَقُّ مِنْ رَّبِّكُمْ قف فَمَنْ شَآءَ فَلْيُؤْمِنْ وَّمَنْ شَآءَ فَلْيَكْفُرْ لا (29/18)

ترجمہ: "آپ کہہ دیں حق تمہارے ربّ کی طرف سے ہے، پس جو چاہے سو اِیمان لائے اور جو چاہے اِس کا اِنکار کر دے۔"

{سورۃ الکھف سوہ نمبر 18 آیت نمبر 29}

قرآن:

كُلُّ نَفْسٍ م بِمَا كَسَبَتْ رَهِيْنَةٌ (38/74)

ترجمہ: "ہر شخص اپنے اعمال کے بدلے گروی ہے۔"

{سورۃ المدثر سورہ نمبر 74 آیت نمبر 38}

قرآنِ مجید میں قانونِ مکافاتِ عمل کا ذکر سینکڑوں مقامات پر آیا ہے، یہاں تمام آیات کا حوالہ دینا ممکن نہیں البتّہ چند ایک پیشِ خدمت ہیں
:

قرآن:

بَلٰى مَنۡ كَسَبَ سَيِّئَةً وَّاَحَاطَتۡ بِهٖ خَطِيْٓـــَٔتُهٗ فَاُولٰٓـئِكَ اَصۡحٰبُ النَّارِ ج هُمۡ فِيۡهَا خٰلِدُوۡنَ (81/2)

ترجمہ: ’’جس نے کمائی کوئی بُرائی اور اس کو اس کی خطائوں نے گھیر لیا پس یہی لوگ دوزخی ہیں اور اس میں ہمیشہ رہیں گے۔‘‘

{سورۃ البقرۃ سورہ نمبر 2 آیت نمبر 81}

قرآن:

يَوۡمَ تَجِدُ كُلُّ نَفۡسٍ مَّا عَمِلَتۡ مِنۡ خَيۡرٍ مُّحۡضَرًا ۛ وَّمَا عَمِلَتۡ مِنۡ سُوۡٓءٍ (30/3)

’’جس دن ہر شخص موجود پائے گا جو اس نے کی کوئی نیکی یا بُرائی۔‘‘

(سورۃ آلِ عمران سورہ نمبر 3 آیت نمبر 30)

قرآن:

وَلَيُبَيِّنَنَّ لَـكُمۡ يَوۡمَ الۡقِيٰمَةِ مَا كُنۡتُمۡ فِيۡهِ تَخۡتَلِفُوۡنَ (92/16)

’’تم سے اس بابت ضرور پوچھا جائے گا جو تم کرتے تھے۔‘‘

{سورۃ النحل سورہ نمبر 16 آیت نمبر 92}

قرآن:

وَلَا تَحۡسَبَنَّ اللّٰهَ غَافِلًا عَمَّا يَعۡمَلُ الظّٰلِمُوۡنَ ۥ (42/14)

ترجمہ: ’’تم ہرگز گمان نہ کرنا کہ اللہ اس سے بے خبر ہے جو وہ ظالم کرتے ہیں۔‘‘

(سورۃ ابراہیم سورہ نمبر 14 آیت نمبر 42)

قرآن:

ذٰلِكَ مِمَّاۤ اَوۡحٰۤى اِلَيۡكَ رَبُّكَ مِنَ الۡحِكۡمَةِ ط وَلَا تَجۡعَلۡ مَعَ اللّٰهِ اِلٰهًا اٰخَرَ فَتُلۡقٰى فِىۡ جَهَنَّمَ مَلُوۡمًا مَّدۡحُوۡرًا (39/17)

" رسول بھی شرک کرتا تو۔۔۔۔۔۔" فَتُلْقَى فِي جَهَنَّمَ مَلُومًا مَّدْحُورًا

{مفہوم سورۃ بنی اسرائیل سورہ نمبر 17 آیت نمبر 39}

قرآن:

وَلَمَّآ اَنْ جَآئَتْ رُسُلُنَا لُوْطًا سِيْٓءَ بِهِمْ وَضَاقَ بِهِمْ ذَرْعًا وَّقَالُوْا لَا تَخَفْ وَلَا تَحْزَنْ قف اِنَّا مُنَجُّوْكَ وَاَهْلَكَ اِلَّا امْرَاَتَكَ كَانَتْ مِنَ الْغٰبِرِيْنَ (33/29)

" رسول کی بیوی بھی اعمال کے نتائج سے مستثنیٰ نہیں تھیں۔"

{مفہوم سورۃ العنکبوت سورہ نمبر 29 آیت نمبر 33}

قرآن:

يٰنِسَآءَ النَّبِيِّ مَنْ يَّاْتِ مِنْكُنَّ بِفَاحِشَةٍ مُّبَيِّنَةٍ يُّضٰعَفْ لَهَا الْعَذَابُ ضِعْفَيْنِ ط وَكَانَ ذٰلِكَ عَلَى اللهِ يَسِيْرًا (30/33)

" رسول کی بیویوں میں سے اگر کوئی گناہ کا کام کرتی تو اسے دگنی سزادی جاتی تھی۔"

(مفہوم سورۃ الاحزاب سورہ نمبر 33 آیت نمبر 30)

قرآن کی بات تو آپ سمجھ گئے ہونگے کہ انسان کا فیصلہ، اعمال کی بنیاد پر ہوتا ہے۔ اللہ کے اس واضح قانون کے مقابلے میں ذیل کی احادیث ملاحظہ کیجیے :

تقدیر

حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، قَالَ: ثنا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، قَالَ: أنا مَعْمَرٌ، عَنْ هَمَّامِ بْنِ مُنَبِّهٍ، قَالَ: هَذَا مَا حَدَّثَنَا أَبُو هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، عَنْ مُحَمَّدٍ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "لا يَأْتِي النَّذْرُ بِابْنِ آدَمَ بِشَيْءٍ لَمْ أَكُنْ قَدْ قَدَّرْتُهُ لَهُ، وَلَكِنْ يُلْقِيهِ النَّذْرُ قَدْ قَدَّرْتُهُ لَهُ أَسْتَخْرِجُ بِهِ مِنَ الْبَخِيلِ يُؤْتِينِي عَلَيْهِ مَا لَمْ يَكُنْ أَتَانِي مِنْ قَبْلُ".

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: نذر بن آدم کے لیے کوئی ایسی چیز نہیں لاتی، جو میں نے اس کے مقدر میں نہ لکھی ہو، بلکہ نذر سے اسے وہی چیز ہی ملتی ہے، جو میں نے اس کے مقدر میں لکھ دی ہے، نذر کے ذریعے میں بخیل سے نکلواتا ہوں، اس (نذر ماننے کی وجہ سے) مجھے وہ ایسی چیز دیتا ہے، جو پہلے نہیں دیتا۔

(المنتقی ابن الجارود، حدیث نمبر۔932)

تقدیر

حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ خَشْرَمٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ يَعْنِي ابْنَ عُلَيَّةَ، عَنْ أَيُّوبَ، عَنْ أَبِي قِلَابَةَ، عَنْ أَبِي الْمُهَلَّبِ، عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: كَانَتْ ثَقِيفُ حُلَفَاءَ بَنِي عَقِيلٍ، فَأَسَرَتْ ثَقِيفُ رَجُلَيْنِ مِنْ أَصْحَابِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَأَسَرَ أَصْحَابُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلًا مِنْ بَنِي عَقِيلٍ، وَأَصَابُوا مَعَهُ الْعَضْبَاءَ، فَأَتَى عَلَيْهِ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ فِي الْوَثَاقِ، فَقَالَ: يَا مُحَمَّدُ يَا مُحَمَّدُ، فَأَتَاهُ فَقَالَ: "مَا شَأْنُكَ؟" فَقَالَ: لِمَ أَخَذْتَنِي، وَلِمَ أَخَذْتَ سَابِقَةَ الْحَاجِّ؟ قَالَ: "أَخَذْتُكَ بِجَرِيرَةِ حُلَفَائِكَ ثَقِيفَ" ثُمَّ انْصَرَفَ عَنْهُ، فَنَادَاهُ: يَا مُحَمَّدُ يَا مُحَمَّدُ، قَالَ: وَكَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَحِيمًا رَفِيقًا، فَرَجَعَ إِلَيْهِ فَقَالَ: "مَا شَأْنُكَ؟" فَقَالَ: إِنِّي مُسْلِمٌ، قَالَ: "لَوْ قُلْتَهَا وَأَنْتَ تَمْلِكُ أَمْرَكَ أَفْلَحْتَ كُلَّ الْفَلَاحِ" ثُمَّ انْصَرَفَ عَنْهُ، فَنَادَاهُ فَقَالَ: يَا مُحَمَّدُ يَا مُحَمَّدُ، فَأَتَاهُ فَقَالَ: "مَا شَأْنُكَ؟" فَقَالَ: إِنِّي جَائِعٌ فَأَطْعِمْنِي، وَظَمْآنُ فَاسْقِنِي، قَالَ: "هَذِهِ حَاجَتُكَ" قَالَ: فَفَدَى بِالرَّجُلَيْنِ. وَأُسِرَتِ امْرَأَةٌ مِنَ الْأَنْصَارِ، وَأُصِيبَتِ الْعَضْبَاءُ، فَكَانَتِ الْمَرْأَةُ فِي الْوَثَاقِ، وَكَانَ الْقَوْمُ يُرِيحُونَ نَعَمَهُمْ بَيْنَ يَدَيْ بُيُوتِهِمْ، فَانْفَلَتَتْ ذَاتَ لَيْلَةٍ مِنَ الْوَثَاقِ، فَأَتَتِ الْإِبِلَ، فَجَعَلَتْ إِذَا دَنَتْ مِنَ الْبَعِيرِ رَغَا، فَتَتْرُكُهُ حَتَّى تَنْتَهِيَ إِلَى الْعَضْبَاءِ فَلَمْ تَرْغُ، وَهِيَ نَاقَةٌ مُنَوَّقَةٌ فَقَعَدَتْ فِي عَجُزِهَا ثُمَّ زَجَرَتْهَا فَانْطَلَقَتْ، وَنَذِرُوا بِهَا فَطَلَبُوهَا فَأَعْجَزَتْهُمْ، قَالَ: وَنَذَرَتْ إِنِ اللَّهُ أَنْجَاهَا لَتَنْحَرَنَّهَا، فَلَمَّا قَدِمَتِ الْمَدِينَةَ رَآهَا النَّاسُ، فَقَالُوا: الْعَضْبَاءُ نَاقَةُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَتْ: إِنَّهَا نَذَرَتْ إِنِ اللَّهُ نَجَّاهَا لَتَنْحَرَنَّهَا، فَأَتَوُا النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرُوا لَهُ ذَلِكَ، فَقَالَ: "سُبْحَانَ اللَّهِ بِئْسَ مَا جَزَتْهَا إِنِ اللَّهُ نَجَّاهَا لَتَنْحَرَنَّهَا، لَا وَفَاءَ فِي مَعْصِيَةِ اللَّهِ، وَلَا فِيمَا لَا يَمْلِكُ الْعَبْدُ".

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: نذر بن آدم کے لیے کوئی ایسی چیز نہیں لاتی، جو میں نے اس کے مقدر میں نہ لکھی ہو، بلکہ نذر سے اسے وہی چیز ہی ملتی ہے، جو میں نے اس کے مقدر میں لکھ دی ہے، نذر کے ذریعے میں بخیل سے نکلواتا ہوں، اس (نذر ماننے کی وجہ سے) مجھے وہ ایسی چیز دیتا ہے، جو پہلے نہیں دیتا۔

(المنتقی ابن الجارود، حدیث نمبر۔933)

عدل

قرآن نے انصاف پر مبنی واضح ارشاد فرمایا:

قرآن:

وَكَتَبْنَا عَلَيْهِمْ فِيهَا أَنَّ النَّفْسَ بِالنَّفْسِ وَالْعَيْنَ بِالْعَيْنِ وَالْأَنفَ بِالْأَنفِ وَالْأُذُنَ بِالْأُذُنِ وَالسِّنَّ بِالسِّنِّ وَالْجُرُوحَ قِصَاصٌ ۚ فَمَن تَصَدَّقَ بِهِ فَهُوَ كَفَّارَةٌ لَّهُ ۚ وَمَن لَّمْ يَحْكُم بِمَا أَنزَلَ اللَّهُ فَأُولَٰئِكَ هُمُ الظَّالِمُونَ ﴿٤٥﴾

اور ہم نے ان پراس کتاب میں لکھا تھا کہ جان بدلے جان کے اور آنکھ بدلے آنکھ کے اور ناک بدلے ناک کے اور کان بدلے کان کے اور دانت بدلے دانت کے اور زخموں کا بدلہ ان کے برابر ہے پھر جس نے معاف کر دیا تو وہ گناہ سے پاک ہو گیا اور جو کوئی اس کے موافق حکم نہ کرے جو اللہ نے اتارا سو وہی لوگ ظالم ہیں۔

(سورۃ المائدہ 5،آیت نمبر۔45)

نبی کریم ﷺ کو انصاف کرنے کا حکم دیا گیا

قرآن:

فَلِذَٰلِكَ فَادْعُ ۖ وَاسْتَقِمْ كَمَا أُمِرْتَ ۖ وَلَا تَتَّبِعْ أَهْوَاءَهُمْ ۖ وَقُلْ آمَنتُ بِمَا أَنزَلَ اللَّهُ مِن كِتَابٍ ۖ وَأُمِرْتُ لِأَعْدِلَ بَيْنَكُمُ ۖ اللَّهُ رَبُّنَا وَرَبُّكُمْ ۖ لَنَا أَعْمَالُنَا وَلَكُمْ أَعْمَالُكُمْ ۖ لَا حُجَّةَ بَيْنَنَا وَبَيْنَكُمُ ۖ اللَّهُ يَجْمَعُ بَيْنَنَا ۖ وَإِلَيْهِ الْمَصِيرُ ﴿١٥﴾

تو آپ اسی دین کی طرف بلایئے اور قائم رہیئے جیسا آپ کو حکم دیا گیا ہے اور ان کی خواہشوں پر نہ چلیئے اور کہہ دو کہ میں اس پر یقین لایا ہوں جو اللہ نے کتاب نازل کی ہے اور مجھے حکم دیا گیا ہے کہ میں تمہارے درمیان انصاف کروں اللہ ہی ہمارا اور تمہارا پروردگار ہے ہمارے لیے ہمارےاعمال ہیں اور تمہارے لیے تمہارے اعمال اور تمہارے درمیان کوئی جھگڑا نہیں اللہ ہم سب کو جمع کر لے گا اور اسی کی طرف لوٹ کر جانا ہے۔

(سورۃ الشوریٰ 42،آیت نمبر۔15)

درج بالاآیات میں ہے کہ اللہ نے نبی اکرم ﷺ کو کتاب اللہ کے مطابق انصاف کرنے کا حکم دیا،اور اللہ کی کتاب میں قتل کا بدلہ قتل ہے ،سوال یہ ہے کہ یہ کس طرح ممکن ہے کہ اللہ کے رسول ﷺ نے قرآن کے خلاف کوئی فیصلہ دیا ہو گا،لیکن درج ذیل حدیث میں نبی کریم ﷺ پر ناانصافی کاالزام لگایا جارہاہے،ملاحظہ کیجئے:

مومن کو کافر کے بدلے قتل نہیں کیا جائے گا

حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَاقَ الصَّغَانِيُّ، قَالَ: ثنا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ، قَالَ: ثني هُشَيْمٌ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ، عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ جَدِّهِ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "الْمُسْلِمُونَ تَتَكَافَأُ دِمَاؤُهُمْ، وَيَسْعَى بِذِمَّتِهِمْ أَدْنَاهُمْ، وَيُجِيرُ عَلَيْهِمْ أَقْصَاهُمْ، وَهُمْ يَدٌ عَلَى مَنْ سِوَاهُمْ، يَرُدُّ مُشِدُّهُمْ عَلَى مُضْعِفِهِمْ وَمُتَسَرِّيهِمْ عَلَى قَاعِدِهِمْ، لا يُقْتَلُ مُؤْمِنٌ بِكَافِرٍ وَلا ذُو عَهْدٍ فِي عَهْدِهِ".

سیدنا عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: مسلمانوں کے خون (دیت میں) برابر ہیں، ان میں سے معمولی آدمی بھی امان دے سکتا ہے، اسی طرح دور کا رہائشی قریبی رہائشی کی موجودگی میں پناہ دے سکتا ہے، مخالفین کے مقابلے میں مسلمان ایک دوسرے کی مدد کریں، جن کی سواریاں زور آور ہوں وہ ان کے ساتھ رہیں جن کی سواریاں ضعیف ہیں اور جو فوجی دستہ بڑے لشکر سے الگ ہو کر کسی مہم پر جائے تو وہ اپنے اس بڑے لشکر کو بھی مال غنیمت میں شریک کرے، کسی مؤمن کو کافر کے بدلے قتل نہ کیا جائے اور نہ ہی ذمی کو اس کی مدت معاہدہ کے دوران قتل کیا جائے۔

(المنتقی ابن الجارود، حدیث نمبر۔1073)

(المنتقی ابن الجارود، حدیث نمبر۔794)

عدل؟

حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، قَالَ: ثنا النُّفَيْلِيُّ، قَالَ: ثنا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَةَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ، قَالَ: ثني يَحْيَى بْنُ عَبَّادٍ، عَنْ أَبِيهِ عَبَّادِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الزُّبَيْرِ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَتْ: لَمَّا بَعَثَ أَهْلُ مَكَّةَ فِي فِدَاءِ أَسْرَاهُمْ، بَعَثَتْ زَيْنَبُ بِنْتُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي فِدَاءِ أَبِي الْعَاصِ، وَبَعَثَتْ فِيهِ بِقِلادَةٍ لَهَا كَانَتْ خَدِيجَةُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا أَدْخَلَتْهَا بِهَا عَلَى أَبِي الْعَاصِ حِينَ بَنَى بِهَا، فَلَمَّا رَآهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَقَّ لَهَا رِقَّةً شَدِيدَةً، وَقَالَ: "إِنْ رَأَيْتُمْ أَنْ تُطْلِقُوا لَهَا أَسِيرَهَا، وَتَرُدُّوا عَلَيْهَا الَّذِي لَهَا فَافْعَلُوا" قَالُوا: نَعَمْ يَا رَسُولَ اللَّهِ، فَأَطْلَقُوهُ وَرُدُّوا عَلَيْهَا الَّذِي لَهَا.

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی زوجہ محترمہ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنھا بیان کرتی ہیں کہ جب اہل مکہ نے اپنے قیدیوں کو چھڑانے کے لیے فدیے بھیجے تو سیدہ زینب بنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی (اپنے شوہر) ابو العاص کو چھڑانے کے لیے اپنا وہ ہار بھیجا جو سیدہ خدیجہ رضی اللہ عنھا نے انہیں ابو العاص سے شادی کے وقت دیا تھا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جب وہ ہار دیکھا تو آپ پر اس کی وجہ سے شدید رقت طاری ہو گئی اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اگر آپ مناسب سمجھیں تو اس (زینب) کی خاطر اس کے قیدی کو رہا کر دیں اور اس کا مال واپس لوٹا دیں۔ صحابہ کرام نے عرض کی: اللہ کے رسول! ٹھیک ہے۔ چنانچہ انہوں نے اسے (ابو العاص کو) چھوڑ دیا اور سیدہ زینب رضی اللہ عنھا کا مال بھی واپس کر دیا۔

(المنتقی ابن الجارود، حدیث نمبر۔1090)

بیٹے کے بدلے باپ کو قتل نہ کیا جائے گا

حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُسْلِمِ بْنِ وَارَةَ الرَّازِيُّ، قَالَ: ثنا مُحَمَّدُ بْنُ سَعِيدِ بْنِ سَابِقٍ، قَالَ: ثنا عَمْرُو بْنُ أَبِي قَيْسٍ، عَنْ مَنْصُورٍ يَعْنِي ابْنَ الْمُعْتَمِرِ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَجْلَانَ، عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: كَانَتْ لِرَجُلٍ مِنْ بَنِي مُدْلِجٍ جَارِيَةٌ، فَأَصَابَ مِنْهَا ابْنًا، فَكَانَ يَسْتَخْدِمُهَا، فَلَمَّا شَبَّ الْغُلَامُ دُعِيَ بِهَا يَوْمًا، فَقَالَ: اصْنَعِي كَذَا وَكَذَا، فَقَالَ الْغُلَامُ: لَا تَأْتِيكَ حَتَّى مَتَى تَسْتَأْمِرُ أُمِّي؟ قَالَ: فَغَضِبَ أَبُوهُ فَحَذَفَهُ بِسَيْفِهِ فَأَصَابَ رِجْلَهُ أَوْ غَيْرَهَا فَقَطَعَهَا فَنَزَفَ الْغُلَامُ فَمَاتَ، فَانْطَلَقَ فِي رَهْطٍ مِنْ قَوْمِهِ إِلَى عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، فَقَالَ: يَا عَدُوَّ نَفْسِهِ أَنْتَ الَّذِي قَتَلْتَ ابْنَكَ؟ لَوْلَا أَنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، يَقُولُ: "لَا يُقَادُ الْأَبُ بِابْنِهِ" لَقَتَلْتُكَ، هَلُمَّ دِيَتَهُ، قَالَ: فَأَتَاهُ بِعِشْرِينَ أَوْ ثَلَاثِينَ وَمِائَةِ بَعِيرٍ، قَالَ: فَتَخَيَّرَ مِنْهَا مِائَةً فَدَفَعَهَا إِلَى وَرَثَتِهِ وَتَرَكَ أَبَاهُ".

سیدنا عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ بنو مدلج کے ایک آدمی کے پاس ایک لونڈی تھی، جس سے اس کا ایک لڑکا تھا، وہ آدمی اس لونڈی سے خدمت کروایا کرتا تھا، جب لڑکا جوان ہو گیا تو اس آدمی نے ایک دن لونڈی کو بلا کر کہا کہ فلاں فلاں کام کر دو، لڑکا کہنے لگا: وہ آپ کے پاس نہیں آئیں گی، کب تک آپ میری ماں پر حکم چلاتے رہیں گے؟ اس کے باپ نے غصے میں آ کر اس کی طرف تلوار پھینکی جو اس کی ٹانگ یا اس کے علاوہ کسی جگہ پر لگی اور اس کو کاٹ دیا، لڑکے کا خون بہہ نکلا اور وہ مر گیا، وہ شخص اپنی قوم کے ایک گروہ کے ساتھ سیدنا عمر رضی اللہ عنہ کے پاس آیا تو آپ نے فرمایا: اے اپنی جان کے دشمن! تو نے خود ہی اپنے بیٹے کو قتل کر دیا ہے، اگر میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ نہ سنا ہوتا کہ بیٹے کے بدلے باپ کو قتل نہ کیا جائے تو میں تجھے قتل کر دیتا، اس کی دیت ادا کرو۔ راوی کہتے ہیں: وہ آدمی ایک سو بیس یا تیس اونٹ لے کر آپ کے پاس آیا تو آپ نے ان میں سے سو اونٹ پسند کر لیے اور باپ کے علاوہ باقی ورثاء میں تقسیم کر دیے۔

(المنتقی ابن الجارود، حدیث نمبر۔788)

باب نمبر۔27

جھاڑ پھونک

جھاڑ پھونک جائز ہے

اللہ کریم نے دنیا کے تمام انسانوں کی ہدایت کیلئے قرآن نازل کیا(سورۃ البقرۃ 2،آیت۔185)،لیکن مذہبی پیشوائیت نے قرآن کے انقلاب آفریں پیغام کو دبانے اوراس سے چند دنیاوی مفادات حاصل کرنے کی خاطر جنتر منتر کی کتاب بنادیا،قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ کاارشاد ہے :

قرآن:

وَلَا تَشْتَرُوْا بِاٰيٰتِيْ ثَمَنًا قَلِيْلًا ط(44/5)

"میری آیتوں کو تھوڑے مول پر نہ بیچو۔"

{سورۃ المائدۃ سورہ نمبر5آیت نمبر44}

قرآن:

وَلَا تَشْتَرُوْا بِاٰيٰتِيْ ثَمَنًا قَلِيْلًا ز(41/2)

ترجمہ:"میری آیتوں کو تھوڑے مول پر نہ بیچو۔"

{سورۃ البقرۃ سورہ نمبر2آیت نمبر41}

ایک جگہ فرمایا :

قرآن:

اِنَّ الَّذِيْنَ يَكْتُمُوْنَ مَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ مِنَ الْكِتٰبِ وَيَشْتَرُوْنَ بِهٖ ثَمَنًا قَلِيْلًا لا اُولٰٓئِكَ مَا يَاْكُلُوْنَ فِيْ بُطُوْنِهِمْ اِلَّا النَّارَ
وَلَا يُكَلِّمُهُمُ اللّٰهُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ وَلَا يُزَكِّيْهِمْ صلے ج وَلَهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ (174/2)

ترجمہ:"بے شک جولوگ اللہ تعالیٰ کی اُتاری ہوئی کتاب چھُپاتے ہیں اوراسے تھوڑی تھوڑی سی قیمت پر بیچتے ہیں،یقین مانو کہ یہ اپنے پیٹ میں آگ بھر رہے ہیں،قیامت کے دن اللہ تعالیٰ ان سے بات بھی نہ کرے گا،نہ ان کو پاک کرے گا بلکہ ان کیلئے دردناک عذاب ہے۔"(سورۃ البقرۃ سورہ نمبر2آیت نمبر174)

تھوڑے مول پر نہ بیچو'' کا یہ مطلب نہیں کہ زیادہ معاوضہ مل جائے تو مہنگے داموں فروخت کر دو،اللہ تعالیٰ نے قرآنِ کریم میں دنیا کی'' ہر چیز کو آخرت کے مقابلے میں ''قلیل'' کہا ہے۔ چنانچہ ارشاد ہوتا ہے :

قرآن:

قُلۡ مَتَاعُ الدُّنۡيَا قَلِيۡلٌ ۚ (77/4)

''آپؐ فرمادیں دنیا کا فائدہ تھوڑا ہے۔''

قرآن:

اَرَضِيۡتُمۡ بِالۡحَيٰوةِ الدُّنۡيَا مِنَ الۡاٰخِرَةِ ۚ فَمَا مَتَاعُ الۡحَيٰوةِ الدُّنۡيَا فِى الۡاٰخِرَةِ اِلَّا قَلِيۡلٌ ۚ (38/9)

ترجمہ: ''کیا تم نے آخرت کے مقابلہ میں دنیا کی زندگی کو پسند کر لیا؟ سو (کچھ بھی) نہیں ہے زندگی کا سامان آخرت کے مقابلہ میں مگر قلیل۔'' (سورۃ التوبۃ سورہ نمبر 9 آیت نمبر 38)

لہٰذا مطلب یہ ہے کہ دنیاوی مفاد حاصل کرنے کیلئے دین فروشی مت کرو۔ لیکن المنتقی ابن الجارود کی درج ذیل حدیث میں صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین اور حضور صلی اللہ علیہ والہ وسلم کو اس جرم کا مرتکب ٹھہرایا جارہا ہے۔ (نقلِ کفر کفر نہ باشد)۔

دم اور میرا حصہ ؟

حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، قَالَ: ثنا عَبْدُ الصَّمَدِ بْنُ عَبْدِ الْوَارِثِ، قَالَ: ثنا شُعْبَةُ، قَالَ: ثنا أَبُو بِشْرٍ، قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا الْمُتَوَكِّلِ، يُحَدِّثُ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: إِنَّ نَاسًا مِنْ أَصْحَابِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَزَلُوا بِحَيٍّ مِنْ أَحْيَاءِ الْعَرَبِ فَلَمْ يَقْرُوهُمْ وَلَمْ يُضَيِّفُوهُمْ، قَالَ: فَاشْتَكَى سَيِّدُهُمْ فَأَتَوْنَا، فَقَالُوا: عِنْدَكُمْ دَوَاءٌ؟ فَقُلْنَا: نَعَمْ، وَلَكِنَّكُمْ لَمْ تَقْرُونَا وَلَمْ تُضَيِّفُونَا فَلا نَفْعَلُ حَتَّى تَجْعَلُوا لَنَا جُعْلا، فَجَعَلُوا لَهُمْ عَلَى ذَلِكَ قَطِيعًا مِنَ الْغَنَمِ، " فَجَعَلَ رَجُلٌ مِنَّا يَقْرَأُ عَلَيْهِ فَاتِحَةَ الْكِتَابِ، فَلَمَّا أَتَوُا النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَكَرْنَا ذَلِكَ لَهُ، قَالَ: مَا أَدْرَاكَ أَنَّهَا رُقْيَةٌ؟ "، وَلَمْ يَذْكُرْ نَهْيًا مِنْهُ، فَقَالَ: " كُلُوا وَاضْرِبُوا لِي مَعَكُمْ بِسَهْمٍ فِي الْجُعَلِ ".

سیدنا ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے کچھ صحابہ عرب کے ایک قبیلے کے ہاں مہمان ٹھہرے، انہوں نے ان کی مہمان نوازی اور تواضع نہ کی۔ اس قبیلے کا سردار بیمار ہو گیا، تو وہ ہمارے پاس آکر کہنے لگے: ''کیا تمہارے پاس کوئی علاج ہے؟'' ہم نے کہا: ''جی ہاں! مگر چونکہ تم نے ہماری کوئی مہمان نوازی نہیں کی، اس لیے ہم مزدوری طے کیے بغیر علاج نہیں کریں گے۔'' چنانچہ انہوں نے ان کے لیے بکریوں کا ایک ریوڑ مختص کر دیا۔ ہم میں سے ایک آدمی نے اس پر سورۃ فاتحہ پڑھنا شروع کر دیا۔ جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے، تو ہم نے آپ کے سامنے اس کا تذکرہ کیا، تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''آپ

کو کیسے معلوم ہوا کہ یہ دم والی سورت ہے؟'' آپ نے اس سے منع نہیں کیا۔ نیز فرمایا: ''خود بھی کھاؤ اور اجرت میں سے میرا حصہ بھی نکالو۔''

(المنتقی ابن الجارود، حدیث نمبر۔588)

باب نمبر۔28

زمین ٹھیکے پر دینا

قرآن کے پیش کردہ معاشی نظام کا زرّیں اُصول ہے کہ معاوضہ محنت کا ہے، سرمائے کا نہیں۔ نظامِ سرمایہ داری کے پیروکاروں کو اِس اُصول کی سمجھ نہیں آرہی تھی، اِس لیے وہ کہتے تھے کہ "تجارت اور سُود ایک ہی چیز ہے" {275/2}۔ اُنہیں یہ سمجھ میں نہیں آرہا تھا کہ ایک شخص ایک کاروبار میں ایک سو {100} روپے لگا کر ایک ماہ میں بیس {20} روپے منافع کماتا ہے جسے قرآن جائز قرار دیتا ہے جبکہ دوسری طرف ایک شخص ایک سو {100} روپے کسی دوسرے آدمی کو بطور قرض دیتا ہے اور ایک ماہ بعد وہ بھی بیس {20} روپے بطور سُود کماتا ہے، یہ بیس روپے کیسے حرام ہو جاتے ہیں؟ فرمایا "اللہ نے تجارت کو حلال کیا اور سُود کو حرام کیا ہے {275/2}"۔

تجارت میں چونکہ اِنسان سرمائے کے ساتھ محنت بھی کرتا ہے اِس لیے وہ جو کچھ اصل زر سے زائد لے رہا ہوتا ہے وہ دراصل اپنی محنت کا معاوضہ ہوتا ہے نہ کہ سرمائے کا، اِس لیے یہ حلال ہے جبکہ سُود میں چونکہ محنت نہیں ہوتی لہٰذا اللہ نے اِسے حرام قرار دیا ہے۔ المختصر یہ کہ ہر وہ مال جو سرمائے کے بل بوتے پر اور محنت کے بغیر حاصل ہو جائے، حرام ہے جیسے سُودی قرضے دینا، زمین خرید کر مزارعوں کو کاشت کیلئے دے دینا اور پیداوار کا ایک حصّہ بِلا محنت ہتھیا لینا، مکان کرایہ پر دینا، کسی دوسرے کے کاروبار میں روپیہ انویسٹ کر کے بِلا محنت منافع میں حصّہ دار بن جانا، بینک میں روپیہ جمع کرا دینا اور بغیر محنت کے منافع لینا وغیرہ۔
قرآن کی اِن واضح ہدایات کی روشنی میں ایک مسلمان کبھی سوچ بھی نہیں سکتا کہ حضور صلی اللہ علیہ والہ وسلم یا صحابہ کرام رِضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین سُودی کاروبار کرتے ہوں گے لیکن المنتقی ابن الجارود میں لکھا ہے کہ :

زمین ٹھیکے پر دینا جائز ہے

حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ هَاشِمٍ، قَالَ: ثَنَا يَحْيَى، عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ عَبْدُ اللهِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ "عَامَلَ خَيْبَرَ بِشَطْرِ مَا يَخْرُجُ مِنْهَا مِنْ تَمْرٍ أَوْ زَرْعٍ".

سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے خیبر کی کھجور اور اناج کی آدھی پیداوار پر وہاں کے رہنے والوں سے معاملہ طے کیا تھا۔

(المنتقی ابن الجارود، حدیث نمبر۔661)

(المنتقی ابن الجارود، حدیث نمبر۔662)

(المنتقی ابن الجارود، حدیث نمبر۔663)

(المنتقی ابن الجارود، حدیث نمبر۔1101)

(المنتقی ابن الجارود، حدیث نمبر۔1102)

وارث کیلئے وصیت نہیں

اللہ تعالیٰ نے ہر ایسے مسلمان پر جس کے پاس مال ہو وصیت کرنا فرض کیا ہے:

قرآن:

كُتِبَ عَلَيْكُمْ إِذَا حَضَرَ أَحَدَكُمُ الْمَوْتُ إِنْ تَرَكَ خَيْرًا الْوَصِيَّةُ لِلْوَالِدَيْنِ وَالْأَقْرَبِينَ بِالْمَعْرُوفِ ۖ حَقًّا عَلَى الْمُتَّقِينَ ﴿١٨٠﴾

تم پر فرض کیا جاتاہے کہ جب تم میں سے کسی کی موت قریب آپہنچے اگر اس نے کچھ مال چھوڑا ہو، تو (اپنے) والدین اور قریبی رشتہ داروں کے حق میں بھلے طریقے سے وصیت کرے، یہ پرہیزگاروں پر لازم ہے،

(سورۃ البقرۃ 2 آیت نمبر۔180)

وصیت کیلئے اللہ کریم نے کوئی شرط یا پابندی نہیں لگائی کہ اتنے حصے کی کی جاسکتی ہے اس سے زیادہ کی نہیں، اور نہ ہی یہ قدغن ہے کہ فلاں کیلئے کر سکتا ہے اور فلاں کیلئے نہیں لیکن المنتقی ابن الجارود نے قرآن کی مخالفت میں درج ذیل پابندیاں لگائی ہیں، ملاحظہ فرمایئے:

وارث کیلئے وصیت نہیں

حَدَّثَنَا أَبُو أَيُّوبَ سُلَيْمَانُ بْنُ عَبْدِ الْحَمِيدِ الْبَهْرَانِيُّ، قَالَ: ثنا يَزِيدُ بْنُ عَبْدِ رَبِّهِ، قَالَ: ثنا الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ، قَالَ: ثنا ابْنُ جَابِرٍ، وَحَدَّثَنِي سُلَيْمُ بْنُ عَامِرٍ، وَغَيْرُهُ، عَنْ أَبِي أُمَامَةَ، وَغَيْرِهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ، رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَئِذٍ، فَكَانَ فِيمَا تَكَلَّمَ بِهِ: "أَلَا إِنَّ اللَّهَ قَدْ أَعْطَى كُلَّ ذِي حَقٍّ حَقَّهُ أَلَا لَا وَصِيَّةَ لِوَارِثٍ".

سیدنا ابوامامہ رضی اللہ عنہ وغیرہ بیان کرتے ہیں جو کہ اس دن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے خطبہ میں موجود تھے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی گفتگو کا ایک حصہ یہ تھا: اللہ تعالیٰ نے ہر حقدار کو اس کا حق دے دیا ہے، لہذا اب کسی وارث کے لیے کوئی وصیت نہیں۔

(المنتقی ابن الجارود، حدیث نمبر۔949)

باب نمبر۔30

شادی کیلئے لڑکی کی عمر

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی نکاح کے وقت کیا عمر تھی؟المنتقی ابن الجارود کی حدیث ملاحظہ کیجیے :

شادی کیلئے لڑکی کی عمر

حَدَّثَنَا هَارُونُ بْنُ إِسْحَاقَ، قَالَ: ثنا عَبْدَةُ، عَنْ هِشَامٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، قَالَتْ: "تَزَوَّجَنِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَنَا بِنْتُ سِتِّ سِنِينَ، وَدَخَلَ بِي وَأَنَا بِنْتُ تِسْعِ سِنِينَ".

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے شادی کی، تو میں چھ برس کی تھی اور جب مجھ سے مباشرت کی، تو اس وقت میں نو برس کی تھی۔

(المنتقی ابن الجارود، حدیث نمبر۔711)

ان احادیث کے ''موضوع'' ہونے کے بے شمار دلائل ہیں، ان میں سے چند ایک پیشِ خدمت ہیں :

دلیل نمبر۔1

قرآنِ حکیم کی رُو سے نکاح کی عمر بلوغت ہے۔ارشادِ باری تعالیٰ ہے :

قرآن:

وَابْتَلُوا الْيَتٰمٰى حَتّٰٓى اِذَا بَلَغُوا النِّكَاحَ ج فَاِنْ اٰنَسْتُمْ مِّنْهُمْ رُشْدًا فَادْفَعُوْٓا اِلَيْهِمْ اَمْوَالَهُمْ ج (6/4)

ترجمہ:'' اور یتیموں کو آزماتے رہو یہاں تک کہ وہ نکاح کی عمر کو پہنچ جائیں، پھر اگر اُن میں صلاحیت (عقل کی پختگی) پاؤ تو اُن کے مال اُن کے حوالے کر دو۔''(سورۃ النساء سورہ نمبر 4 آیت نمبر 6)

قرآن:

وَلَا تَقْرَبُوْا مَالَ الْيَتِيْمِ اِلَّا بِالَّتِيْ هِيَ اَحْسَنُ حَتّٰى يَبْلُغَ اَشُدَّهٗ ج (152/6)

ترجمہ:'' اور یتیم کے مال کے قریب تک نہ جاؤ مگر اس طرح کہ وہ بہترین ہو، یہاں تک کہ وہ اپنی جوانی کو پہنچ جائے۔''

{سورۃ الانعام سورہ نمبر 6 آیت نمبر 152}

قرآن:

وَلَا تَقْرَبُوْا مَالَ الْيَتِيْمِ اِلَّا بِالَّتِيْ هِيَ اَحْسَنُ حَتّٰى يَبْلُغَ اَشُدَّهٗ ص (34/17)

ترجمہ: '' اور یتیم کے مال کے قریب تک نہ جاؤ مگر اس طرح کہ وہ بہترین ہو، یہاں تک کہ وہ اپنی جوانی کو پہنچ جائے۔''

{سورۃ بنی اسرائیل سورہ نمبر 17 آیت نمبر 34}

اِن آیات سے ثابت ہوا کہ نکاح کی عمر جوانی ہے، لٰہذا قرآن کی رُو سے نابالغ بچے یا بچی کی شادی درست نہیں ہو سکتی کیونکہ وہ جوانی کی عمر کو پہنچا ہُوا نہیں ہوتا۔

دلیل نمبر۔2

اللہ تعالیٰ نے قرآنِ مجید میں اِرشاد فرمایا کہ نکاح کیلیئے مرد اور عورت کا راضی ہونا ضروری ہے چنانچہ فرمایا:

مرد کی رضامندی ضروری ہے

قرآن:

فَانْكِحُوْا مَا طَابَ لَكُمْ مِّنَ النِّسَآءِ (3/4)

ترجمہ: '' ایسی عورتوں سے نکاح کرو جو تمہیں پسند ہوں۔''

{سورۃ النساء سورہ نمبر 4 آیت نمبر 3}

اور عورت کی رضامندی ضروری ہے

قرآن:

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا يَحِلُّ لَكُمْ اَنْ تَرِثُوا النِّسَآءَ كَرْهًا ط (19/4)

ترجمہ: '' اے ایمان والو! تمہارے لیے حلال نہیں کہ تم عورتوں کے زبردستی مالک بن جاؤ۔''(سورۃ النساء سورہ نمبر 4 آیت نمبر 19)

ان آیات سے ثابت ہوتا ہے کہ نکاح کیلیئے مرد و عورت کا راضی ہونا ضروری ہے۔ کیا چھ (6) سال کی بچی کے بارے میں کہا جا سکتا ہے کہ وہ نکاح کیلیئے راضی ہے؟ مذکورہ بالا احادیث میں تو یہ ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو تو علم ہی نہیں تھا کہ ان کی شادی کی جا رہی ہے، شادی کیلیئے رضامندی کی اجازت لینا تو بہت دور کی بات ہے۔

دلیل نمبر۔3

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا اپنی بڑی (علاتی) بہن حضرت اسماء بنت ابو بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے دس سال چھوٹی تھیں۔

حضرت اسماء رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا انتقال 73 ہجری میں ہوا تو اس وقت ان کی عمر سو (100) سال تھی، اس طرح ہجرت کے وقت

حضرت اسماء رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی عمر 27 یا 28 سال بنتی ہے۔ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا چونکہ حضرت اسماء رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے دس (10) سال چھوٹی تھیں لہٰذا آپ کی عمر ہجرت کے وقت 17 یا 18 سال تھی۔ آپ کی رخصتی چونکہ 2 ہجری میں ہوئی، اس طرح ہجرت کے وقت کی عمر میں دو (2) جمع کرنے سے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی عمر بوقتِ رخصتی 19 یا 20 سال تھی۔ (مشکوٰۃ اسماء الرجال + عینی شرح بخاری جلد نمبر 8 صفحہ نمبر 96 + استعاب جلد نمبر 2 صفحہ نمبر 744)

دلیل نمبر۔4

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا، حضرت فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے پانچ سال چھوٹی تھیں۔ حضرت فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے پینتیس (35) سال کی عمر میں 10 نبوی میں انتقال فرمایا (بحوالہ استعاب جلد نمبر 2 صفحہ نمبر 752 اور اسد الغابہ جلد نمبر 4 صفحہ نمبر 377) اس طرح ہجرت کے وقت حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی عمر بیس (20) سال بنتی ہے، رخصتی چونکہ ہجرت کے دوسرے سال ہوئی تھی لہٰذا رخصتی کے وقت آپ کی عمر مبارک بائیس (22) سال تھی۔

قرآن اور صحیح احادیث کی روشنی میں آپ پڑھ چکے ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے جب حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے شادی کی، اس وقت اُمّ المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی عمر سترہ (17) تا بائیس (22) سال کے درمیان تھی۔ اس سلسلے میں مزید دلائل بھی موجود ہیں لیکن یہاں اختصار سے کام لیا جاتا ہے۔ ہم نے قرآن کے ساتھ ساتھ صحیح احادیث کو بھی بطور دلائل کے پیش کیا ہے لیکن مذہبی پیشوائیت چُن چُن کر اُن احادیث کو صحیح ثابت کرنے پر بضد ہے جن سے حضور صلی اللہ علیہ والہ وسلم، اُمہات المومنینؓ، صحابہ کرامؓ انبیائِ کرامؑ کی توہین ہوتی ہو۔ مذکورہ بالا موضوع کے متعلق ایک دلچسپ صورتِ حال آپ کے سامنے پیش کی جا رہی ہے، اسے ذرا غور سے پڑھیے گا۔"

(1) حضرت خدیجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا، حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے نکاح سے تین سال پہلے فوت ہو چکی تھیں۔ (صحیح بخاری، انٹر نیشنل نمبر۔6004)

(2) حضرت خدیجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا انتقال 10 نبوی میں ہوا۔

(3) اس حساب سے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا نکاح 13 نبوی میں عین ہجرت کے سال کچھ دن پہلے ہو گیا۔ اس وقت آپ کی عمر چھ (6) سال تھی۔

(4) 13 نبوی میں حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی عمر مبارک چھ (6) سال تھی تو آپ کی پیدائش کا سال 7 نبوی بنتا ہے۔

(5) سورۃ القمر 5 نبوی میں نازل ہوئی یعنی حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی پیدائش سے دو (2) سال پہلے۔

(6) سورۃ القمر کے بارے میں حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں "بل الساعۃ موعدھم ...نازل ہوئی تو میں چھوٹی سی لڑکی تھی اور کھیلتی کُودتی تھی۔"

(صحیح بخاری جلد دوم کتاب التفسیر حدیث نمبر 2101 صفحہ نمبر 1030، انٹر نیشنل نمبر 4876)

پوری حدیث اس طرح ہے:

حدیث:

حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُوسَى، حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ يُوسُفَ، أَنَّ ابْنَ جُرَيْجٍ أَخْبَرَهُمْ، قَالَ: أَخْبَرَنِي يُوسُفُ بْنُ مَاهَكٍ، قَالَ: إِنِّي عِنْدَ عَائِشَةَ أُمِّ الْمُؤْمِنِينَ، قَالَتْ: "لَقَدْ أُنْزِلَ عَلَى مُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَكَّةَ، وَإِنِّي لَجَارِيَةٌ أَلْعَبُ "بَلِ السَّاعَةُ مَوْعِدُهُمْ وَالسَّاعَةُ أَدْهَى وَأَمَرُّ سورة القمر آية 46".

ترجمہ: "ہم سے ابراہیم بن موسیٰ نے بیان کیا، کہا ہم سے ہشام بن یوسف نے بیان کیا، انہیں ابن جریج نے خبر دی، کہا کہ مجھے یوسف بن ماہک نے خبر دی، انہوں نے بیان کیا کہ میں ام المؤمنین عائشہ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں حاضر تھا۔ آپ نے فرمایا کہ جس وقت آیت بَلِ السَّاعَةُ مَوْعِدُهُمْ وَالسَّاعَةُ أَدْهَى وَأَمَرُّ سورة القمر آية 46 " "لیکن ان کا اصل وعدہ تو قیامت کے دن کا ہے اور قیامت بڑی سخت اور تلخ چیز ہے" محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر مکہ میں نازل ہوئی تو میں بچی تھی اور کھیلا کرتی تھی۔"

(صحیح بخاری جلد دوم کتاب التفسیر حدیث نمبر 2101 صفحہ نمبر 1030، انٹر نیشنل نمبر 4876)

مقامِ غور و فکر ہے... مگر صرف عقل والوں کیلئے

باب نمبر۔31

عورت کی قیمت لوہے کی انگوٹھی

قرآنِ حکیم نے نکاح کے سلسلے میں مرد اور عورت دونوں کی پسند کو ملحوظ رکھنے کا حکم دیا ہے، چنانچہ فرمانِ خداوندی ہے :

مرد کی پسند :

قرآن:

فَانْكِحُوا مَا طَابَ لَكُمْ مِّنَ النِّسَآءِ(3/4)

ترجمہ: "ایسی عورتوں سے نکاح کرو جو تمہیں پسند ہوں۔"

{سورۃ النساء سورہ نمبر4 آیت نمبر3}

عورت کی پسند :

قرآن:

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا يَحِلُّ لَكُمْ أَن تَرِثُوا النِّسَاءَ كَرْهًا

"اے ایمان والو تمہارے لیے حلال نہیں کہ تم عورتوں کے زبردستی مالک بن جاؤ۔"

{سورۃ النساء سورہ نمبر4 آیت نمبر19}

دوسری جانب صحیح بخاری میں یہ تاثر دیا گیا ہے کہ عورت ایک کٹی پتنگ ہے یا لوٹ کا مال ہے، جس کے بھی ہاتھ آجائے، اس کی اپنی کوئی مرضی یا پسند نہیں ہو سکتی، گویا یہ منڈی کا مال ہے جسے پسند آجائے یا جس کو اس کی ضرورت پیش آئے وہ اسے خرید لے اور استعمال کرے۔ مذکورہ حدیث ملاحظہ کیجیے :

عورت کی قیمت لوہے کی انگوٹھی

حَدَّثَنَا ابْنُ الْمُقْرِءِ، قَالَ: ثنا سُفْيَانُ، عَنْ أَبِي حَازِمٍ ، عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: إِنَّا فِي الْقَوْمِ، إِذْ قَالَتِ امْرَأَةٌ: إِنِّي قَدْ وَهَبْتُ نَفْسِي لَكَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ، فَرَأْ فِيَّ رَأْيَكَ، فَقَامَ رَجُلٌ، فَقَالَ: زَوِّجْنِيهَا، قَالَ: " اذْهَبْ فَاطْلُبْ وَلَوْ خَاتَمًا مِنْ حَدِيدٍ، قَالَ: فَذَهَبَ وَلَمْ يَجِئْ بِشَيْءٍ وَلَا بِخَاتَمٍ مِنْ حَدِيدٍ، قَالَ لَهُ النَّبِيُّ: أَمَعَكَ مِنْ سُوَرِ الْقُرْآنِ شَيْءٌ؟ قَالَ: نَعَمْ، قَالَ: فَزَوَّجَهُ بِمَا مَعَهُ مِنْ سُوَرِ الْقُرْآنِ ".

سیدنا سہل بن سعد رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ہم لوگوں کے ساتھ بیٹھے تھے کہ ایک عورت کہنے لگی: اے اللہ کے رسول! میں خود کو آپ کی خدمت میں پیش کرتی ہوں، میرے متعلق اپنے خیال کا اظہار کیجیے۔ ایک شخص کھڑا ہو کر کہنے لگا: ان سے میری شادی کروا دیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جا کر کچھ تلاش کر لائیے، خواہ لوہے کی انگوٹھی ہی مل جائے۔ راوی کہتے ہیں: وہ گیا اور نہ تو لوہے کی انگوٹھی لایا اور نہ ہی کوئی اور چیز لایا۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا: کیا آپ کو قرآن کی کوئی سورت یاد ہے؟ اس نے کہا: جی ہاں! راوی کہتے ہیں: آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے قرآن کی ان سورتوں کے عوض جو اسے یاد تھیں، اس کی شادی کر دی۔

(المنتقی ابن الجارود، حدیث نمبر۔716)

قرعہ اندازی

قرآنِ کریم اِنسانی فکر کو بڑی اہمیت دیتا ہے اور تاکید کرتا ہے کہ اپنے معاملات کے فیصلے عقل و فکر اور علم و بصیرت کی رُو سے کیا کرو، اِس لیے ہر وہ رَوِش جس میں عقل و فکر کے چراغ گل کر کے ظن و تخمین اور قیاسات و توہمات سے فیصلے کیے جائیں، اس کے نزدیک مذموم ہیں لہٰذا قرآنِ مجید میں اِرشادِ باری تعالیٰ ہے :

قرآن:

وَاَنۡ تَسۡتَقۡسِمُوۡا بِالۡاَزۡلَامِ‌ ؕ ذٰ لِكُمۡ فِسۡقٌ‌ ؕ (3/5)

" تم پر حرام کیا گیا قرعہ کے تیروں کے ذریعے فال گیری کرنا، یہ سب بد ترین گناہ ہیں۔"(سورۃ المائدہ سورہ نمبر 5 آیت نمبر 3)

یٰۤاَيُّهَا الَّذِيۡنَ اٰمَنُوۡۤا اِنَّمَا الۡخَمۡرُ وَالۡمَيۡسِرُ وَالۡاَنۡصَابُ وَالۡاَزۡلَامُ رِجۡسٌ مِّنۡ عَمَلِ الشَّيۡطٰنِ فَاجۡتَنِبُوۡهُ لَعَلَّكُمۡ تُفۡلِحُوۡنَ (90/5)

ترجمہ :" اے ایمان والو! اِس کے سِوا نہیں کہ شراب، جُوا اور بُت اور قرعہ اندازی ناپاک ہیں، شیطانی کام ہیں، سو اِن سے بچو تاکہ فلاح پاؤ۔" {سورۃ المائدہ سورہ نمبر 5 آیت نمبر 90)

لیکن المنتقی ابن الجارود میں قرعہ اندازی کو جائز قرار دیا گیا ہے بلکہ یہاں تک کہا گیا کہ حضور صلی اللہ علیہ والہ وسلم خود بھی قرعہ اندازی کیا کرتے تھے۔ کیا یہ بات تسلیم کی جا سکتی ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ والہ وسلم، اللہ تعالیٰ کے حکم کی نافرمانی کیا کرتے تھے؟ ملاحظہ کیجیے چند احادیث :

قرعہ اندازی

حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، قَالَ: ثنا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، قَالَ: أنا مَعْمَرٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، قَالَ: أَنِي سَعِيدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ، وَعُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ، وَعَلْقَمَةُ بْنُ وَقَّاصٍ اللَّيْثِيُّ، وَعُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُتْبَةَ بْنِ مَسْعُودٍ، مِنْ حَدِيثِ عَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، أَنَّ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا زَوْجَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَتْ: " كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَرَادَ سَفَرًا أَقْرَعَ بَيْنَ نِسَائِهِ، فَأَيَّتُهُنَّ خَرَجَ سَهْمُهَا خَرَجَ بِهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ".

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی زوجہ محترمہ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب سفر پر جانے کا ارادہ کرتے، تو اپنی بیویوں کے درمیان قرعہ اندازی کرتے، جس کے نام قرعہ نکل آتا، اسے ساتھ لے جاتے۔

(المنتقی ابن الجارود، حدیث نمبر۔723)

(المنتقی ابن الجارود، حدیث نمبر۔725)

باب نمبر۔33

قتل مرتد

قرآنِ پاک میں اللہ تعالٰی کا فرمان ہے :

قرآن:

لَآ اِكْرَاهَ فِي الدِّيْنِ قف(256/2)

ترجمہ: "دِین کے بارے میں کوئی زبردستی نہیں۔"

{سورۃ البقرۃ سورہ نمبر2 آیت نمبر256}

قرآن:

وَقُلِ الْحَقُّ مِنْ رَّبِّكُمْ قف فَمَنْ شَآءَ فَلْيُؤْمِنْ وَّمَنْ شَآءَ فَلْيَكْفُرْ لا (29/18)

ترجمہ: "آپ ؐ کہہ دیں حق تمہارے ربّ کی طرف سے ہے، پس جو چاہے سو ایمان لائے اور جو چاہے اِنکار کر دے۔"

{سورۃ الکہف سورہ نمبر18 آیت نمبر29}

قرآن:

قُلْ يٰۤاَيُّهَا النَّاسُ قَدْ جَآءَكُمُ الْحَقُّ مِنْ رَّبِّكُمْ ج فَمَنِ اهْتَدٰى فَاِنَّمَا يَهْتَدِيْ لِنَفْسِهٖ ج وَمَنْ ضَلَّ فَاِنَّمَا يَضِلُّ عَلَيْهَا ج وَمَآ اَنَا عَلَيْكُمْ بِوَكِيْلٍ (108/10)

ترجمہ: "آپ ؐ کہہ دیں، اے لوگو! تمہارے پاس تمہارے ربّ کی طرف سے حق پہنچ چکا تو جس نے ہدایت پائی، صرف اپنی جان کیلئے ہدایت پائی اور جو گمراہ ہوا تو صرف اپنے بُرے کو گمراہ ہوا اور میں تم پر مختار نہیں ہوں۔" {سورۃ یونس سورہ نمبر10 آیت نمبر108

جبکہ مذہبی پیشوائیت کا اِصرار ہے کہ جو شخص اِسلام قبول کرنے کے بعد مرتد ہو جائے، اُس کی سزا قتل ہے۔ اللہ کریم، قرآنِ مجید میں اِرشاد فرماتے ہیں:

قرآن:

وَمَنْ يَّبْتَغِ غَيْرَ الْاِسْلَامِ دِيْنًا فَلَنْ يُّقْبَلَ مِنْهُ ج وَهُوَ فِي الْاٰخِرَةِ مِنَ الْخٰسِرِيْنَ ۰ كَيْفَ يَهْدِي اللّٰهُ قَوْمًا كَفَرُوْا بَعْدَ اِيْمَانِهِمْ وَشَهِدُوْۤا اَنَّ الرَّسُوْلَ حَقٌّ وَّجَآءَهُمُ الْبَيِّنٰتُ ط وَاللّٰهُ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الظّٰلِمِيْنَ ۰ اُولٰٓئِكَ جَزَآؤُهُمْ اَنَّ

عَلَيۡهِمۡ لَعۡنَةَ اللّٰهِ وَالۡمَلٰٓـئِكَةِ وَالنَّاسِ اَجۡمَعِيۡنَ ۙ خٰلِدِيۡنَ فِيۡهَا ۚ لَا يُخَفَّفُ عَنۡهُمُ الۡعَذَابُ وَلَا هُمۡ يُنۡظَرُوۡنَ ۙ اِلَّا الَّذِيۡنَ تَابُوۡا مِنۡۢ بَعۡدِ ذٰلِكَ وَاَصۡلَحُوۡا ۚ فَاِنَّ اللّٰهَ غَفُوۡرٌ رَّحِيۡمٌ (89-85/3)

ترجمہ: " اور جو کوئی چاہے گا اِسلام کے سوا کوئی اور دِین تو اُس سے ہر گز قبول نہ کیا جائے گا اور وہ آخرت میں نقصان اٹھانے والوں سے ہو گا، اللہ ایسے لوگوں کو کیونکر ہدایت دے گا جو کافر ہو گئے اپنے اِیمان کے بعد اور گواہی دے چکے کہ یہ رسول (صلی اللہ علیہ والہ وسلم) سچے ہیں اور ان کے پاس کھلی نشانیاں آگئیں اور اللہ ظالم لوگوں کو ہدایت نہیں دیتا۔ ایسے لوگوں کی سزا ہے کہ اُن پر لعنت ہے اللہ کی اور فرشتوں کی اور تمام لوگوں کی، وہ اس میں ہمیشہ رہیں گے، نہ اُن سے عذاب ہلکا کیا جائے گا اور نہ اُنہیں مہلت دی جائے گی، مگر جن لوگوں نے اس کے بعد توبہ کی اور اصلاح کی تو بیشک اللہ بخشنے والا، رحم کرنے والا ہے۔"

{سورۃ آل عمران سورہ نمبر 3 آیت نمبر 85 تا 89}

آپ نے غور فرمایا کہ قرآن نے کس طرح بات کو نکھار کر بیان کیا ہے۔ قرآن کے اِن الفاظ " مگر جن لوگوں نے اِس کے بعد توبہ کی اور اصلاح کی " نے مذہبی پیشوائیت کے بھاگنے کے تمام راستے بند کر دیئے ہیں کہ اگر مرتد کی سزا قتل ہوتی تو توبہ اور اِصلاح کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔ ایک اور مقام پر اللہ نے فرمایا :

قرآن:

اِنَّ الَّذِيۡنَ اٰمَنُوۡا ثُمَّ كَفَرُوۡا ثُمَّ اٰمَنُوۡا ثُمَّ كَفَرُوۡا ثُمَّ ازۡدَادُوۡا كُفۡرًا لَّمۡ يَكُنِ اللّٰهُ لِيَغۡفِرَ لَهُمۡ وَلَا لِيَهۡدِيَهُمۡ سَبِيۡلًا ؕ (137/4)

ترجمہ: "بے شک جو لوگ اِیمان لائے پھر کافر ہوئے پھر اِیمان لائے پھر کافر ہوئے پھر کفر میں بڑھتے رہے، اللہ اُنہیں ہر گز نہ بخشے گا اور نہ اُنہیں سیدھی راہ دکھائے گا۔"

{سورۃ النساء سورہ نمبر 4 آیت نمبر 137}

اگر مرتد کی سزا قتل ہوتی تو " ثُمَّ كَفَرُوۡا " کے بعد " ثُمَّ اٰمَنُوۡا " کے الفاظ ہر گز نہ آتے کیونکہ ایک مسلمان جب کافر ہو جاتا تو اُسے قتل کر دیا جاتا تھا، اِس کے بعد " ثُمَّ اٰمَنُوۡا " اور پھر " ثُمَّ كَفَرُوۡا " کی گنجائش ہی نہیں رہتی۔ قرآن اپنی ہر بات کو دلیل و برہان اور بصیرت و فراست کی رُو سے تسلیم کرنے کی دعوت دیتا ہے اِسی لیے اس نے فرمایا :

قرآن:

قُلۡ هٰذِهٖ سَبِيۡلِىۡۤ اَدۡعُوۡۤا اِلَى اللّٰهِ ۚ عَلٰى بَصِيۡرَةٍ اَنَا وَمَنِ اتَّبَعَنِىۡ ؕ (108/12)

ترجمہ: " آپ کہہ دیں یہ میرا راستہ ہے، میں اور میری اتباع کرنے والے علیٰ وجہ البصیرت خدا کی طرف دعوت دیتے ہیں۔"

{سورۃ یوسف سورہ نمبر 12 آیت نمبر 108}

اس لیے وہ اُس اِیمان کو اِیمان ہی تسلیم کرنے کیلئے تیار نہیں جو دِلوں میں داخل نہ ہوا ہو۔ چنانچہ فرمایا :

قرآن:

قَالَتِ الۡاَعۡرَابُ اٰمَنَّا ؕ قُلۡ لَّمۡ تُؤۡمِنُوۡا وَلٰـکِنۡ قُوۡلُوۡۤا اَسۡلَمۡنَا وَلَمَّا یَدۡخُلِ الۡاِیۡمَانُ فِیۡ قُلُوۡبِکُمۡ ؕ (14/49)

ترجمہ: '' دیہاتی لوگ کہتے ہیں کہ ہم اِیمان لائے، آپ کہہ دیں کہ تم اِیمان نہیں لائے بلکہ تم یوں کہو کہ ہم اِسلام لائے، اِیمان تو ابھی تمہارے دِلوں میں داخل ہی نہیں ہوا۔''

{سورۃ الحجرات سورہ نمبر 49 آیت نمبر 14}

یعنی جب تک اِیمان دِلوں میں داخل نہ ہو، بندہ مومن نہیں ہو سکتا۔ ایک آدمی دل سے اِسلام کو قبول نہیں کرتا، ظاہر ہے وہ مومن نہیں ہو سکتا لیکن مذہبی پیشوائیت کا اصرار ہے کہ تمہیں زبردستی مومن ہی بن کر رہنا ہو گا ورنہ تمہیں قتل کر دیا جائے گا۔ فرض کریں ایک آدمی مولویوں کے ڈر سے دینِ اسلام سے مرتد ہونے کا اعلان نہیں کرتا تو کیا اِس طرح وہ مومن رہے گا؟ قرآن نے بتایا ہے کہ یہ عقیدہ فرعون کا تھا :

قرآن:

قَالَ فِرۡعَوۡنُ اٰمَنۡتُمۡ بِهٖ قَبۡلَ اَنۡ اٰذَنَ لَـكُمۡ ۚ اِنَّ هٰذَا لَمَكۡرٌ مَّكَرۡتُمُوۡهُ فِى الۡمَدِيۡنَةِ لِتُخۡرِجُوۡا مِنۡهَاۤ اَهۡلَهَا ۚ فَسَوۡفَ تَعۡلَمُوۡنَ ۔ لَاُقَطِّعَنَّ اَيۡدِيَكُمۡ وَاَرۡجُلَكُمۡ مِّنۡ خِلَافٍ ثُمَّ لَاُصَلِّبَنَّكُمۡ اَجۡمَعِيۡنَ (7/123-124)

ترجمہ: '' فرعون کہنے لگا کہ تم موسیٰؑ پر اِیمان لائے ہو بغیر اِس کے کہ میں تم کو اجازت دوں بے شک یہ سازش تھی جس پر تمہارا عمل درآمد ہوا ہے اس شہر میں تاکہ تم سب اس شہر سے یہاں کے رہنے والوں کو باہر نکال دو۔ سو اب تم کو حقیقت معلوم ہوئی جاتی ہے۔ میں تمہارے ایک طرف کے ہاتھ اور دوسری طرف کے پاؤں کاٹوں گا۔ پھر تم سب کو سُولی پر لٹکا دوں گا۔''

{سورۃ الاعراف سورہ نمبر 7 آیت نمبر 123 تا 124}

قرآن:

قَالَ اٰمَنۡتُمۡ لَهٗ قَبۡلَ اَنۡ اٰذَنَ لَـكُمۡ ۚ اِنَّهٗ لَكَبِيۡرُكُمُ الَّذِىۡ عَلَّمَكُمُ السِّحۡرَ ۚ فَلَسَوۡفَ تَعۡلَمُوۡنَ ؕ لَاُقَطِّعَنَّ اَيۡدِيَكُمۡ وَاَرۡجُلَكُمۡ مِّنۡ خِلَافٍ وَّلَاُوصَلِّبَنَّكُمۡ اَجۡمَعِيۡنَ (49/26)

ترجمہ:'' فرعون نے کہا کہ میری اجازت سے پہلے تم اِس پر ایمان لے آئے؟ یقیناً یہی تمہارا وہ بڑا (سردار) ہے جس نے تم سب کو جادُو سکھایا ہے، سو تمہیں ابھی ابھی معلوم ہو جائے گا، قسم ہے میں ابھی تمہارے ہاتھ پاؤں الٹے طور پر کاٹ دوں گا اور تم سب کو سُولی پر لٹکا دوں گا۔''

{سورۃ الشعراء سورہ نمبر 26 آیت نمبر 49}

قرآن:

قَالَ اٰمَنْتُمْ لَهٗ قَبْلَ اَنْ اٰذَنَ لَكُمْ ط اِنَّهٗ لَكَبِيْرُكُمُ الَّذِيْ عَلَّمَكُمُ السِّحْرَ ج فَلَاُقَطِّعَنَّ اَيْدِيَكُمْ وَ اَرْجُلَكُمْ مِّنْ خِلَافٍ وَّلَاُصَلِّبَنَّكُمْ فِيْ جُذُوْعِ النَّخْلِ ز وَلَتَعْلَمُنَّ اَيُّنَآ اَشَدُّ عَذَابًا وَّاَبْقٰى (71/20)

ترجمہ:'' فرعون کہنے لگا کہ کیا میری اجازت سے پہلے ہی تم اِس پر ایمان لے آئے؟ یقیناً یہی تمہارا وہ بڑا بزرگ ہے جس نے تم سب کو جادُو سکھایا ہے، (سُن لو) میں تمہارے ہاتھ پاؤں اُلٹے سیدھے کٹوا کر تم سب کو کھجور کے تنوں میں سولی پر لٹکوا دوں گا اور تمہیں پوری طرح معلوم ہو جائے گا کہ ہم میں سے کس کی مار زیادہ سخت اور دیرپا ہے۔''

{سورۃ طٰہٰ سورہ نمبر 20 آیت نمبر 71}

حضرت شعیب علیہ السلام کی قوم نے بھی یہی کہا تھا :

قرآن:

قَالَ الْمَلَاُ الَّذِيْنَ اسْتَكْبَرُوْا مِنْ قَوْمِهٖ لَنُخْرِجَنَّكَ يٰشُعَيْبُ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مَعَكَ مِنْ قَرْيَتِنَآ اَوْ لَتَعُوْدُنَّ فِيْ مِلَّتِنَا ط قَالَ اَوَلَوْ كُنَّا كٰرِهِيْنَ (88/7)

ترجمہ:'' ان کی قوم کے متکبر سرداروں نے کہا کہ اے شعیب! ہم آپ کو اور جو آپ کے ہمراہ ایمان والے ہیں ان کو اپنی بستی سے نکال دیں گے اِلّا یہ کہ تم ہمارے مذہب میں پھر آ جاؤ۔ شعیب علیہ السلام نے جواب دیا کہ کیا ہم تمہارے مذہب میں آجائیں گو ہم اِس کو مکروہ ہی سمجھتے ہوں۔''

{سورۃ الاعراف سورہ نمبر 7 آیت نمبر 88}

یہی بات دیگر رُسل کو کہی گئی :

قرآن:

وَقَالَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا لِرُسُلِهِمْ لَنُخْرِجَنَّكُمْ مِّنْ اَرْضِنَآ اَوْ لَتَعُوْدُنَّ فِيْ مِلَّتِنَا ط فَاَوْحٰٓى اِلَيْهِمْ رَبُّهُمْ لَنُهْلِكَنَّ الظّٰلِمِيْنَ (13/14)

ترجمہ: ”کافروں نے اپنے رسولوں سے کہا کہ ہم تمہیں ملک بدر کردیں گے یا تم پھر سے ہمارے مذہب میں لوٹ آؤ۔ تو اُن کے پروردگار نے اُن کی طرف وحی بھیجی کہ ہم اِن ظالموں کو ہی غارت کردیں گے۔“

{سورۃ ابراہیم سورہ نمبر 14 آیت نمبر 13}

مذہبی پیشوائیت کا مغالطہ :

قرآن نے مرتد اور باغی میں فرق کیا ہے، اِسلام ایک سسٹم کا نام ہے، مرتد وہ ہے جسے اِس سسٹم سے اِختلاف ہو جائے لیکن وہ اِس ملک میں پُرامن شہری کے طور پر رہنا چاہے۔ قرآن کے نزدیک یہ کوئی جُرم نہیں کہ ایک شخص عیسائی بن کر ملک میں رہنا چاہتا ہے یا یہودی بن کر۔ جب یہ جُرم ہی نہیں تو قرآن نے اِس کی سزا بھی تجویز نہیں کی۔ جبکہ باغی وہ ہوتا ہے جو اِسلامی نظام کو اُلٹنے کی کوشش کرتا ہے، قرآن نے اِسے جرم قرار دیا ہے اور اس کی سزا مقرر کی ہے۔ قرآن میں ہے:

قرآن:

اِنَّمَا جَزٰٓؤُا الَّذِیۡنَ یُحَارِبُوۡنَ اللّٰہَ وَرَسُوۡلَہٗ وَیَسۡعَوۡنَ فِی الۡاَرۡضِ فَسَادًا اَنۡ یُّقَتَّلُوۡۤا اَوۡ یُصَلَّبُوۡۤا اَوۡ تُقَطَّعَ اَیۡدِیۡہِمۡ وَاَرۡجُلُہُمۡ مِّنۡ خِلَافٍ اَوۡ یُنۡفَوۡا مِنَ الۡاَرۡضِ ط ذٰلِکَ لَہُمۡ خِزۡیٌ فِی الدُّنۡیَا وَلَہُمۡ فِی الۡاٰخِرَۃِ عَذَابٌ عَظِیۡمٌ (33/5)

ترجمہ: ”جو اللہ اور رسول (کے نظام) کے خلاف جنگ کریں اور ملک میں فساد کرتے پھریں، اُن کی سزا یہی ہے کہ وہ قتل کردیئے جائیں یا مخالف جانب سے اُن کے ہاتھ پاؤں کاٹ دیئے جائیں یا اُنہیں جلاوطن کر دیا جائے، یہ تو ہوئی اُن کی دُنیوی ذِلّت اور خواری اور آخرت میں اُن کیلئے بڑا بھاری عذاب ہے۔“

{سورۃ المائدہ سورہ نمبر 5 آیت نمبر 33}

اِسلام کے معنی ہی چونکہ سلامتی کے ہیں، اِس لیے اِس نے باغی کیلئے بھی رُجوع کا دروازہ کھلا رکھا ہے کہ اگر کوئی باغی گرفتار ہونے سے قبل توبہ کرلیتا ہے تو اُسے معاف کیا جا سکتا ہے چنانچہ فرمایا۔“

قرآن:

اِلَّا الَّذِیۡنَ تَابُوۡا مِنۡ قَبۡلِ اَنۡ تَقۡدِرُوۡا عَلَیۡہِمۡ ج فَاعۡلَمُوۡۤا اَنَّ اللّٰہَ غَفُوۡرٌ رَّحِیۡمٌ (34/5)

” مگر وہ لوگ جنہوں نے توبہ کرلی اِس سے قبل کہ تم اُن پر قابو پالو تو جان لو کہ اللہ بہت بڑی بخشش اور رحم و کرم والا ہے۔“

{سورۃ المائدہ سورہ نمبر 5 آیت نمبر 34}

صحیح بخاری میں ایک ایسی حدیث بھی ہے جس میں حضرت خالد بن ولید رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو تو قرآنی تعلیم کے خلاف عمل کرتے ہوئے دِکھایا گیا ہے لیکن حضور صلی اللہ علیہ والہ وسلم کا بیان قرآن کے مطابق ہے۔ ملاحظہ کیجیے:

خالد بن ولیدؓ نے مرتدین کو قتل اور گرفتار کیا

قتل مرتد کے متعلق صحابہؓ میں اختلاف

حدیث:

حَدَّثَنَا مَحْمُودٌ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ سَالِمٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، بَعَثَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَالِدًا. ح. وحَدَّثَنِي أَبُو عَبْدِ اللَّهِ نُعَيْمُ بْنُ حَمَّادٍ، حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ، أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ سَالِمٍ، عَنْ أَبِيهِ، قَالَ: "بَعَثَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَالِدَ بْنَ الْوَلِيدِ إِلَى بَنِي جَذِيمَةَ، فَلَمْ يُحْسِنُوا أَنْ يَقُولُوا أَسْلَمْنَا، فَقَالُوا: صَبَأْنَا صَبَأْنَا، فَجَعَلَ خَالِدٌ يَقْتُلُ وَيَأْسِرُ، وَدَفَعَ إِلَى كُلِّ رَجُلٍ مِنَّا أَسِيرَهُ، فَأَمَرَ كُلَّ رَجُلٍ مِنَّا أَنْ يَقْتُلَ أَسِيرَهُ، فَقُلْتُ: وَاللَّهِ لَا أَقْتُلُ أَسِيرِي وَلَا يَقْتُلُ رَجُلٌ مِنْ أَصْحَابِي أَسِيرَهُ، فَذَكَرْنَا ذَلِكَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: "اللَّهُمَّ إِنِّي أَبْرَأُ إِلَيْكَ مِمَّا صَنَعَ خَالِدُ بْنُ الْوَلِيدِ مَرَّتَيْنِ".

ترجمہ: ”حضرت ابنِ عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے حضرت خالد بن ولید رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو بنی جذیمۃ کی طرف بھیجا تو وہ لوگ اچھی طرح نہیں کہہ سکتے تھے کہ ہم مسلمان ہو گئے بلکہ اُنہوں نے کہا کہ ہم پھر گئے، ہم دِین سے پھر گئے، چنانچہ حضرت خالد رضی اللہ تعالیٰ عنہ لوگوں کو قتل اور قید کرتے رہے اور ہم میں سے ہر ایک کے پاس قیدی بھیجا اور حکم دیا کہ ہر ایک اپنے قیدی کو قتل کر دے۔ پس میں نے کہا کہ خدا کی قسم، میں تو اپنے قیدی کو قتل نہیں کروں گا اور میرے ساتھیوں میں سے بھی کسی نے اپنے قیدی کو قتل نہ کیا۔ پس ہم نے نبی کریم صلی اللہ علیہ والہ وسلم سے اِس بات کا ذِکر کیا تو آپؐ نے دو مرتبہ یہ کہا: اے اللہ میں اُس سے بَری ہوں جو خالدؓ نے کیا ہے۔“

(صحیح بخاری جلد سوم کتاب الاحکام حدیث نمبر 2056 صفحہ نمبر 817، انٹرنیشنل نمبر 7189)

اب آیئے المنتقی ابن الجارود کی ان احادیث کی طرف جن میں مرتد کی سزا قتل بتائی جا رہی ہے:

قتل مرتد

حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، قَالَ: ثنا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ، قَالَ: أنا سَعِيدُ بْنُ أَبِي عَرُوبَةَ، عَنْ أَيُّوبَ، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: "مَنْ بَدَّلَ دِينَهُ فَاقْتُلُوهُ".

سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو اپنا دین تبدیل کرے، اسے قتل کر دیں۔

(المنتقی ابن الجارود، حدیث نمبر۔ 843)

باب نمبر۔34

دشمن ملک میں قرآن لے کر مت جاؤ

اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ جو قرآن آپ پر نازل کیا گیا ہے اسے آگے پہنچادیں چنانچہ فرمانِ خداوندی ہے :

قرآن:

يٰٓاَيُّهَا الرَّسُوۡلُ بَلِّغۡ مَاۤ اُنۡزِلَ اِلَيۡكَ مِنۡ رَّبِّكَ‌ط وَاِنۡ لَّمۡ تَفۡعَلۡ فَمَا بَلَّغۡتَ رِسَالَتَهٗ‌ ط (67/5)

ترجمہ: ''اے رسول صلی اللہ علیہ والہ وسلم ! پہنچادو جو آپؐ کے ربّ کی طرف سے آپؐ پر نازل کیا گیا ہے اور اگر یہ نہ کیا تو گویا اُس کا پیغام نہیں پہنچایا۔''

{سورۃ المائدہ سورہ نمبر 5 آیت نمبر 67}

آج مسلمان اور غیر مسلم دانشور سب جانتے ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے اللہ تعالیٰ کا پیغام پہنچانے کا حق ادا کر دیا۔ سوال یہ ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے اللہ تعالیٰ کا پیغام کن لوگوں تک پہنچایا...؟ صرف مسلمانوں تک یا سارے جہان کے لوگوں تک۔ جواب یہ ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے اللہ کے حکم (درج بالا آیات) کے مطابق تمام لوگوں تک اللہ کا پیغام پہنچایا۔ اب مسلمانوں کی ذمہ داری ہے کہ قرآن کی آواز کو غیر مسلموں تک پہنچائیں، لیکن مندرجہ ذیل حدیث پڑھ کر ہر عقل رکھنے والا مسلمان سمجھ سکتا ہے کہ یہ حدیث کسی غیر مسلم کی وضع کی ہوئی ہے جس میں قرآن کی آواز کو محدود کرنے کی کوشش کی گئی ہے۔ ملاحظہ کیجیے :

دشمن ملک میں قرآن لے کر مت جاؤ

حَدَّثَنَا الرَّبِيعُ بْنُ سُلَيْمَانَ، قَالَ: ثنا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ وَهْبٍ، قَالَ: أَنِي مَالِكٌ، عَنْ نَافِعٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ " نَهَى أَنْ يُسَافَرَ بِالْقُرْآنِ إِلَى أَرْضِ الْعَدُوِّ خَشْيَةَ أَنْ يَنَالَهُ الْعَدُوُّ".

سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس اندیشے سے دشمن کے ممالک میں قرآن لے جانے سے منع فرمایا ہے کہ کہیں دشمن کے ہاتھ نہ لگ جائے۔

(المنتقی ابن الجارود، حدیث نمبر۔1064)

مغرب میں اِسلام کے متعلق پیدا ہونے والی غلط فہمیاں، ماضی میں اِس حدیث پر عمل کرنے کا نتیجہ معلوم ہوتی ہیں۔

باب نمبر۔35

صحابہؓ جمعہ چھوڑ کر بھاگ گئے ؟

اللہ تعالیٰ نے صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کے بارے میں قرآن حکیم میں فرمایا کہ یہ سچے مومن ہیں یہ اللہ سے راضی اور اللہ ان سے راضی ہوا :

وَالسَّابِقُونَ الْأَوَّلُونَ مِنَ الْمُهَاجِرِينَ وَالْأَنصَارِ وَالَّذِينَ اتَّبَعُوهُم بِإِحْسَانٍ رَّضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ وَرَضُوا عَنْهُ وَأَعَدَّ لَهُمْ جَنَّاتٍ تَجْرِي تَحْتَهَا الْأَنْهَارُ خَالِدِينَ فِيهَا أَبَدًا ۚ ذَٰلِكَ الْفَوْزُ الْعَظِيمُ

وہ مہاجر و انصار جنہوں نے سب سے پہلے دعوت ایمان پر لبیک کہنے میں سبقت کی، نیز وہ جو بعد میں راستبازی کے ساتھ پیچھے آئے، اللہ ان سے راضی ہوا اور وہ اللہ سے راضی ہوئے، اللہ نے ان کے لیے ایسے باغ مہیا کر رکھے ہیں جن کے نیچے نہریں بہتی ہوں گی اور وہ ان میں ہمیشہ رہیں گے، یہی عظیم الشان کامیابی ہے

(سورۃ التوبۃ 9، آیت نمبر۔100)

قرآن:

وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَهَاجَرُوْا وَجٰهَدُوْا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَالَّذِيْنَ اٰوَوْا وَّنَصَرُوْٓا اُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُؤْمِنُوْنَ حَقًّا ط لَهُمْ مَّغْفِرَةٌ وَّرِزْقٌ كَرِيْمٌ (74/8)

ترجمہ: ”جو لوگ ایمان لائے اور ہجرت کی (یعنی مہاجرین) اور جہاد کیا (مجاہدین) اللہ کے راستے میں اور جن لوگوں نے ٹھکانہ دیا اور مدد کی، وہی لوگ (صحابہ کرامؓ) سچے مومن ہیں، ان کیلئے مغفرت اور رزقِ کریم ہے۔“

(سورۃ الانفال سورہ نمبر 8 آیت نمبر 74)

صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین کے بارے میں آپ نے قرآنِ مجید کی آیات میں پڑھا کہ یہ لوگ سچے مومن تھے، اللہ ان مقدس ہستیوں سے راضی ہو گیا اور یہ مقدس ہستیاں، اللہ سے راضی ہو گئیں، لیکن صحیح مسلم میں اس کے بالکل اُلٹ لکھا ہے ملاحظہ کیجیے :

صحابہؓ جمعہ چھوڑ کر بھاگ گئے ؟

حَدَّثَنَا أَبُو سَعِيدٍ الأَشَجُّ، قَالَ: ثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ، عَنْ حُصَيْنٍ، عَنْ سَالِمِ بْنِ أَبِي الْجَعْدِ، عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: " أَقْبَلَتْ عِيرٌ وَنَحْنُ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي الْجُمُعَةَ، فَانْفَضَّ النَّاسُ مَا بَقِيَ غَيْرُ اثْنَيْ عَشَرَ رَجُلا، فنزلت: وَإِذَا رَأَوْا تِجَارَةً أَوْ لَهْوًا انْفَضُّوا إِلَيْهَا سورة الجمعة آية 11 ".

سیدنا جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ جمعہ ادا کر رہے تھے کہ ایک (تجارتی) قافلہ آیا، بارہ آدمیوں کے علاوہ سب لوگ اس کی طرف بھاگ گئے تو یہ آیت اتری: «وَإِذَا رَأَوْا تِجَارَةً أَوْ لَهْوًا انْفَضُّوا إِلَيْهَا» [الجمعۃ: 11] (جب کوئی تجارت یا کھیل دیکھتے ہیں، تو اس طرف دوڑ جاتے ہیں۔)

(المنتقی ابن الجارود، حدیث نمبر۔292)

باب نمبر۔36

حضور ﷺ خوبصورت عورت دیکھ کر اس کی طرف مائل ہو جاتے تھے (حضرت عائشہؓ کا بیان)

قرآن مجید حضرت یوسف علیہ السلام کی جوانی کا واقعہ بیان کرتے ہوئے فرماتا ہے:

قرآن:

وَلَمَّا بَلَغَ أَشُدَّهُ آتَيْنَاهُ حُكْمًا وَعِلْمًا ۚ وَكَذَٰلِكَ نَجْزِي الْمُحْسِنِينَ

اور جب وہ اپنی پوری جوانی کو پہنچا تو ہم نے اسے قوت فیصلہ اور علم عطا کیا، اِس طرح ہم نیک لوگوں کو جزا دیتے ہیں

(سورۃ یوسف 12، آیت نمبر۔22)

قرآن:

وَرَاوَدَتْهُ الَّتِي هُوَ فِي بَيْتِهَا عَن نَّفْسِهِ وَغَلَّقَتِ الْأَبْوَابَ وَقَالَتْ هَيْتَ لَكَ ۚ قَالَ مَعَاذَ اللَّهِ ۖ إِنَّهُ رَبِّي أَحْسَنَ مَثْوَايَ ۖ إِنَّهُ لَا يُفْلِحُ الظَّالِمُونَ

جس عورت کے گھر میں وہ تھا وہ اُس پر ڈورے ڈالنے لگی اور ایک روز دروازے بند کر کے بولی "آ جا" یوسفؑ نے کہا "خدا کی پناہ، میرے رب نے تو مجھے اچھی منزلت بخشی (اور میں یہ کام کروں!) ایسے ظالم کبھی فلاح نہیں پایا کرتے"

(سورۃ یوسف 12، آیت نمبر۔23)

قرآن:

وَلَقَدْ هَمَّتْ بِهِ ۖ وَهَمَّ بِهَا لَوْلَا أَن رَّأَىٰ بُرْهَانَ رَبِّهِ ۚ كَذَٰلِكَ لِنَصْرِفَ عَنْهُ السُّوءَ وَالْفَحْشَاءَ ۚ إِنَّهُ مِنْ عِبَادِنَا الْمُخْلَصِينَ

وہ اُس کی طرف بڑھی اور یوسفؑ بھی اس کی طرف بڑھتا اگر اپنے رب کی برہان نہ دیکھ لیتا ایسا ہوا، تا کہ ہم اس سے بدی اور بے حیائی کو دور کر دیں، در حقیقت وہ ہمارے چنے ہوئے بندوں میں سے تھا

(سورۃ یوسف 12، آیت نمبر۔24)

درج بالا آیات سے واضح ہے کہ خدا ہر وقت انبیا کرام علیہم السلام کے ساتھ ہوتا ہے اور ان کی مدد کرتا ہے، حضرت یوسفؑ جوان ہونے کے باوجود عورت کی طرف مائل نہ ہوئے کیونکہ خدا ان کا مددگار تھا جبکہ حضور ﷺ عمر رسیدہ ہونے کے باوجود عورتوں سے مرعوب ہو جاتے تھے۔ استغفر اللہ۔ یہ کس طرح تسلیم کیا جا سکتا ہے، ملاحظہ کیجئے:

حضور ﷺ خوبصورت عورت دیکھ کر اس کی طرف مائل ہو جاتے تھے (حضرت عائشہؓ کا بیان)

حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، قَالَ: ثنا حَسَنُ بْنُ الرَّبِيعِ، قَالَ: ثنا ابْنُ إِدْرِيسَ، قَالَ: قَالَ ابْنُ إِسْحَاقَ، وَحَدَّثَنِيهِ مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرِ بْنِ الزُّبَيْرِ، عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، قَالَتْ: لَمَّا أَصَابَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَبَايَا بَنِي الْمُصْطَلِقِ، وَقَعَتْ جُوَيْرِيَةُ بِنْتُ الْحَارِثِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا فِي سَهْمِ ثَابِتِ بْنِ قَيْسِ بْنِ شَمَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، أَوْ لِابْنِ عَمٍّ لَهُ، قَالَ: فَكَاتَبَتْهُ عَلَى نَفْسِهَا، وَكَانَتِ امْرَأَةً حُلْوَةً مُلَاحَةً، لَا يَكَادُ يَرَاهَا أَحَدٌ إِلَّا أَخَذَتْ بِنَفْسِهِ، فَأَتَتْ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَسْتَعِينُهُ عَلَى كِتَابَتِهَا، قَالَتْ: فَوَاللَّهِ مَا هُوَ إِلَّا أَنْ رَأَيْتُهَا عَلَى بَابِ الْحُجْرَةِ فَكَرِهْتُهَا، وَعَرَفْتُ أَنَّهُ سَيَرَى مِنْهَا مَا رَأَيْتُ، فَقَالَتْ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، أَنَا جُوَيْرِيَةُ ابْنَةُ الْحَارِثِ بْنِ أَبِي ضِرَارٍ سَيِّدِ قَوْمِهِ، وَقَدْ أَصَابَنِي مِنَ الْأَمْرِ مَا لَمْ يَخْفَ عَلَيْكَ، فَوَقَعْتُ فِي السَّهْمِ لِثَابِتٍ أَوْ لِابْنِ عَمٍّ لَهُ، فَكَاتَبْتُهُ عَلَى نَفْسِي، فَجِئْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَسْتَعِينُهُ عَلَى كِتَابَتِي، قَالَ: فَهَلْ لَكِ فِي خَيْرٍ مِنْ ذَلِكَ؟ قَالَتْ: مَا هُوَ يَا رَسُولَ اللَّهِ؟ قَالَ: "أَقْضِي كِتَابَتَكِ وَأَتَزَوَّجُكِ؟" قَالَتْ: نَعَمْ، قَالَ: قَدْ فَعَلْتُ، وَخَرَجَ الْخَبَرُ فِي النَّاسِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَزَوَّجَ جُوَيْرِيَةَ بِنْتَ الْحَارِثِ، فَقَالَ النَّاسُ: أَصْهَارُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَأَرْسَلُوا مَا فِي أَيْدِيهِمْ مِنْ سَبَايَا الْمُصْطَلِقِ، فَلَقَدْ أَعْتَقَ تَزْوِيجُهُ إِيَّاهَا مِائَةَ أَهْلِ بَيْتٍ مِنْ بَنِي الْمُصْطَلِقِ، فَلَا نَعْلَمُ امْرَأَةً كَانَتْ أَعْظَمَ بَرَكَةً عَلَى قَوْمِهَا مِنْهَا.

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بنو مصطلق کے قیدی حاصل کیے، تو سیدہ جویریہ بنت حارث رضی اللہ عنہا ثابت بن قیس بن شماس رضی اللہ عنہ یا ان کے چچازاد بھائی کے حصے میں آئیں۔ سیدہ جویریہ رضی اللہ عنہا نے ان سے اپنی مکاتبت (یعنی آزادی کی قیمت مقرر) کرلی۔ وہ بہت خوبصورت خاتون تھیں، جو بھی انہیں دیکھتا، وہ اس کے دل میں بس جاتیں۔ وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اپنی مکاتبت پر مدد لینے آئیں۔ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: اللہ کی قسم! میں نے انہیں حجرے کے دروازے پر دیکھا، تو ناپسند کیا اور مجھے یقین ہو گیا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم بھی ان میں وہ خوبی (حسن) دیکھیں گے، جو میں دیکھ رہی ہوں۔ انہوں نے کہا: اے اللہ کے رسول! میں حارث بن ابی ضرار کی بیٹی جویریہ ہوں، جو اپنی قوم کے سردار ہیں۔ مجھ پر جو پریشانی آئی ہے، وہ آپ سے پوشیدہ نہیں۔ میں ثابت بن قیس یا ان کے چچازاد بھائی کے حصے میں آئی ہوں اور میں نے ان سے مکاتبت کرلی ہے۔ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اپنی مکاتبت پر مدد لینے آئی ہوں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کیا آپ اس سے بہتر کی خواہش رکھتی ہیں؟ انہوں نے پوچھا: اے اللہ کے رسول! وہ (بہتر) کیا ہے؟ فرمایا: میں آپ کی کتابت کی رقم ادا کر دوں گا اور آپ سے شادی کرلوں گا۔ انہوں نے کہا: ٹھیک ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میں نے یہ کام کر دیا۔ لوگوں میں یہ خبر پھیل گئی کہ رسول اللہ

صلی اللہ علیہ وسلم نے جویریہ بنت حارث رضی اللہ عنہا سے شادی کرلی ہے۔لوگ کہنے لگے: یہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے سسرال (بن گئے) ہیں۔ چنانچہ انہوں نے بنو مصطلق کے سب قیدی آزاد کردیے، جوان کے قبضے میں تھے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی سیدہ جویریہ رضی اللہ عنہا کے ساتھ شادی نے بنو مصطلق کے سو گھرانوں کو آزاد کرادیا۔ہم نہیں جانتے کہ کوئی عورت اپنی قوم کے لیے ان سے زیادہ بابرکت ٹھہری ہو۔

(المنتقی ابن الجارود، حدیث نمبر۔705)

سات غلاموں کے بدلے ایک لونڈی خریدلی

حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، قَالَ: ثنا أَبُو الْوَلِيدِ، قَالَ: ثنا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ، عَنْ ثَابِتٍ، عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ "أَنَّ صَفِيَّةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا وَقَعَتْ فِي سَهْمِ دِحْيَةَ الْكَلْبِيِّ، فَاشْتَرَاهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِسَبْعَةِ أَرْؤُسٍ ."

سیدنا انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ سیدہ صفیہ رضی اللہ عنہا، سیدنا دحیہ کلبی رضی اللہ عنہ کے حصہ میں آئی تھیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں سات آدمیوں کے عوض (سیدنا دحیہ رضی اللہ عنہ سے) خرید لیا۔

(المنتقی ابن الجارود، حدیث نمبر۔612)

باب نمبر۔37

جس کا خاوند فوت ہو جائے اس کی عدت کیا ہے؟

ارشاد باری تعالی ہے:

وَالَّذِينَ يُتَوَفَّوْنَ مِنكُمْ وَيَذَرُونَ أَزْوَاجًا يَتَرَبَّصْنَ بِأَنفُسِهِنَّ أَرْبَعَةَ أَشْهُرٍ وَعَشْرًا ۖ فَإِذَا بَلَغْنَ أَجَلَهُنَّ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْكُمْ فِيمَا فَعَلْنَ فِي أَنفُسِهِنَّ بِالْمَعْرُوفِ ۗ وَاللَّهُ بِمَا تَعْمَلُونَ خَبِيرٌ

تم میں سے جو لوگ مر جائیں، اُن کے پیچھے اگراُن کی بیویاں زندہ ہوں، تو وہ اپنے آپ کو چار مہینے، دس دن روکے رکھیں پھر جب ان کی عدت پوری ہو جائے، تو انہیں اختیار ہے، اپنی ذات کے معاملے میں معروف طریقے سے جو چاہیں، کریں تم پر اس کی کوئی ذمہ داری نہیں اللہ تم سب کے اعمال سے باخبر ہے

(سورۃ البقرۃ 2، آیت نمبر۔234)

قرآن کی اس وضاحت کے باوجود درج ذیل حدیث میں کیا بیان کیا جارہا ہے، ملاحظہ کیجئے:

جس کا خاوند فوت ہو جائے اس کی عدت کیا ہے؟

حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، قَالَ: ثنا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ، قَالَ: أنا يَحْيَى يَعْنِي ابْنَ سَعِيدٍ، أَنَّ سُلَيْمَانَ بْنَ يَسَارٍ، أَخْبَرَهُ، أَنَّ أَبَا سَلَمَةَ، أَخْبَرَهُ أَنَّهُ اجْتَمَعَ هُوَ وَابْنُ عَبَّاسٍ عِنْدَ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ، "فَذَكَرُوا الرَّجُلَ يَتَوَفَّى عَنِ الْمَرْأَةِ فَتَلِدُ بَعْدَهُ بِلَيَالٍ قَلَائِلَ، فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا: حِلُّهَا آخِرُ الْأَجَلَيْنِ، وَقَالَ أَبُو سَلَمَةَ: إِذَا وَضَعَتْ فَقَدْ حَلَّتْ، فَتَرَاجَعَا فِي ذَلِكَ بَيْنَهُمَا، فَقَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ: أَنَا مَعَ ابْنِ أَخِي يَعْنِي أَبَا سَلَمَةَ، فَبَعَثُوا كُرَيْبًا مَوْلَى ابْنِ عَبَّاسٍ إِلَى أُمِّ سَلَمَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا فَسَأَلَهَا، فَذَكَرَتْ أُمُّ سَلَمَةَ أَنَّ سُبَيْعَةَ بِنْتَ الْحَارِثِ الْأَسْلَمِيَّةَ مَاتَ عَنْهَا زَوْجُهَا فَنَفِسَتْ بَعْدَهُ لِلَيَالٍ، وَأَنَّ رَجُلًا مِنْ بَنِي عَبْدِ الدَّارِ يُكَنَّى أَبَا السَّنَابِلِ بْنَ بَعْكَكٍ خَطَبَهَا، وَأَخْبَرَهَا أَنَّهَا قَدْ حَلَّتْ، فَأَرَادَتْ أَنْ تَتَزَوَّجَ غَيْرَهُ، فَقَالَ لَهَا أَبُو السَّنَابِلِ: فَإِنَّكِ لَمْ تَحِلِّي، فَذَكَرَتْ ذَلِكَ سُبَيْعَةُ لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَمَرَهَا أَنْ تَتَزَوَّجَ".

سیدنا ابو سلمہ اور عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے پاس اکٹھے ہو گئے اور اس آدمی کا تذکرہ کرنے لگے جو فوت ہو جائے اور کچھ دن بعد اس کی بیوی بچہ جن دے (تو وہ عورت کون سی عدت گزارے) سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کہنے لگے: اس کی عدت وہ ہو گی، جو دونوں (وضع حمل یا چار ماہ دس دن) میں سے بعد میں پوری ہو گی، ابو سلمہ کہنے لگے: جب بچہ پیدا ہو جائے گا، تو اس کی عدت پوری ہو جائے گی۔ اس مسئلہ میں دونوں کے مابین تکرار ہو گئی تو سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمانے لگے: میں اپنے بھتیجے ابو سلمہ کے ساتھ ہوں۔ پھر انہوں نے سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے غلام کریب کو سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا کے پاس پوچھنے

کے لیے بھیجا، توسیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے بتایا کہ سبیعہ بنت الحارث اسلمیہ کا خاوند فوت ہو گیا اور اس کے چند دن بعد ان کے ہاں بچہ پیدا ہو گیا، تو بنو عبدالدار کے ایک آدمی، جس کی کنیت ابو السنابل بن بعلک تھی، نے انہیں شادی کا پیغام بھیجا اور انہیں بتایا کہ وہ حلال ہو چکی ہیں، سبیعہ نے کسی اور سے شادی کرنا چاہی، تو ابو سنابل کہنے لگا: آپ حلال نہیں ہوئیں، سبیعہ نے یہ بات رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ذکر کی، تو آپ نے انہیں شادی کرنے کا حکم دیا۔

(المنتقی ابن الجارود، حدیث نمبر۔762)

باب نمبر۔38

اخلاق صحابہؓ؟؟؟

اللہ نے نرمی اختیار کرنے کا حکم دیا ہے اور نرمی کو پسند فرمایا ہے، حضور ﷺ کے متعلق فرمایا:

قرآن:

فَبِمَا رَحْمَةٍ مِّنَ اللّٰهِ لِنتَ لَهُمْ وَلَوْ كُنتَ فَظًّا غَلِيظَ الْقَلْبِ لَانفَضُّوا مِنْ حَوْلِكَ

یہ اللہ کی رحمت ہے کہ آپؐ اِن کیلئے نرم دِل ہیں، اگر آپؐ سخت دِل ہوتے تو یہ آپؐ کے پاس سے منتشر ہو جاتے۔

(سورۃ آل عمران 3،آیت نمبر۔159)

مومنوں کی نشانی بیان کرتے ہوئے فرمایا:

قرآن:

إِنَّ الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ سَيَجْعَلُ لَهُمُ الرَّحْمٰنُ وُدًّا

بیشک جو لوگ اِیمان لائے اور نیک عمل کرتے رہے رحمٰن اِن میں محبت پیدا کر دے گا۔

(سورۃ مریم 19،آیت نمبر۔96)

دعوت کے اسلوب بیان کرتے ہوئے فرمایا:

قرآن:

ادْعُ إِلَىٰ سَبِيلِ رَبِّكَ بِالْحِكْمَةِ وَالْمَوْعِظَةِ الْحَسَنَةِ ۖ وَجَادِلْهُم بِالَّتِي هِيَ أَحْسَنُ ۚ إِنَّ رَبَّكَ هُوَ أَعْلَمُ بِمَن ضَلَّ عَن سَبِيلِهِ ۖ وَهُوَ أَعْلَمُ بِالْمُهْتَدِينَ

اے نبیؐ، اپنے رب کے راستے کی طرف دعوت دو حکمت اور عمدہ نصیحت کے ساتھ، اور لوگوں سے مباحثہ کرو ایسے طریقہ پر جو بہترین ہو تمہارا رب ہی زیادہ بہتر جانتا ہے کہ کون اس کی راہ سے بھٹکا ہوا ہے اور کون راہ راست پر ہے

(سورۃ النحل 16،آیت نمبر۔125)

صحابہ کرامؓ کے متعلق فرمایا:

قرآن:

مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ وَالَّذِيْنَ مَعَهٗۤ اَشِدَّآءُ عَلَى الْكُفَّارِ رُحَمَآءُ بَيْنَهُمْ

محمد، اللہ کے رسول ہیں اور جو لوگ اِن کے ساتھ ہیں وہ کافروں پر بڑے سخت ہیں، آپس میں رحم دل ہیں۔

(سورۃ الفتح 48، آیت نمبر۔ 29)

حضرت ابراہیمؑ کے متعلق فرمایا :

قرآن:

اِنَّ اِبْرٰهِيْمَ لَاَوَّاهٌ حَلِيْمٌ

بے شک ابراہیمؑ نرم دِل بُردبار تھے۔

(سورۃ التوبہ 9، آیت نمبر۔ 114)

قرآن:

اِنَّ اِبْرٰهِيْمَ لَحَلِيْمٌ اَوَّاهٌ مُّنِيْبٌ

بے شک ابراہیمؑ بردبار، نرم دِل رُجوع کرنے والے ہیں۔

(سورۃ الھود 11، آیت نمبر۔ 75)

حضرت موسیٰؑ کو ہدایت کی گئی کہ فرعون کے پاس جائیں تو نرمی اختیار کریں:

قرآن:

اِذْهَبَآ اِلٰى فِرْعَوْنَ اِنَّهٗ طَغٰى ۚ فَقُوْلَا لَهٗ قَوْلًا لَّيِّنًا لَّعَلَّهٗ يَتَذَكَّرُ اَوْ يَخْشٰى

تم دونوں فرعون کے پاس جاؤ بیشک وہ سرکش ہو گیا ہے۔ تم اس کو نرم بات کہو شاید وہ نصیحت پکڑے یا ڈر جائے۔

(سورۃ طٰہٰ 20، آیت نمبر۔ 43 تا 44)

آپ نے غور کیا کہ قرآن اخلاقیات کی تعلیم دے رہا ہے اور ہمارا یقین ہے کہ صحابہ کرامؓ قرآنی تعلیم کے مطابق عمل کرتے تھے لیکن واضعین حدیث نے ان سے کیا کیا قصے منسوب کر رکھے ہیں؟ ملاحظہ کیجئے:

اخلاقِ صحابہؓ ؟؟؟

حَدَّثَنَا ابْنُ الْمُقْرِيِّ، قَالَ: ثنا سُفْيَانُ، عَنِ ابْنِ أَبِي نُجَيْحٍ، عَنْ مُجَاهِدٍ، عَنِ ابْنِ أَبِي لَيْلَى، وَيَزِيدَ بْنِ أَبِي زِيَادٍ، عَنِ ابْنِ أَبِي لَيْلَى، وَأَبِي فَرْوَةَ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُكَيْمٍ، قَالا: اسْتَسْقَى حُذَيْفَةُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، فَأَتَاهُ دِهْقَانُ بِمَاءٍ فِي إِنَاءٍ مِنْ فِضَّةٍ فَحَذَفَهُ، ثُمَّ اعْتَذَرَ إِلَيْهِمْ فِيمَا صَنَعَ، فَقَالَ: إِنِّي قَدْ نُهِيتُهُ، سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، يَقُولُ: "لا تَشْرَبُوا فِي إِنَاءِ الذَّهَبِ وَالْفِضَّةِ، وَلا تَلْبَسُوا الدِّيبَاجَ وَلا الْحَرِيرَ، فَإِنَّهَا لَهُمْ فِي الدُّنْيَا وَلَنَا فِي الآخِرَةِ".

ابن ابی لیلی اور ابو فروہ دونوں عبداللہ بن عکیم رضی اللہ عنہ سے بیان کرتے ہیں کہ سیدنا حذیفہ رضی اللہ عنہ نے پانی مانگا، تو دہقان (گاؤں کا چوہدری) چاندی کے برتن میں پانی لے آیا، آپ نے اسے گرادیا، پھر اس پر ان لوگوں سے معذرت کرتے ہوئے فرمایا: مجھے اس سے منع کردیا گیا تھا، میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: سونے اور چاندی کے برتنوں میں نہ پیو اور نہ ہی دیباج و حریر (ریشم کے کپڑے پہنو، کیونکہ دنیا میں یہ ان (کافروں) کے لیے ہیں اور ہمارے لیے آخرت میں ہیں۔

(المنتقی ابن الجارود، حدیث نمبر۔865)

باب نمبر۔39

سونا چاندی ریشم

بھوک اللہ کا عذاب

قرآن:

لَقَدْ كَانَ لِسَبَإٍ فِي مَسْكَنِهِمْ آيَةٌ ۖ جَنَّتَانِ عَن يَمِينٍ وَشِمَالٍ ۖ كُلُوا مِن رِّزْقِ رَبِّكُمْ وَاشْكُرُوا لَهُ ۚ بَلْدَةٌ طَيِّبَةٌ وَرَبٌّ غَفُورٌ ﴿١٥﴾ فَأَعْرَضُوا فَأَرْسَلْنَا عَلَيْهِمْ سَيْلَ الْعَرِمِ وَبَدَّلْنَاهُم بِجَنَّتَيْهِمْ جَنَّتَيْنِ ذَوَاتَيْ أُكُلٍ خَمْطٍ وَأَثْلٍ وَشَيْءٍ مِّن سِدْرٍ قَلِيلٍ ﴿١٦﴾ ذَٰلِكَ جَزَيْنَاهُم بِمَا كَفَرُوا ۖ وَهَلْ نُجَازِي إِلَّا الْكَفُورَ ﴿١٧﴾

ترجمہ: در حقیقت (قومِ) سبا کے لئے ان کے وطن ہی میں نشانی موجود تھی۔ (وہ) دو باغ تھے، دائیں طرف اور بائیں طرف۔ (اُن سے ارشاد ہوا:) تم اپنے رب کے رزق سے کھایا کرو اور اس کا شکر بجالایا کرو۔ (تمہارا) شہر (کتنا) پاکیزہ ہے اور رب بڑا بخشنے والا ہے۔۔۔ پھر انہوں نے (طاعت سے) مُنہ پھیر لیا تو ہم نے ان پر زور دار سیلاب بھیج دیا اور ہم نے اُن کے دونوں باغوں کو دو (ایسے) باغوں سے بدل دیا جن میں بدمزہ پھل اور کچھ جھاؤ اور کچھ تھوڑے سے بیری کے درخت رہ گئے تھے۔۔۔ یہ ہم نے انہیں ان کے کفر و ناشکری کا بدلہ دیا، اور ہم بڑے ناشکر گزار کے سوا (کسی کو ایسی) سزا نہیں دیتے۔

﴿سورۃ السبا 34، آیت نمبر 15 تا 17﴾

قرآن:

وَضَرَبَ اللَّهُ مَثَلًا قَرْيَةً كَانَتْ آمِنَةً مُّطْمَئِنَّةً يَأْتِيهَا رِزْقُهَا رَغَدًا مِّن كُلِّ مَكَانٍ فَكَفَرَتْ بِأَنْعُمِ اللَّهِ فَأَذَاقَهَا اللَّهُ لِبَاسَ الْجُوعِ وَالْخَوْفِ بِمَا كَانُوا يَصْنَعُونَ ﴿١١٢﴾

ترجمہ: اور اللہ نے ایک ایسی بستی کی مثال بیان فرمائی ہے جو (بڑے) امن اور اطمینان سے (آباد) تھی اس کا رزق اس کے (مکینوں کے) پاس ہر طرف سے بڑی وسعت و فراغت کے ساتھ آتا تھا پھر اس بستی (والوں) نے اللہ کی نعمتوں کی ناشکری کی تو اللہ نے اسے بھوک اور خوف کے عذاب کا لباس پہنا دیا ان اعمال کے سبب سے جو وہ کرتے تھے،

﴿سورۃ النحل 16، آیت نمبر 112﴾

مومنوں کیلئے عزت کی روزی ہے

قرآن:

وَالَّذِينَ آمَنُوا وَهَاجَرُوا وَجَاهَدُوا فِي سَبِيلِ اللَّهِ وَالَّذِينَ آوَوا وَّنَصَرُوا أُولَٰئِكَ هُمُ الْمُؤْمِنُونَ حَقًّا لَّهُم مَّغْفِرَةٌ وَرِزْقٌ كَرِيمٌ ﴿٧٤﴾

ترجمہ: اور جو لوگ ایمان لائے اور انہوں نے ہجرت کی اور اللہ کی راہ میں جہاد کیا اور جن لوگوں نے (راہِ خدا میں گھر بار اور وطن قربان کر دینے والوں کو) جگہ دی اور (ان کی) مدد کی، وہی لوگ حقیقت میں سچے مسلمان ہیں، ان ہی کے لئے بخشش اور عزت کی روزی ہے۔

﴿سورۃ الانفال 8، آیت نمبر 74﴾

قرآن:

فَالَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ لَهُم مَّغْفِرَةٌ وَرِزْقٌ كَرِيمٌ ﴿٥٠﴾

ترجمہ: پس جو لوگ ایمان لائے اور نیک عمل کرتے رہے ان کے لئے مغفرت ہے اور (مزید) بزرگی والی عطا ہے،
﴿سورۃ الحج 22، آیت نمبر 50﴾

نیز سورۃ الانفال 8، آیت نمبر 4۔ سورۃ الاحزاب 33، آیت نمبر 31۔ سورۃ السبا 34، آیت 4

قرآن کی رُو سے مومن کا صاحبِ مال و دولت ہونا کوئی بُرائی نہیں بلکہ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے :

قرآن:

وَمَنْ اَعْرَضَ عَنْ ذِكْرِىْ فَاِنَّ لَهٗ مَعِيْشَةً ضَنْكًا (124/20)

ترجمہ: " جس نے میرے ذِکر (احکامِ خُداوندی) سے اِعراض برتا تو بے شک اُس کی روزی تنگ ہو جائے گی۔"

﴿سورۃ طٰہٰ سورہ نمبر 20 آیت نمبر 124﴾

لیکن اِس کے ساتھ ساتھ یہ بھی فرمایا کہ جب مال و دولت تمہاری ضروریات سے زائد ہو جائے تو اُس "زائد از ضرورت" دولت کو اللہ کی راہ، میں خرچ کر دو جیسا کہ قرآن میں ہے کہ :

قرآن:

وَيَسْـَٔلُوْنَكَ مَاذَا يُنْفِقُوْنَ ط قُلِ الْعَفْوَ ط (219/2)

ترجمہ: " اور آپؐ سے پوچھتے ہیں کہ کیا کچھ خرچ کریں، آپؐ فرمادیں جو بھی تمہاری ضروریات سے زائد ہو۔"

﴿سورۃ البقرہ سورہ نمبر 2 آیت نمبر 219﴾

قرآن:

قُلْ مَنْ حَرَّمَ زِيْنَةَ اللّٰهِ الَّتِيْٓ اَخْرَجَ لِعِبَادِهٖ وَالطَّيِّبٰتِ مِنَ الرِّزْقِ ط قُلْ هِيَ لِلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا خَالِصَةً يَّوْمَ الْقِيٰمَةِ ط كَذٰلِكَ نُفَصِّلُ الْاٰيٰتِ لِقَوْمٍ يَّعْلَمُوْنَ (32/7)

ترجمہ: " (اے نبی صلی اللہ علیہ والہ وسلم!) آپ فرمادیں کس نے حرام کی ہے اللہ کی (وہ) زینت جو اس نے اپنے بندوں کیلئے نکالی (پیدا کی) ہے، اور پاک رزق، یہ دنیا کی زندگی میں اُن لوگوں کیلئے ہے جو ایمان لائے اور قیامت کے دن تو خاص طور پر انہیں کیلئے ہے، اسی طرح ہم آیتیں مفصل بیان کرتے ہیں صاحبانِ علم کیلئے۔"

﴿سورۃ الاعراف سورہ نمبر 7 آیت نمبر 32﴾

یہاں تک کہ مسجد میں بھی زینت اختیار کر کے آنے کا حکم دیا:

قرآن:

يٰبَنِيْٓ اٰدَمَ خُذُوْا زِيْنَتَكُمْ عِنْدَ كُلِّ مَسْجِدٍ وَّكُلُوْا وَاشْرَبُوْا وَلَا تُسْرِفُوْا ۚ اِنَّهٗ لَا يُحِبُّ الْمُسْرِفِيْنَ (31/7)

ترجمہ: " اے اولادِ آدم! اپنی زینت ہر نماز کے وقت اختیار کرو، اور کھاؤ اور پیو، اور بے جا خرچ نہ کرو، بے شک اللہ فضول خرچ کرنے والوں کو دوست نہیں رکھتا۔"

﴿سورۃ الاعراف سورہ نمبر 7 آیت نمبر 31﴾

لیکن مسلمانوں کو معاشی طور پر بے دست وپا کرنے کیلئے ایسی روایات وضع کی گئیں جس سے انہیں نماز روزہ میں لگا کر دوسری قوموں کا دست نگر بنا دیا جائے۔ دنیا میں مسلمانوں کی موجودہ معاشی حالت سے معاشی استحکام کی اہمیت کا اندازہ لگایا جاسکتا ہے۔

اللہ تعالیٰ نے قرآنِ کریم میں زینت اختیار کرنے سے منع نہیں فرمایا، بلکہ عورتوں کیلئے زینت کو ظاہر کرنے کیلئے حدود و قیود مقرر کی ہیں چنانچہ ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

قرآن:

وَلَا يُبْدِيْنَ زِيْنَتَهُنَّ اِلَّا لِبُعُوْلَتِهِنَّ اَوْ اٰبَآئِهِنَّ اَوْ اٰبَآءِ بُعُوْلَتِهِنَّ اَوْ اَبْنَآئِهِنَّ اَوْ اَبْنَآءِ بُعُوْلَتِهِنَّ اَوْ اِخْوَانِهِنَّ اَوْ بَنِيْٓ اِخْوَانِهِنَّ اَوْ بَنِيْٓ اَخَوٰتِهِنَّ اَوْ نِسَآئِهِنَّ اَوْ مَا مَلَكَتْ اَيْمَانُهُنَّ اَوِ التّٰبِعِيْنَ غَيْرِ اُولِي الْاِرْبَةِ مِنَ الرِّجَالِ اَوِ الطِّفْلِ الَّذِيْنَ لَمْ يَظْهَرُوْا عَلٰى عَوْرٰتِ النِّسَآءِ (31/24)

ترجمہ: " عورتیں اپنی زینت ظاہر نہ کریں سوائے اپنے خاوندوں پر، یا اپنے باپ، یا اپنے خسر، یا اپنے بیٹوں، یا اپنے شوہر کے بیٹوں، یا اپنے بھائیوں پر، اپنے بھتیجوں پر، اپنے بھانجوں یا اپنی مسلمان عورتوں یا اپنی کنیزوں یا وہ خدمت گار مرد جو (عورتوں سے) غرض نہ رکھنے والے ہوں، یا وہ لڑکے جو ابھی واقف نہیں عورتوں کے پردے (کے معاملات) سے۔"

اس کے برعکس المنتقی ابن الجارود میں لکھا ہے :

ریشم منع ہے

حَدَّثَنَا ابْنُ الْمُقْرِئِ، قَالَ: ثنا سُفْيَانُ، عَنِ ابْنِ أَبِي نُجَيْحٍ، عَنْ مُجَاهِدٍ، عَنِ ابْنِ أَبِي لَيْلَى، وَيَزِيدَ بْنِ أَبِي زِيَادٍ، عَنِ ابْنِ أَبِي لَيْلَى، وَأَبِي فَرْوَةَ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُكَيْمٍ، قَالَا: اسْتَسْقَى حُذَيْفَةُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، فَأَتَاهُ دِهْقَانُ بِمَاءٍ فِي إِنَاءٍ مِنْ فِضَّةٍ فَحَذَفَهُ، ثُمَّ اعْتَذَرَ إِلَيْهِمْ فِيمَا صَنَعَ، فَقَالَ: إِنِّي قَدْ نُهِيتُهُ، سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، يَقُولُ: "لا تَشْرَبُوا فِي إِنَاءِ الذَّهَبِ وَالْفِضَّةِ، وَلا تَلْبَسُوا الدِّيبَاجَ وَلا الْحَرِيرَ، فَإِنَّهَا لَهُمْ فِي الدُّنْيَا وَلَنَا فِي الآخِرَةِ".

ابن ابی لیلی اور ابو فروہ دونوں عبداللہ بن عکیم رضی اللہ عنہ سے بیان کرتے ہیں کہ سیدنا حذیفہ رضی اللہ عنہ نے پانی مانگا، تو دہقان (گاؤں کا چوہدری) چاندی کے برتن میں پانی لے آیا، آپ نے اسے گرا دیا، پھر اس پر ان لوگوں سے معذرت کرتے ہوئے فرمایا: مجھے اس سے منع کر دیا گیا تھا، میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: سونے اور چاندی کے برتنوں میں نہ پیو اور نہ ہی دیباج و حریر (ریشم کے کپڑے پہنو، کیونکہ دنیا میں یہ ان (کافروں) کے لیے ہیں اور ہمارے لیے آخرت میں ہیں۔

(المنتقی ابن الجارود، حدیث نمبر۔865)

باب نمبر-40

نذر

اللہ تعالیٰ قرآن مجید میں فرماتا ہے کہ ہر شخص کو اپنے اعمال کا نتیجہ خود بھگتنا ہے ، کوئی بوجھ اٹھانے والا کسی دوسرے کا بوجھ نہیں اٹھائے گا:

قرآن:

وَلَا تَزِرُ وَازِرَةٌ وِّزْرَ اُخْرٰی(165/6)

ترجمہ:" کوئی اٹھانے والا کسی دوسرے کا بوجھ نہیں اٹھائے گا۔"

{سورۃ الانعام6آیت165}

قرآن:

وَاتَّقُوْا یَوْمًا لَّا تَجْزِیْ نَفْسٌ عَنْ نَّفْسٍ شَیْئًا وَّلَا یُقْبَلُ مِنْهَا شَفَاعَةٌ وَّلَا یُؤْخَذُ مِنْهَا عَدْلٌ وَّلَا هُمْ یُنْصَرُوْنَ
(48/2)

اور اس دن سے ڈرو جس دن کوئی شخص کسی کا کچھ بدلہ نہ بنے گا ، اور نہ اس سے کوئی سفارش قبول کی جائے گی ، اور نہ اس سے کوئی معاوضہ لیا جائے گا ، اور نہ ان کی مدد کی جائے گی۔

{سورۃ البقرہ2آیت48}

قرآن:

وَاتَّقُوْا یَوْمًا لَّا تَجْزِیْ نَفْسٌ عَنْ نَّفْسٍ شَیْئًا وَّلَا یُقْبَلُ مِنْهَا عَدْلٌ وَّلَا تَنْفَعُهَا شَفَاعَةٌ وَّلَا هُمْ یُنْصَرُوْنَ

" اور اس دن سے ڈرو (جس دن)کوئی شخص بدلہ نہ ہو سکے گا کسی شخص کا کچھ بھی ، اور نہ اس سے کوئی معاوضہ قبول کیا جائے گا ، اور نہ اسے کوئی سفارش نفع دے گی، اور نہ ان کی مدد کی جائے گی۔"

(سورۃ البقرہ2آیت123)

قرآن:

یٰاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْۤا اَنْفِقُوْا مِمَّا رَزَقْنٰكُمْ مِّنْ قَبْلِ اَنْ یَّاْتِیَ یَوْمٌ لَّا بَیْعٌ فِیْهِ وَلَا خُلَّةٌ وَّلَا شَفَاعَةٌ ط وَالْكٰفِرُوْنَ هُمُ الظّٰلِمُوْنَ

" اے ایمان والو ! جو ہم نے تمہیں دیا اس میں سے خرچ کرو ، اس سے پہلے کہ وہ دن آ جائے جس میں نہ خرید و فروخت ہو گی ، نہ دوستی اور نہ سفارش ، اور کافر وہی ظالم ہیں۔"

(سورة البقرہ 2 آیت 254)

قرآن:

لَا يُكَلِّفُ اللّٰهُ نَفْسًا اِلَّا وُسْعَهَا ؕ لَهَا مَا كَسَبَتْ وَعَلَيْهَا مَا اكْتَسَبَتْ ؕ (286/2)

"اللہ کسی کو تکلیف نہیں دیتا مگر اس کی گنجائش (کے مطابق) اس کے لئے (اجر) ہے جو اس نے کمایا اور اس پر (عذاب) ہے جو اس نے کمایا۔" (سورة البقرہ 2 آیت 286)

طوالت کے خوف سے ذیل میں صرف حوالہ جات پیش کئے جاتے ہیں:

سورة آل عمران 3 آیت 90۔ سورة آل عمران 3 آیت 115۔ سورة النساء 4 آیت 109۔ سورة النساء 4 آیت 123۔ سورة المائدہ 5 آیت 36۔ سورة الانعام 6 آیت 70۔ سورة یونس 10 آیت 54۔ سورة الرعد 13 آیت 16۔ سورة ابراہیم 14 آیت 31۔ سورة طٰہٰ 20 آیت 109۔ سورة لقمٰن 31 آیت 33۔ سورة السبا 34 آیت 42۔ سورة الزمر 39 آیت 47۔ سورة المومن 40 آیت 18۔ سورة الحدید 57 آیت 15۔ سورة البقرہ 2 آیت 134۔ سورة البقرہ 2 آیت 139۔ سورة البقرہ 2 آیت 141۔ سورة یونس 10 آیت 41۔ سورة ھود 11 آیت 35۔ سورة البقرہ 2 آیت 272۔ سورة العنکبوت 29 آیت 6۔ سورة الفاطر 35 آیت 18۔ حٰم السجدة 41 آیت 46۔ سورة الانعام 6 آیت 52۔ سورة یونس 10 آیت 41۔ سورة النور 24 آیت 54۔ سورة السبا 34 آیت 25۔ سورة الزمر 39 آیت 39۔ سورة الشوریٰ 42 آیت 15۔ سورة الانعام 6 آیت 165۔ سورة بنی اسرائیل 17 آیت 15۔ سورة الزمر 39 آیت 7۔ سورة النجم 53 آیت 38۔ سورة العنکبوت 29 آیت 33۔ سورة التحریم 66 آیت 10۔ سورة الاحزاب 33 آیت 30۔

قرآن کی اس وضاحت کے باوجود درج ذیل احادیث میں ایصال ثواب کو نبی کریم صلی اللہ علیہ والہ وسلم سے منسوب کیا جا رہا ہے۔ ملاحظہ فرمائیں :

والدہ کی نذر بیٹا پوری کرے

حَدَّثَنَا ابْنُ الْمُقْرِءِ، قَالَ: ثنا سُفْيَانُ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، عَنْ سَعْدٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، أَنَّهُ قَالَ: "مَاتَتْ أُمِّي وَعَلَيْهَا نَذْرٌ، فَسَأَلْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَأَمَرَنِي أَنْ أَقْضِيَهُ عَنْهَا."

سیدنا سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میری والدہ فوت ہوئیں، تو ان کے ذمہ ایک نذر تھی، میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا، تو آپ نے مجھے ان کی طرف سے نذر پوری کرنے کا حکم دیا۔

(المنتقی ابن الجارود، حدیث نمبر۔ 940)

فوت شدہ بہن کے روزے زندہ بہن رکھے

حَدَّثَنَا أَبُو سَعِيدٍ الأَشَجُّ، قَالَ: ثنا أَبُو خَالِدٍ، عَنِ الأَعْمَشِ، عَنِ الْحَكَمِ ، وَسَلَمَةَ بْنِ كُهَيْلٍ، وَمُسْلِمٍ الْبَطِينِ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ ، وَمُجَاهِدٍ، وَعَطَاءٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا ، قَالَ: جَاءَتِ امْرَأَةٌ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَتْ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، إِنَّ أُخْتِي مَاتَتْ وَعَلَيْهَا صِيَامُ شَهْرَيْنِ مُتَتَابِعَيْنِ، قَالَ: " أَرَأَيْتِ لَوْ كَانَ عَلَى أُخْتِكِ دَيْنٌ، أَكُنْتِ تَقْضِينَهُ؟ قَالَتْ: نَعَمْ، قَالَ: فَحَقُّ اللَّهِ أَحَقُّ ".

سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ ایک عورت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آکر کہنے لگی: اللہ کے رسول! میری بہن فوت ہو گئی ہے اور اس کے ذمے دو ماہ کے مسلسل روزے ہیں (تو کیا میں رکھ لوں؟)، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: مجھے بتایئے، اگر آپ کی بہن کے ذمے قرض ہوتا، تو آپ اسے ادا کرتی؟ اس نے کہا: جی ہاں! فرمایا: تو اللہ کا حق زیادہ ضروری ہے۔

(المنتقی ابن الجارود، حدیث نمبر۔942)

فوت شدہ کے روزے اس کا ولی رکھے

حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، قَالَ: ثنا مُحَمَّدُ بْنُ مُوسَى بْنِ أَعْيَنَ، قَالَ: ثنا أَبِي، عَنْ عَمْرِو بْنِ الْحَارِثِ، عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي جَعْفَرٍ الْقُرَشِيِّ، أَنَّ مُحَمَّدَ بْنَ جَعْفَرٍ ، حَدَّثَهُ، عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: " مَنْ مَاتَ وَعَلَيْهِ صِيَامٌ صَامَ عَنْهُ وَلِيُّهُ ".

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو فوت ہو جائے اور اس کے ذمے روزے ہوں تو اس کا ولی اس کی طرف سے روزے رکھے۔

(المنتقی ابن الجارود، حدیث نمبر۔943)

باب نمبر۔41

جو مسلمان نہیں اس سے جنگ کرو

قرآن:

لَآ اِكْرَاهَ فِي الدِّيْنِ قف(256/2)

ترجمہ: ”دِین کے بارے میں کوئی زبردستی نہیں۔“

{سورۃ البقرۃ سورہ نمبر2 آیت نمبر256}

قرآن:

وَقُلِ الْحَقُّ مِنْ رَّبِّكُمْ قف فَمَنْ شَآءَ فَلْيُؤْمِنْ وَّمَنْ شَآءَ فَلْيَكْفُرْ لا(29/18)

ترجمہ: ”آپ ﷺ کہہ دیں حق تمہارے ربّ کی طرف سے ہے، پس جو چاہے سو ایمان لائے اور جو چاہے اِنکار کردے۔“

{سورۃ الکہف سورہ نمبر18 آیت نمبر29}

قرآن:

قُلْ يٰٓاَيُّهَا النَّاسُ قَدْ جَآءَكُمُ الْحَقُّ مِنْ رَّبِّكُمْ ج فَمَنِ اهْتَدٰى فَاِنَّمَا يَهْتَدِيْ لِنَفْسِهٖ ج وَمَنْ ضَلَّ فَاِنَّمَا يَضِلُّ عَلَيْهَا ج وَمَآ اَنَا عَلَيْكُمْ بِوَكِيْلٍ(108/10)

ترجمہ: ”آپ ﷺ کہہ دیں، اے لوگو! تمہارے پاس تمہارے ربّ کی طرف سے حق پہنچ چکا تو جس نے ہدایت پائی، صرف اپنی جان کیلئے ہدایت پائی اور جو گمراہ ہوا تو صرف اپنے بُرے کو گمراہ ہوا اور میں تم پر مختار نہیں ہوں۔“

(سورۃ یونس سورہ نمبر10 آیت نمبر108)

جبکہ مذہبی پیشوائیت کا اِصرار ہے کہ جو شخص اِسلام قبول نہیں کرتا وہ واجب القتل ہے:

جو مسلمان نہیں اس سے جنگ کرو

حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَوْفٍ الْحِمْصِيُّ، قَالَ: ثنا عُثْمَانُ يَعْنِي ابْنَ سَعِيدِ بْنَ كَثِيرٍ، قَالَ: أنا شُعَيْبٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، قَالَ: ثنا سَعِيدُ بْنُ الْمُسَيِّبِ، أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَخْبَرَهُ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: "أُمِرْتُ أَنْ أُقَاتِلَ النَّاسَ حَتَّى يَقُولُوا: لا إِلَهَ إِلا اللَّهُ، فَمَنْ قَالَ: لا إِلَهَ إِلا اللَّهُ فَقَدْ عَصَمَ مِنِّي نَفْسَهُ وَمَالَهُ إِلا بِحَقِّهَا وَحِسَابُهُ عَلَى اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ".

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: مجھے لوگوں سے قتال کرنے کا حکم دیا گیا ہے حتیٰ کہ وہ لاالٰہ الا اللہ کا اقرار کرلیں، جس نے لاالٰہ الا اللہ کا اقرار کرلیا اس نے اپنی جان اور مال کو مجھ سے ناحق ضائع ہونے سے بچا لیا اور اس کا حساب اللہ تعالیٰ کے ذمہ ہے۔

(المنتقی ابن الجارود، حدیث نمبر۔1032)

باب نمبر۔42

پہلے کھانا پھر نماز

اللہ تعالٰی نے قرآنِ مجید میں اِرشاد فرمایا :

قرآن:

وَلَا تَقُوْلُوْا لِمَا تَصِفُ اَلْسِنَتُكُمُ الْكَذِبَ هٰذَا حَلٰلٌ وَّهٰذَا حَرَامٌ لِّتَفْتَرُوْا عَلَى اللّٰهِ الْكَذِبَ ط اِنَّ الَّذِيْنَ يَفْتَرُوْنَ عَلَى اللّٰهِ الْكَذِبَ لَا يُفْلِحُوْنَ (116/16)

ترجمہ: ’’کسی چیز کو اپنی زبان سے جھوٹ موٹ نہ کہہ دیا کرو کہ یہ حلال ہے اور یہ حرام ہے کہ اللہ پر جھوٹ بہتان باندھ لو، سمجھ لو کہ اللہ پر بہتان بازی کرنے والے کامیابی سے محروم ہی رہتے ہیں۔‘‘

{سورۃ النحل سورہ نمبر16 آیت نمبر116}

درج بالا قرآنی آیت کو ذہن میں رکھتے ہوئے درج ذیل حدیث ملاحظہ کیجیے :

پہلے کھانا پھر نماز

حَدَّثَنَا بَحْرُ بْنُ نَصْرٍ، عَنِ ابْنِ وَهْبٍ، عَنْ عَمْرِو بْنِ الْحَارِثِ، وَيُونُسَ بْنِ يَزِيدَ، وَابْنِ سَمْعَانَ، أَنَّ ابْنَ شِهَابٍ، أَخْبَرَهُمْ، قَالَ: ثَنِي أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: "إِذَا قُرِّبَ الْعَشَاءُ وَحَضَرَتِ الصَّلاةُ فَابْدَءُوا بِهِ قَبْلَ أَنْ تُصَلُّوا صَلاةَ الْمَغْرِبِ".

سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اگر رات کا کھانا آ جائے اور نماز کا وقت بھی ہو جائے، تو پہلے کھانا کھا لیں، بعد میں نماز مغرب ادا کر لیں۔

(المنتقی ابن الجارود، حدیث نمبر۔223)

لیکن صحیح بخاری ہی کی ایک حدیث میں ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے کھانا چھوڑ کر نماز پڑھی۔ ملاحظہ کیجیے :

حدیث:

’’ جعفر بن عمرو بن امیہ سے روایت ہے کہ اُن کے والد ماجد نے فرمایا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کو بکری کی دستی میں سے کاٹ کر کھاتے ہوئے دیکھا۔ پس آپ ؐ کو نماز کیلئے بلایا گیا تو چھری نیچے ڈال دی، پس نماز پڑھی اور تازہ وضو نہ کیا۔‘‘

{صحیح بخاری جلد اوّل کتاب الاذان حدیث نمبر 639 صفحہ نمبر 335}

باب نمبر۔43

موزوں پر مسح

قرآن میں صرف ہاتھ، منہ اور سر کے مسح کا ذکر آتا ہے، فرمان خداوندی ہے:

قرآن:

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَقْرَبُوا الصَّلَاةَ وَأَنتُمْ سُكَارَىٰ حَتَّىٰ تَعْلَمُوا مَا تَقُولُونَ وَلَا جُنُبًا إِلَّا عَابِرِي سَبِيلٍ حَتَّىٰ تَغْتَسِلُوا ۚ وَإِن كُنتُم مَّرْضَىٰ أَوْ عَلَىٰ سَفَرٍ أَوْ جَاءَ أَحَدٌ مِّنكُم مِّنَ الْغَائِطِ أَوْ لَامَسْتُمُ النِّسَاءَ فَلَمْ تَجِدُوا مَاءً فَتَيَمَّمُوا صَعِيدًا طَيِّبًا فَامْسَحُوا بِوُجُوهِكُمْ وَأَيْدِيكُمْ ۗ إِنَّ اللَّهَ كَانَ عَفُوًّا غَفُورًا ﴿43/4﴾

ترجمہ: ''اے ایمان والو! تم نماز کے نزدیک نہ جاؤ جب تم نشہ کی حالت میں ہو، یہاں تک کہ سمجھنے لگو جو کہتے ہو اور نہ (اُس وقت جبکہ) غسل کی حاجت ہو سوائے حالتِ سفر کے، یہاں تک کہ تم غسل کر لو اور اگر تم مریض ہو یا سفر میں ہو یا تم سے کوئی بیت الخلاء سے آئے یا تم عورتوں کے پاس گئے (ہم صحبت ہوئے) پھر تم نے پانی نہ پایا تو پاک مٹی سے تیمم کرو، مسح کر لو اپنے منہ اور اپنے ہاتھوں کا، بے شک اللہ معاف کرنے والا بخشنے والا ہے۔''

{سورۃ النساء 4 آیت نمبر 43}

اور سورۃ المائدہ کی آیت 6 میں فرمایا:

''اور اگر تم جنابت کی حالت میں ہو تو غسل کر لو۔''

قرآن:

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِذَا قُمْتُمْ إِلَى الصَّلَاةِ فَاغْسِلُوا وُجُوهَكُمْ وَأَيْدِيَكُمْ إِلَى الْمَرَافِقِ وَامْسَحُوا بِرُءُوسِكُمْ وَأَرْجُلَكُمْ إِلَى الْكَعْبَيْنِ ۚ وَإِن كُنتُمْ جُنُبًا فَاطَّهَّرُوا ۚ وَإِن كُنتُم مَّرْضَىٰ أَوْ عَلَىٰ سَفَرٍ أَوْ جَاءَ أَحَدٌ مِّنكُم مِّنَ الْغَائِطِ أَوْ لَامَسْتُمُ النِّسَاءَ فَلَمْ تَجِدُوا مَاءً فَتَيَمَّمُوا صَعِيدًا طَيِّبًا فَامْسَحُوا بِوُجُوهِكُمْ وَأَيْدِيكُم مِّنْهُ ۚ مَا يُرِيدُ اللَّهُ لِيَجْعَلَ عَلَيْكُم مِّنْ حَرَجٍ وَلَٰكِن يُرِيدُ لِيُطَهِّرَكُمْ وَلِيُتِمَّ نِعْمَتَهُ عَلَيْكُمْ لَعَلَّكُمْ تَشْكُرُونَ ﴿٦﴾

ترجمہ: اے ایمان والو! جب (تمہارا) نماز کیلئے کھڑے (ہونے کا ارادہ) ہو تو (وضو کے لئے) اپنے چہروں کو اور اپنے ہاتھوں کو کہنیوں سمیت دھو لو اور اپنے سروں کا مسح کرو اور اپنے پاؤں (بھی) ٹخنوں سمیت (دھو لو)، اور اگر تم حالتِ جنابت میں ہو تو (نہا کر) خوب پاک ہو جاؤ، اور اگر تم بیمار ہو یا سفر میں ہو یا تم سے کوئی رفعِ حاجت سے (فارغ ہو کر) آیا ہو یا تم نے عورتوں سے قربت (مجامعت) کی ہو پھر تم پانی نہ پاؤ تو (اندریں صورت) پاک مٹی سے تیمم کر لیا کرو۔ پس (تیمم یہ ہے کہ) اس (پاک مٹی) سے اپنے چہروں اور اپنے (پورے)

ہاتھوں کا مسح کرلو۔اللہ نہیں چاہتا کہ وہ تمہارے اوپر کسی قسم کی سختی کرے لیکن وہ (یہ) چاہتا ہے کہ تمہیں پاک کردے اور تم پر اپنی نعمت پوری کردے تاکہ تم شکر گزار بن جاؤ،

(سورۃ المائدہ آیت نمبر 6)

قرآن کی درج بالا آیات میں وضو کا پورا طریقہ بتایا گیا ہے لیکن اس میں موزوں پر مسح کا کہیں ذکر نہیں لیکن ذیل میں متعدد احادیث پیش کی جارہی ہیں جن میں قرآن سے ہٹ کر بات کی جارہی ہے:

موزوں پر مسح

مَا حَدَّثَنَاهُ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ هَاشِمٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا يَحْيَى يَعْنِي ابْنَ سَعِيدٍ، ح وَثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ مَنْصُورٍ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ، جَمِيعًا عَنْ سُفْيَانَ، عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ مَرْثَدٍ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ بُرَيْدَةَ، عَنْ أَبِيهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَوَضَّأُ عِنْدَ كُلِّ صَلَاةٍ، فَلَمَّا كَانَ يَوْمَ الْفَتْحِ تَوَضَّأَ وَمَسَحَ عَلَى خُفَّيْهِ فَصَلَّى الصَّلَوَاتِ بِوُضُوءٍ وَاحِدٍ، فَقَالَ عُمَرُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، إِنَّكَ فَعَلْتَ شَيْئًا لَمْ تَكُنْ تَفْعَلُهُ، قَالَ: "إِنِّي عَمْدًا فَعَلْتُهُ يَا عُمَرُ". الْحَدِيثُ لِإِسْحَاقَ وَلَمْ يَذْكُرِ ابْنُ هَاشِمٍ: وَمَسَحَ عَلَى خُفَّيْهِ.

سیدنا بریدہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہر نماز کے ساتھ وضو کیا کرتے تھے۔فتح مکہ کے دن جب آپ کیا تم نے وضو کیا، تو موزوں پر مسح کیا اور ایک ہی وضو سے کئی نمازیں ادا کیں۔عمر رضی اللہ عنہ نے پوچھا: اللہ کے رسول! آج آپ نے ایسا کام کیا ہے، جو پہلے کبھی نہیں کیا، فرمایا: عمر! میں نے ایسا جان بوجھ کر کیا ہے۔

یہ حدیث اسحاق کی ہے، ابن ہاشم نے موزوں پر مسح کا ذکر نہیں کیا۔

(المنتقی ابن الجارود، حدیث نمبر۔1)

(المنتقی ابن الجارود، حدیث نمبر۔4)

(المنتقی ابن الجارود، حدیث نمبر۔36)

(المنتقی ابن الجارود، حدیث نمبر۔81)

(المنتقی ابن الجارود، حدیث نمبر۔82)

(المنتقی ابن الجارود، حدیث نمبر۔84)

(المنتقی ابن الجارود، حدیث نمبر۔85)

(المنتقی ابن الجارود، حدیث نمبر۔86)

(المنتقی ابن الجارود، حدیث نمبر۔87)

باب، عمامہ اور موزوں پر مسح

حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ بِشْرٍ ، قَالَ: ثنا يَحْيَى يَعْنِي ابْنَ سَعِيدٍ، عَنِ التَّيْمِيِّ ، عَنْ بَكْرٍ ، عَنِ الْحَسَنِ، عَنِ ابْنِ الْمُغِيرَةِ بْنِ شُعْبَةَ ، عَنْ أَبِيهِ، قَالَ بَكْرٌ : وَقَدْ سَمِعْنَاهُ مِنِ ابْنِ الْمُغِيرَةِ، عَنْ أَبِيهِ، أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ " تَوَضَّأَ وَمَسَحَ عَلَى نَاصِيَتِهِ وَعَلَى الْعِمَامَةِ وَعَلَى الْخُفَّيْنِ ".

سیدنا مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے وضو کیا، تو پیشانی کے بالوں، عمامہ اور موزوں پر مسح کیا۔

(المنتقی ابن الجارود، حدیث نمبر۔83)

آواز یا بدبو آنے کے بغیر وضو نہیں ٹوٹتا

قرآن کی صرف دو آیات پیشِ خدمت ہیں اِن کے بعد وہ احادیث پیش کی جائیں گی جن میں کہا گیا ہے کہ اگر آواز یا بدبُو نہ آئے تو وُضو نہیں ٹُوٹتا۔ تعجب ہے کہ ایسی احادیث کو حضور صلی اللہ علیہ والہ وسلم سے منسوب کرنے سے دِین کی کونسی خدمت کی جارہی ہے۔اِرشادِ باری تعالیٰ ہے :

قرآن:

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِذَا قُمْتُمْ إِلَى الصَّلَاةِ فَاغْسِلُوا وُجُوهَكُمْ وَأَيْدِيَكُمْ إِلَى الْمَرَافِقِ وَامْسَحُوا بِرُءُوسِكُمْ وَأَرْجُلَكُمْ إِلَى الْكَعْبَيْنِ ۚ وَإِن كُنتُمْ جُنُبًا فَاطَّهَّرُوا ۚ وَإِن كُنتُم مَّرْضَىٰ أَوْ عَلَىٰ سَفَرٍ أَوْ جَاءَ أَحَدٌ مِّنكُم مِّنَ الْغَائِطِ أَوْ لَامَسْتُمُ النِّسَاءَ فَلَمْ تَجِدُوا مَاءً فَتَيَمَّمُوا صَعِيدًا طَيِّبًا فَامْسَحُوا بِوُجُوهِكُمْ وَأَيْدِيكُم مِّنْهُ ۚ مَا يُرِيدُ اللَّهُ لِيَجْعَلَ عَلَيْكُم مِّنْ حَرَجٍ وَلَٰكِن يُرِيدُ لِيُطَهِّرَكُمْ وَلِيُتِمَّ نِعْمَتَهُ عَلَيْكُمْ لَعَلَّكُمْ تَشْكُرُونَ {6/5}

ترجمہ:”اے اِیمان والو! جب تم نماز کیلئے اُٹھو تو دھولو اپنے منہ اور اپنے ہاتھ کہنیوں تک اور اپنے سروں کا مسح کرو اور اپنے پاؤں ٹخنوں تک اور اگر تم ناپاک ہو تو خوب پاک ہو جاؤ اور اگر تم بیمار ہو یا سفر میں ہو یا تم میں سے کوئی بیت الخلاء سے آئے یا تم نے عورتوں سے صحبت کی پھر نہ پاؤ پانی تو پاک مٹی سے تیمم کر لو۔اس سے اپنے منہ اور ہاتھوں کا مسح کر لو۔اللہ نہیں چاہتا کہ تم پر کوئی تنگی کرے لیکن چاہتا ہے کہ تمہیں پاک کرے اور یہ کہ اپنی نعمت پوری کرے تم پر، تاکہ تم احسان مانو۔“(سورۃ المائدہ 5 آیت 6)

قرآن:

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَقْرَبُوا الصَّلَاةَ وَأَنتُمْ سُكَارَىٰ حَتَّىٰ تَعْلَمُوا مَا تَقُولُونَ وَلَا جُنُبًا إِلَّا عَابِرِي سَبِيلٍ حَتَّىٰ تَغْتَسِلُوا ۚ وَإِن كُنتُم مَّرْضَىٰ أَوْ عَلَىٰ سَفَرٍ أَوْ جَاءَ أَحَدٌ مِّنكُم مِّنَ الْغَائِطِ أَوْ لَامَسْتُمُ النِّسَاءَ فَلَمْ تَجِدُوا مَاءً فَتَيَمَّمُوا صَعِيدًا طَيِّبًا فَامْسَحُوا بِوُجُوهِكُمْ وَأَيْدِيكُمْ ۗ إِنَّ اللَّهَ كَانَ عَفُوًّا غَفُورًا {43/4}

ترجمہ:”اے اِیمان والو! تم نماز کے نزدیک نہ جاؤ جب تم نشہ کی حالت میں ہو، یہاں تک کہ سمجھنے لگو جو کہتے ہو اور نہ (اُس وقت جبکہ) غسل کی حاجت ہو سوائے حالتِ سفر کے، یہاں تک کہ تم غسل کر لو اور اگر تم مریض ہو یا سفر میں ہو یا تم سے کوئی بیت الخلاء سے آئے یا تم عورتوں کے پاس گئے (ہم صحبت ہوئے) پھر تم نے پانی نہ پایا تو پاک مٹی سے تیمم کرو، مسح کر لو اپنے منہ اور اپنے ہاتھوں کا، بے شک اللہ معاف کرنے والا بخشنے والا ہے۔“

{سورۃ النساء 4 آیت نمبر 43}

اخراجِ ریح کی تصدیق

اخراجِ ریح کی وضاحت کرتے ہوئے کتب روایات میں آتا ہے کہ جب تک آواز یا بد بو نہ آئے وہ "حدث" تسلیم نہیں کی جائے گی، یعنی انسان کو سو فیصد یقین ہو جائے کہ اس کی ہوا خارج ہو چکی ہے لیکن اگر ہوا خارج ہونے کی آواز نہیں آئی تو حکم یہ ہے کہ نماز جاری رکھی جائے گی اور اسے مکمل کیا جائے گا، اسی طرح اگر ہوا خارج ہونے کا کامل یقین ہو جائے لیکن اس کی بد بو نہ آئے تو بھی نماز پوری پڑھی جائے گی، ذیل میں المنتقی ابن الجارود کی وہ روایتیں پیش کی جا رہی ہیں جن میں یہ سب بیان کیا جا رہا ہے؛

آواز یا بد بو آنے کے بغیر وضو نہیں ٹوٹتا

حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، وَإِبْرَاهِيمُ بْنُ مَرْزُوقٍ، قَالا: حَدَّثَنَا وَهْبُ بْنُ جَرِيرٍ، ثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ سُهَيْلِ بْنِ أَبِي صَالِحٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: "لا وُضُوءَ إِلا مِنْ صَوْتٍ أَوْ رِيحٍ".

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: آواز یا بد بو آنے کے بغیر وضو نہیں ٹوٹتا۔

(المنتقی ابن الجارود، حدیث نمبر۔2)

(المنتقی ابن الجارود، حدیث نمبر۔3)

شرمگاہ چھونے سے وضو لازم

قرآن میں وضو کے متعلق فرمان خداوندی ہے:

قرآن:

يَاأَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِذَا قُمْتُمْ إِلَى الصَّلَاةِ فَاغْسِلُوا وُجُوهَكُمْ وَأَيْدِيَكُمْ إِلَى الْمَرَافِقِ وَامْسَحُوا بِرُءُوسِكُمْ وَأَرْجُلَكُمْ إِلَى الْكَعْبَيْنِ ۚ وَإِن كُنتُمْ جُنُبًا فَاطَّهَّرُوا ۚ وَإِن كُنتُم مَّرْضَىٰ أَوْ عَلَىٰ سَفَرٍ أَوْ جَاءَ أَحَدٌ مِّنكُم مِّنَ الْغَائِطِ أَوْ لَامَسْتُمُ النِّسَاءَ فَلَمْ تَجِدُوا مَاءً فَتَيَمَّمُوا صَعِيدًا طَيِّبًا فَامْسَحُوا بِوُجُوهِكُمْ وَأَيْدِيكُم مِّنْهُ ۚ مَا يُرِيدُ اللَّهُ لِيَجْعَلَ عَلَيْكُم مِّنْ حَرَجٍ وَلَٰكِن يُرِيدُ لِيُطَهِّرَكُمْ وَلِيُتِمَّ نِعْمَتَهُ عَلَيْكُمْ لَعَلَّكُمْ تَشْكُرُونَ ﴿٦﴾

ترجمہ :اے ایمان والو! جب تم نماز کے لیے اٹھو تو اپنے منہ دھو لو اور ہاتھ کہنیوں تک اور اپنے سروں پر مسح کرو اور اپنے پاؤں ٹخنوں تک دھو لو اور اگر تم ناپاک ہو تو نہا لو اور اگرتم بیمار ہو یا سفر پر ہو یا کوئی تم میں سے جائے ضرور سے آیا ہو یا عورتوں کے پاس گئے ہو پھر تم پانی نہ پاؤ تو پاک مٹی سے تیمم کر لو اور اسے اپنے مونہوں او رہاتھوں پر مل لو اللہ تم پر تنگی کرنا نہیں چاہتا لیکن تمہیں پاک کرنا چاہتا ہے اور تاکہ اپنا احسان تم پر پورا کرے تاکہ تم شکر کرو۔

(سورۃ المائدہ آیت نمبر 6)

قرآن نے چند لفظوں میں جس بات کی وضاحت کر دی، آیئے مذہبی پیشوائیت کی طرف سے اس کی دلچسپ تفصیلات ملاحظہ کریں:

جو اپنی شرمگاہ کو چھوئے، وہ وضو کرے

حَدَّثَنَا ابْنُ الْمُقْرِءِ، قَالَ: ثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ، قَالَ: تَذَاكَرَ أَبِي وَعُرْوَةُ مَا يُتَوَضَّأُ مِنْهُ، فَذَكَرَ عُرْوَةُ وَذَكَرَ حَتَّى ذَكَرَ الْوُضُوءَ مِنْ مَسِّ الذَّكَرِ، قَالَ أَبِي: لَمْ أَسْمَعْ بِهِ فَقَالَ أَخْبَرَنِي مَرْوَانُ، عَنْ بُسْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: "مَنْ مَسَّ ذَكَرَهُ فَلْيَتَوَضَّأْ". قُلْنَا: أَرْسِلْ إِلَيْهَا، فَأَرْسَلَ حَرَسِيًّا أَوْ رَجُلًا، فَجَاءَ الرَّسُولُ بِذَلِكَ.

عبداللہ بن ابو بکر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ میرے والد (سیدنا ابو بکر رضی اللہ عنہ) اور عروۃ رحمہ اللہ نواقض وضو کا ذکر کرنے لگے، تذکرہ کرتے کرتے عروۃ رحمہ اللہ نے شرمگاہ کو ہاتھ لگانے سے وضو ٹوٹنے کا ذکر بھی کیا، میرے والد کہنے لگے: میں نے تو یہ نہیں سنا، عروۃ رحمہ اللہ کہنے لگے: مروان نے مجھے بسرۃ رضی اللہ عنہا کے حوالے سے بتایا ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو اپنی

شرمگاہ کو چھوئے، وہ وضو کرے۔ ہم نے کہا: بسرہ رضی اللہ عنہا کے پاس کسی کو بھیجو، چنانچہ مروان نے چوکیدار یا کسی اور کو ان کے پاس بھیجا، تو قاصد وہی جواب لایا (جو عروہ رحمہ اللہ کہتے تھے)۔

(المنتقی ابن الجارود، حدیث نمبر۔16)

(المنتقی ابن الجارود، حدیث نمبر۔17)

(المنتقی ابن الجارود، حدیث نمبر۔18)

(المنتقی ابن الجارود، حدیث نمبر۔19)

شرمگاہ چھونے سے وضو کرنے کی ضرورت نہیں

حَدَّثَنَا مَحْمُودُ بْنُ آدَمَ، قَالَ: ثَنَا سُفْيَانُ، قَالَ: ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَابِرٍ، عَنْ قَيْسِ بْنِ طَلْقٍ، عَنْ أَبِيهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، أَنَّهُ "سَأَلَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ "مَسِّ الذَّكَرِ فَلَمْ يَرَ فِيهِ وُضُوءًا".

قیس بن طلق اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے شرمگاہ چھونے کے متعلق پوچھا، تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس میں وضو نہیں بتایا۔ [المنتقی ابن الجارود / كِتَابُ الطَّهَارَةِ / حدیث: 20]

تخریج الحدیث: از غلام مصطفےٰ ظہیر امن پوري: «إسناده ضعيف والحديث صحيح: سنن أبي داود: 183، سنن ابن ماجه: 483، محمد بن جابر یمامی راوي جمہور محدثین کرام کے نزدیک "ضعیف" اور "متروک" ہے.»

(المنتقی ابن الجارود، حدیث نمبر۔20)

(المنتقی ابن الجارود، حدیث نمبر۔21)

باب نمبر۔46

مکھی کا جوس

قرآنِ حکیم میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا :

قرآن:

وَكُلُوا مِمَّا رَزَقَكُمُ اللَّهُ حَلَالًا طَيِّبًا ص (88/5)

ترجمہ:'' اور جو اللہ نے تمہیں دیا ہے اُس میں سے حلال اور طیّب کھاؤ۔''

{سورۃ المائدہ سورۃ نمبر 5 آیت نمبر 88}

نیز دیکھیے :

قرآن:

☆ سورۃ البقرۃ سورہ نمبر 2 آیت نمبر 57

☆ سورۃ البقرۃ سورہ نمبر 2 آیت نمبر 168

☆ سورۃ البقرۃ سورہ نمبر 2 آیت نمبر 172

☆ سورۃ النحل سورہ نمبر 16 آیت نمبر 114

☆ سورۃ طٰہٰ سورہ نمبر 20 آیت نمبر 81

قرآنِ حکیم نے کھانے پینے کی بعض چیزوں کو حرام قرار دیا ہے اور بعض کو حلال، لیکن حلال کے ساتھ قرآن نے طیّب کا لفظ بھی استعمال کیا ہے۔ لغات القرآن میں طیّب کے معنی لکھے ہیں'' ہر وہ چیز جو دیکھنے، سُننے، سُونگھنے، کھانے میں پسندیدہ ہو اور اُس سے اِنسانی نفس بھی کیف اندوز ہو۔'' اللہ نے طیّب رزق کھانے کو کہا ہے لیکن صحیح المنتقی ابن الجارود میں لکھا ہے :

مکھی کا جوس

حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، وَعَلَّانُ بْنُ الْمُغِيرَةِ، قَالَا: ثَنَا ابْنُ أَبِي مَرْيَمَ مُحَمَّدٌ هُوَ ابْنُ أَبِي حَفْصَةَ، ثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ بِلَالٍ، قَالَ: ثَنَا عُتْبَةُ هُوَ ابْنُ مُسْلِمٍ، عَنْ عُبَيْدِ بْنِ حُنَيْنٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: "إِذَا وَقَعَ الذُّبَابُ فِي شَرَابِ أَحَدِكُمْ فَلْيَغْمِسْهُ كُلَّهُ ثُمَّ يَطْرَحْهُ فَإِنَّ فِي أَحَدِ جَنَاحَيْهِ سُمًّا وَفِي الْآخَرِ شِفَاءً".

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب کسی کے مشروب میں مکھی گر جائے، تو اسے مکمل طور پر اس میں ڈبو دینا چاہیے، پھر نکال کر پھینک دے، کیوں کہ اس کے ایک پَر میں زہر (بیماری) اور دوسرے میں شفا ہوتی ہے۔

(المنتقی ابن الجارود، حدیث نمبر۔55)

(خشک)ایڑیاں جہنم میں جلیں گی

قرآن میں وضو کا مکمل طریقہ یہ بیان کیا گیا ہے:

قرآن :

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِذَا قُمْتُمْ إِلَى الصَّلَاةِ فَاغْسِلُوا وُجُوهَكُمْ وَأَيْدِيَكُمْ إِلَى الْمَرَافِقِ وَامْسَحُوا بِرُءُوسِكُمْ وَأَرْجُلَكُمْ إِلَى الْكَعْبَيْنِ ۚ وَإِن كُنتُمْ جُنُبًا فَاطَّهَّرُوا ۚ وَإِن كُنتُم مَّرْضَىٰ أَوْ عَلَىٰ سَفَرٍ أَوْ جَاءَ أَحَدٌ مِّنكُم مِّنَ الْغَائِطِ أَوْ لَامَسْتُمُ النِّسَاءَ فَلَمْ تَجِدُوا مَاءً فَتَيَمَّمُوا صَعِيدًا طَيِّبًا فَامْسَحُوا بِوُجُوهِكُمْ وَأَيْدِيكُم مِّنْهُ ۚ مَا يُرِيدُ اللَّهُ لِيَجْعَلَ عَلَيْكُم مِّنْ حَرَجٍ وَلَٰكِن يُرِيدُ لِيُطَهِّرَكُمْ وَلِيُتِمَّ نِعْمَتَهُ عَلَيْكُمْ لَعَلَّكُمْ تَشْكُرُونَ ﴿٦﴾

ترجمہ: اے ایمان والو! جب (تمہارا) نماز کیلئے کھڑے (ہونے کا ارادہ) ہو تو (وضو کے لئے) اپنے چہروں کو اور اپنے ہاتھوں کو کہنیوں سمیت دھو لو اور اپنے سروں کا مسح کرو اور اپنے پاؤں (بھی) ٹخنوں سمیت (دھو لو)، اور اگر تم حالتِ جنابت میں ہو تو (نہا کر) خوب پاک ہو جاؤ، اور اگر تم بیمار ہو یا سفر میں ہو یا تم سے کوئی رفعِ حاجت سے (فارغ ہو کر) آیا ہو یا تم نے عورتوں سے قربت (مجامعت) کی ہو پھر تم پانی نہ پاؤ تو (اندریں صورت) پاک مٹی سے تیمم کر لیا کرو۔ پس (تیمم یہ ہے کہ) اس (پاک مٹی) سے اپنے چہروں اور اپنے (پورے) ہاتھوں کا مسح کر لو۔ اللہ نہیں چاہتا کہ وہ تمہارے اوپر کسی قسم کی سختی کرے لیکن وہ (یہ) چاہتا ہے کہ تمہیں پاک کر دے اور تم پر اپنی نعمت پوری کر دے تاکہ تم شکر گزار بن جاؤ،

(سورۃ المائدہ آیت نمبر 6)

وضو کے اس طریقے میں پاؤں دھونا بھی شامل ہے، اور پاؤں میں ایڑیاں بھی شامل ہیں۔ اب جو آدمی پاؤں دھوتا ہی نہیں اس کا تو وضو ہی نہیں۔ اور جو آدمی وضو کرتا ہے اس کیلئے ایڑیوں کا عذاب کیسا؟، ملاحظہ کیجئے:

(خشک)ایڑیاں جہنم میں جلیں گی

حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ خَشْرَمٍ، قَالَ: أنا عِيسَى، عَنْ شُعْبَةَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ زِيَادٍ، قَالَ: كَانَ أَبُو هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ يَمُرُّ بِنَا وَالنَّاسُ يَتَوَضَّئُونَ مِنَ الْمِطْهَرَةِ فَسَمِعْتُهُ يَقُولُ: أَسْبِغُوا الْوُضُوءَ فَإِنِّي سَمِعْتُ أَبَا الْقَاسِمِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، يَقُولُ: "وَيْلٌ لِلْعَرَاقِيبِ مِنَ النَّارِ".

محمد بن زیاد رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ لوگ برتن سے وضو کر رہے تھے، سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ قریب سے گزرے، تو میں نے انہیں کہتے سنا: وضو اچھی طرح کرنا، کیوں کہ میں نے ابو القاسم صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: (خشک) ایڑیاں جہنم میں جلیں گی۔

(المنتقی ابن الجارود، حدیث نمبر۔78)

القابات

فرمان خداوندی ہے:

قرآن:

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا يَسْخَرْ قَوْمٌ مِّن قَوْمٍ عَسَىٰ أَن يَكُونُوا خَيْرًا مِّنْهُمْ وَلَا نِسَاءٌ مِّن نِّسَاءٍ عَسَىٰ أَن يَكُنَّ خَيْرًا مِّنْهُنَّ ۖ وَلَا تَلْمِزُوا أَنفُسَكُمْ وَلَا تَنَابَزُوا بِالْأَلْقَابِ ۖ بِئْسَ الِاسْمُ الْفُسُوقُ بَعْدَ الْإِيمَانِ ۚ وَمَن لَّمْ يَتُبْ فَأُولَٰئِكَ هُمُ الظَّالِمُونَ ﴿١١﴾

اے لوگو جو ایمان لائے ہو، نہ مرد دوسرے مردوں کا مذاق اڑائیں، ہو سکتا ہے کہ وہ ان سے بہتر ہوں، اور نہ عورتیں دوسری عورتوں کا مذاق اڑائیں، ہو سکتا ہے کہ وہ ان سے بہتر ہوں آپس میں ایک دوسرے پر طعن نہ کرو اور نہ ایک دوسرے کو برے القاب سے یاد کرو ایمان لانے کے بعد فسق میں نام پیدا کرنا بہت بری بات ہے جو لوگ اس روش سے باز نہ آئیں وہی ظالم ہیں

(سورۃ الحجرات 49، آیت نمبر۔11)

قرآن کے برعکس المنتقی ابن الجارود نے محترم ہستیوں سے کیا کیا منسوب کیا جا رہا ہے۔

اللہ تعالیٰ نے قرآن حکیم میں نبی کریم صلی اللہ علیہ والہ وسلم کو تمام جہانوں کیلئے رحمت قرار دیا چنانچہ فرمایا: وَمَا أَرْسَلْنَاكَ إِلَّا رَحْمَةً لِّلْعَالَمِينَ (107/21) اور ہم نے آپ کو تمام جہانوں کیلئے رحمت بنا کر بھیجا ہے۔ دوسرے مقام پر فرمایا: ☆وَإِنَّكَ لَعَلَىٰ خُلُقٍ عَظِيمٍ ۔ "اے محمد صلی اللہ علیہ والہ وسلم! آپ اخلاق انسانی کے بلند ترین مقام پر فائز ہیں۔" (سورۃ القلم 68 آیت 4)۔ اس کے بعد قیامت تک کے انسانوں کیلئے فرمادیا کہ حضور صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی زندگی تمہارے لئے ایک نمونہ ہے: لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِي رَسُولِ اللَّهِ أُسْوَةٌ حَسَنَةٌ (21/33) لیکن المنتقی ابن الجارود کی درج ذیل روایات حضور صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی سیرت کو داغدار کرنے پر تلی ہوئی ہیں۔ ملاحظہ فرمائیں:

تیرا ہاتھ خاک آلود ہو

حَدَّثَنَا زِيَادُ بْنُ أَيُّوبَ، قَالَ: ثنا وَكِيعٌ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ زَيْنَبَ بِنْتِ أُمِّ سَلَمَةَ، عَنْ أُمِّهَا رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، قَالَتْ: جَاءَتْ أُمُّ سُلَيْمٍ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ "فَسَأَلَتْهُ عَنِ الْمَرْأَةِ تَرَى فِي الْمَنَامِ مَا يَرَى الرَّجُلُ؟ فَقَالَ: "إِذَا رَأَتِ الْمَاءَ فَلْتَغْتَسِلْ" قَالَتْ: فَقُلْتُ: فَضَحْتِ النِّسَاءَ، وَهَلْ تَحْتَلِمُ الْمَرْأَةُ؟ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "تَرِبَتْ يَمِينُكِ، فَبِمَا يُشْبِهُهَا وَلَدُهَا إِذًا".

سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ ام سلیم رضی اللہ عنہا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئیں اور اس عورت کے متعلق پوچھا، جو خواب میں مرد کی طرح (منی) دیکھتی ہے، فرمایا: اگر پانی (منی) دیکھے، تو غسل کرے۔ ام سلمہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں: میں نے

کہا، آپ نے تو عورتوں کو رسوا کر دیا، بھلا کبھی عورت کو بھی احتلام ہوا؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تیرا ہاتھ خاک آلود ہو، تو پھر بچہ ماں کے مشابہ کیسے ہوتا ہے؟

(المنتقی ابن الجارود، حدیث نمبر۔88)

القابات

حَدَّثَنَا ابْنُ الْمُقْرِءِ، قَالَ: ثنا سُفْيَانُ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عُرْوَةَ، وَهِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، يَزِيدُ أَحَدُهُمَا عَلَى صَاحِبِهِ، قَالَتْ: جَاءَ عَمِّي بَعْدَمَا ضُرِبَ الْحِجَابُ يَسْتَأْذِنُ عَلَيَّ، فَلَمْ آذَنْ لَهُ، فَجَاءَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَأَلْتُهُ، فَقَالَ: ائْذَنِي لَهُ فَإِنَّهُ عَمُّكِ، قُلْتُ: إِنَّمَا أَرْضَعَتْنِي الْمَرْأَةُ وَلَمْ يُرْضِعْنِي الرَّجُلُ، قَالَ: " تَرِبَتْ يَمِينُكِ، ائْذَنِي لَهُ فَإِنَّهُ عَمُّكِ ".

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ پردہ کا حکم نازل ہونے کے بعد میرا (رضاعی) چچا آیا اور میرے پاس آنے کی اجازت مانگنے لگا۔ میں نے اسے اجازت نہ دی۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے، تو میں نے آپ سے پوچھا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اسے اجازت دے دو، وہ تمہارا چچا ہی ہے۔ عرض کیا: دودھ تو مجھے عورت نے پلایا ہے، مرد نے تو نہیں پلایا۔ فرمایا: تمہارا ہاتھ خاک آلود ہو! اسے اجازت دے دو، وہ تمہارا چچا ہے۔

(المنتقی ابن الجارود، حدیث نمبر۔692)

القابات۔ او کانے! تو بھی یہی بات کہتا ہے؟

حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، قَالَ: ثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ إِدْرِيسَ، قَالَ: سَمِعْتُ الْحَسَنَ بْنَ عُبَيْدِ اللَّهِ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ، قَالَ: صَلَّى بِهِمْ عَلْقَمَةُ خَمْسًا، قَالَ: فَقَالُوا: يَا أَبَا شِبْلٍ زِدْتَ فِي الصَّلَاةِ، قَالَ: فَقَالَ: لَمْ أَفْعَلْ، قَالَ: قَالُوا: بَلَى، قَالَ: قَالَ إِبْرَاهِيمُ: فَقُلْتُ: بَلَى مِنْ جَانِبِ الْمَسْجِدِ، قَالَ: فَقَالَ وَأَنْتَ أَعْوَرُ تَقُولُ ذَلِكَ، قَالَ: فَانْفَتَلَ وَسَجَدَ بِهِمْ سَجْدَتَيْنِ ثُمَّ حَدَّثَهُمْ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ " صَلَّى بِهِمْ خَمْسًا، قَالَ: فَسَجَدَ بِهِمْ سَجْدَتَيْنِ وَهُوَ جَالِسٌ، وَقَالَ: " إِنَّمَا أَنَا بَشَرٌ أَنْسَى كَمَا تَنْسَوْنَ "، إِبْرَاهِيمُ هَذَا هُوَ ابْنُ سُوَيْدٍ النَّخَعِيُّ وَلَيْسَ بِإِبْرَاهِيمَ بْنِ يَزِيدَ النَّخَعِيِّ.

ابراہیم بن سوید رحمہ اللہ کہتے ہیں: علقمہ رحمہ اللہ نے انہیں پانچ رکعات نماز پڑھا دی، لوگوں نے کہا: اے ابو شبل! آپ نے نماز میں اضافہ کر دیا ہے، انہوں نے کہا: میں نے تو اضافہ نہیں کیا، لوگوں نے کہا: آپ نے اضافہ کیا ہے، ابراہیم کہتے ہیں: میں نے بھی مسجد کی ایک طرف سے کہا: جی ہاں! (آپ نے اضافہ کیا ہے) علقمہ رحمہ اللہ کہنے لگے: او کانے! تو بھی یہی بات کہتا ہے؟ چنانچہ انہوں نے مڑ کر دو سجدے کیے۔ پھر انہیں سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت بیان کی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں پانچ رکعتیں

پڑھادی تھیں، پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے بیٹھے بیٹھے دو سجدے کیے، پھر فرمایا: میں بھی انسان ہوں، جس طرح آپ بھولتے ہیں، میں بھی بھول جاتا ہوں۔اس سے ابراہیم بن سوید نخعی مراد ہیں نہ کہ ابراہیم بن یزید نخعی۔

(المنتقی ابن الجارود، حدیث نمبر۔246)

جنت کیسے ملتی ہے؟

قرآن:

لَيۡسَ الۡبِرَّ اَنۡ تُوَلُّوۡا وُجُوۡهَكُمۡ قِبَلَ الۡمَشۡرِقِ وَالۡمَغۡرِبِ وَلٰكِنَّ الۡبِرَّ مَنۡ اٰمَنَ بِاللّٰهِ وَالۡيَوۡمِ الۡاٰخِرِ وَالۡمَلٰٓئِكَةِ وَالۡكِتٰبِ وَالنَّبِيّٖنَ ج وَاٰتَى الۡمَالَ عَلٰى حُبِّهٖ ذَوِى الۡقُرۡبٰى وَالۡيَتٰمٰى وَالۡمَسٰكِيۡنَ وَابۡنَ السَّبِيۡلِ لا وَالسَّآئِلِيۡنَ وَفِى الرِّقَابِ ج وَاَقَامَ الصَّلٰوةَ وَاٰتَى الزَّكٰوةَ ج وَالۡمُوۡفُوۡنَ بِعَهۡدِهِمۡ اِذَا عٰهَدُوۡا ج وَالصّٰبِرِيۡنَ فِى الۡبَاۡسَآءِ وَالضَّرَّآءِ وَحِيۡنَ الۡبَاۡسِ ط اُولٰٓئِكَ الَّذِيۡنَ صَدَقُوۡا ط وَاُولٰٓئِكَ هُمُ الۡمُتَّقُوۡنَ(177/2)

ترجمہ: ”نیکی یہ نہیں کہ تم اپنے منہ مشرق یا مغرب کی طرف کر لو بلکہ نیکی یہ ہے کہ تم اللہ، قیامت، فرشتوں، کتابوں اور نبیوں پر ایمان لاؤ اور (اِس کا عملی ثبوت دیتے ہوئے) اللہ کی محبت میں اپنا مال رشتہ داروں کو دو اور یتیموں، مسکینوں اور مسافروں کو اور سوال کرنے والوں کو اور گردنوں کے آزاد کرانے میں اور جو نماز قائم کرے اور زکوٰۃ ادا کرے اور جب وعدہ کریں تو اُسے پورا کریں اور صبر کرنے والے سختی میں اور تکلیف میں اور جنگ کے وقت، یہی لوگ سچے ہیں اور یہی لوگ پرہیزگار ہیں۔

﴿سورۃ البقرۃ سورہ نمبر 2 آیت نمبر 177﴾

قرآن:

الَّذِيۡنَ يُنۡفِقُوۡنَ فِى السَّرَّآءِ وَالضَّرَّآءِ وَالۡكٰظِمِيۡنَ الۡغَيۡظَ وَالۡعَافِيۡنَ عَنِ النَّاسِ ط وَاللّٰهُ يُحِبُّ الۡمُحۡسِنِيۡنَ(134/3)

ترجمہ: ”جو خرچ کرتے ہیں خوشی اور تکلیف میں اور غصّہ پی جاتے ہیں اور لوگوں کو معاف کر دیتے ہیں، اور اللہ دوست رکھتا ہے نیکی کرنے والوں کو۔“

﴿سورۃ آل عمران سورہ نمبر 3 آیت نمبر 134﴾

قرآن:

فَالَّذِيۡنَ هَاجَرُوۡا وَاُخۡرِجُوۡا مِنۡ دِيَارِهِمۡ وَاُوۡذُوۡا فِىۡ سَبِيۡلِىۡ وَقٰتَلُوۡا وَقُتِلُوۡا لَاُكَفِّرَنَّ عَنۡهُمۡ سَيِّاٰتِهِمۡ وَلَاُدۡخِلَنَّهُمۡ جَنّٰتٍ تَجۡرِىۡ مِنۡ تَحۡتِهَا الۡاَنۡهٰرُ ج ثَوَابًا مِّنۡ عِنۡدِ اللّٰهِ ط وَاللّٰهُ عِنۡدَهٗ حُسۡنُ الثَّوَابِ(195/3)

ترجمہ: ” سو جن لوگوں نے ہجرت کی اور اپنے شہروں سے نکالے گئے اور لڑے اور مارے گئے، میں اُن کی بُرائیاں اُن سے ضرور دُور کر دُوں گا، اور اُنہیں باغات میں داخل کروں گا، جن کے نیچے نہریں بہتی ہیں، یہ اللہ کی طرف سے بدلہ ہے اور اللہ کے پاس اچھا بدلہ ہے۔“

﴿سورۃ آل عمران سورہ نمبر 3 آیت نمبر 195﴾

"جنّت، ایمان اور اعمالِ صالحہ سے ملتی ہے۔"

قرآن:

(سورۃ الانعام سورہ نمبر 6 آیت نمبر 127۔ سورۃ الاعراف سورہ نمبر 7 آیت نمبر 42۔ سورۃ النحل سورہ نمبر 16 آیت نمبر 32۔ سورۃ العنکبوت سورہ نمبر 29 آیت نمبر 58۔ سورۃ السجدۃ سورہ نمبر 32 آیت نمبر 19)

"لوگوں کو چاہیے کہ یہ نعمت حاصل کرنے کیلئے عملِ صالح کریں۔"

قرآن:

﴿سورۃ الصّٰفّٰت سورہ نمبر 37 آیت نمبر 61﴾

طوالت کے خوف سے صرف حوالہ جات پیشِ خدمت ہیں :

قرآن:

سورۃ الزخرف سورہ نمبر 43 آیت نمبر 72

سورۃ الاحقاف سورہ نمبر 46 آیت نمبر 14

سورۃ الاحقاف سورہ نمبر 46 آیت نمبر 16

سورۃ الطور سورہ نمبر 52 آیت نمبر 19

سورۃ الواقعہ سورہ نمبر 56 آیت نمبر 24

سورۃ الحاقۃ سورہ نمبر 69 آیت نمبر 24

سورۃ الدھر سورہ نمبر 76 آیت نمبر 22

سورۃ المرسلٰت سورہ نمبر 77 آیت نمبر 43

سورۃ الغاشیۃ سورہ نمبر 88 آیت نمبر 8 تا 9

سورۃ لقمٰن سورہ نمبر 31 آیت نمبر 8

سورۃ الکہف سورہ نمبر 18 آیت نمبر 30 تا 31

سورۃ مریم سورہ نمبر 19 آیت نمبر 60 تا 61

سورۃالبینہ سورہ نمبر 98 آیت نمبر 8

سورۃالرعد سورہ نمبر 13 آیت نمبر 23

سورۃیونس سورہ نمبر 10 آیت نمبر 9

سورۃالکہف سورہ نمبر 18 آیت نمبر 107

سورۃالحج سورہ نمبر 22 آیت نمبر 56

سورۃالصّٰفّٰت سورہ نمبر 37 آیت 40 تا 42

سورۃالبقرۃ سورہ نمبر 2 آیت نمبر 25

سورۃالبقرۃ سورہ نمبر 2 آیت نمبر 82

سورۃالنساء سورہ نمبر 4 آیت نمبر 57

سورۃالنساء سورہ نمبر 4 آیت نمبر 122

سورۃالاعراف سورہ نمبر 7 آیت نمبر 42

سورۃابراہیم سورہ نمبر 14 آیت نمبر 23

سورۃمریم سورہ نمبر 19 آیت نمبر 60

سورۃالحج سورہ نمبر 14 آیت نمبر 14

سورۃالحج سورہ نمبر 22 آیت نمبر 23 تا 24

سورۃالعنکبوت سورہ نمبر 29 آیت نمبر 58

سورۃیٰسٓ سورہ نمبر 36 آیت نمبر 26

سورۃالمومن سورہ نمبر 40 آیت نمبر 40

سورۃالشوریٰ سورہ نمبر 42 آیت نمبر 22

سورۃالزخرف سورہ نمبر 43 آیت نمبر 69

سورۃالمعارج سورہ نمبر 70 آیت 22 تا 35

سورۃ الدھر سورہ نمبر 76 آیت نمبر 7 تا 12

سورۃ المومنون سورہ نمبر 23 آیت 1 تا 11

سورۃ الفرقان سورہ نمبر 25 آیت 70 تا 76

یہ تو قرآنی تعلیم تھی کہ جنّت اعمالِ صالحہ سے ملتی ہے لیکن المنتقی ابن الجارود کے مطابق جنّت کیسے ملتی ہے، ملاحظہ کیجیے :

دو رکعات پڑھنے سے سابقہ گناہ معاف

حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، قَالَ: أَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، قَالَ: أَنَا مَعْمَرٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَزِيدَ اللَّيْثِيِّ، عَنْ حُمْرَانَ بْنِ أَبَانَ، قَالَ: رَأَيْتُ عُثْمَانَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ تَوَضَّأَ فَأَفْرَغَ عَلَى يَدَيْهِ ثَلَاثًا فَغَسَلَهُمَا ثُمَّ مَضْمَضَ وَاسْتَنْثَرَ ثَلَاثًا ثُمَّ غَسَلَ وَجْهَهُ ثَلَاثًا ثُمَّ غَسَلَ يَدَهُ الْيُمْنَى إِلَى الْمِرْفَقِ ثَلَاثًا ثُمَّ الْيُسْرَى مثل ذَلِكَ ثُمَّ مَسَحَ رَأْسَهُ ثُمَّ غَسَلَ رِجْلَهُ الْيُمْنَى إِلَى الْكَعْبَيْنِ ثَلَاثًا ثُمَّ الْيُسْرَى مثل ذَلِكَ، ثُمَّ قَالَ: رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَوَضَّأَ نَحْوَ وُضُوئِي هَذَا، ثُمَّ قَالَ: "مَنْ تَوَضَّأَ وُضُوئِي هَذَا ثُمَّ صَلَّى رَكْعَتَيْنِ لَا يُحَدِّثُ نَفْسَهُ فِيهِمَا غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ".

حمران بن ابان رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ کو وضو کرتے دیکھا، انہوں نے تین مرتبہ ہاتھوں پر پانی ڈال کر دھویا، پھر تین مرتبہ کلی کی اور ناک (میں پانی ڈال کر) جھاڑا، پھر تین مرتبہ چہرہ دھویا، پھر تین مرتبہ دایاں ہاتھ کہنی تک دھویا، پھر اسی طرح بایاں ہاتھ دھویا، سر کا مسح کیا، تین مرتبہ دایاں پاؤں ٹخنے تک دھویا، اسی طرح بایاں پاؤں دھویا، پھر فرمایا: میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے میری طرح وضو کرنے کے بعد فرمایا: جس نے میری طرح وضو کیا، پھر دو رکعتیں (تحیۃ الوضو) اس طرح ادا کیں کہ اپنے خیالات میں مگن نہ ہوا، تو اس کے سابقہ سارے گناہ معاف کر دیے جائیں گے۔

(المنتقی ابن الجارود، حدیث نمبر۔67)

جس کی آمین فرشتوں کی آمین سے مل گئی، اس کے پہلے سارے گناہ معاف کر دیے جائیں گے

حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ خَشْرَمٍ، قَالَ: أَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ سَعِيدٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، يَبْلُغُ بِهِ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: "إِذَا أَمَّنَ الْقَارِئُ فَأَمِّنُوا، فَإِنَّ الْمَلَائِكَةَ تُؤَمِّنُ، فَمَنْ وَافَقَ تَأْمِينُهُ تَأْمِينَ الْمَلَائِكَةِ غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ".

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب قاری (امام) آمین کہے، تو آپ بھی آمین کہیں، کیوں کہ فرشتے بھی آمین کہتے ہیں۔ جس کی آمین فرشتوں کی آمین سے مل گئی، اس کے پہلے سارے گناہ معاف کر دیے جائیں گے۔

(المنتقی ابن الجارود، حدیث نمبر۔190)

آمین کہنے سے سابقہ گناہ معاف

حَدَّثَنَا بَحْرُ بْنُ نَصْرٍ، عَنِ ابْنِ وَهْبٍ، عَنْ مَالِكِ بْنِ أَنَسٍ، وَيُونُسَ بْنِ يَزِيدَ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، قَالَ: ثَنِي سَعِيدُ بْنُ الْمُسَيِّبِ، وَأَبُو سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، يَقُولُ: "إِذَا أَمَّنَ الإِمَامُ فَأَمِّنُوا، فَإِنَّ الْمَلائِكَةَ تُؤَمِّنُ، فَمَنْ وَافَقَ تَأْمِينُهُ تَأْمِينَ الْمَلائِكَةِ غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ".

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: امام جب آمین کہے تو آپ بھی آمین کہیں، کیوں کہ فرشتے بھی آمین کہتے ہیں، جس کی آمین فرشتوں کی آمین سے موافق ہو گئی اس کے گزشتہ گناہ معاف کر دیے جائیں گے۔

(المنتقی ابن الجارود، حدیث نمبر۔322)

روزے رکھنے سے سابقہ گناہ معاف

حَدَّثَنَا ابْنُ الْمُقْرِءِ، قَالَ: ثَنَا سُفْيَانُ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ ابْنُ الْمُقْرِءِ: وَقَالَ مَرَّةً يَبْلُغُ بِهِ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: "مَنْ صَامَ رَمَضَانَ إِيمَانًا وَاحْتِسَابًا غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ، وَمَنْ قَامَ لَيْلَةَ الْقَدْرِ إِيمَانًا وَاحْتِسَابًا غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ".

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس نے ایمان سمجھتے ہوئے اور ثواب کی نیت سے رمضان کے روزے رکھے، اس کے سابقہ گناہ معاف کر دیے جائیں گے اور جس نے ایمان سمجھتے ہوئے اور ثواب کی نیت سے لیلۃ القدر میں قیام کیا، اس کے سابقہ گناہ معاف کر دیے جائیں گے۔

(المنتقی ابن الجارود، حدیث نمبر۔404)

عمرہ کرنے سے سابقہ عمرہ تک کے گناہ معاف

حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ مُحَمَّدٍ الزَّعْفَرَانِيُّ، قَالَ: ثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ، عَنْ سُمَيٍّ، عَنْ أَبِي صَالِحٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "الْحَجُّ الْمَبْرُورُ لَيْسَ لَهُ جَزَاءٌ إِلا الْجَنَّةَ، وَالْعُمْرَةُ إِلَى الْعُمْرَةِ يُكَفِّرُ مَا بَيْنَهُمَا".

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ‹‹حجِ مبرور کا بدلہ صرف جنت ہے، اور ایک عمرہ دوسرے عمرے تک کے درمیان کے گناہوں کو مٹاتا ہے۔››

(المنتقی ابن الجارود، حدیث نمبر۔502)

جس مسلمان کے تین بچے فوت ہو جائیں وہ جنت میں جائے گا

حَدَّثَنَا ابْنُ الْمُقْرِءِ، وَعَبْدُ اللَّهِ بْنُ هَاشِمٍ، قَالا: ثَنَا سُفْيَانُ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ سَعِيدٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: "لا يَمُوتُ لِمُسْلِمٍ ثَلاثَةٌ مِنَ الْوَلَدِ فَيَلِجَ النَّارَ إِلا تَحِلَّةَ الْقَسَمِ".

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”جس مسلمان کے تین بچے فوت ہو جائیں (اور وہ صبر کرے) تو وہ صرف قسم پوری کرنے کے لیے ہی آگ میں جائے گا۔“

(المنتقى ابن الجارود، حدیث نمبر۔554)

سبز ٹہنی قبر پر رکھنے سے عذاب میں تخفیف

حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ مُحَمَّدٍ الزَّعْفَرَانِيُّ، قَالَ: ثَنَا وَكِيعُ بْنُ الْجَرَّاحِ، قَالَ: ثَنَا الأَعْمَشُ، قَالَ: سَمِعْتُ مُجَاهِدًا، يُحَدِّثُ عَنْ طَاوُسٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: مَرَّ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى قَبْرَيْنِ، فَقَالَ: "إِنَّهُمَا لَيُعَذَّبَانِ وَمَا يُعَذَّبَانِ فِي كَبِيرٍ، أَمَّا هَذَا فَكَانَ يَمْشِي بِالنَّمِيمَةِ، وَأَمَّا هَذَا الآخَرُ فَكَانَ لا يَسْتَبْرِءُ مِنْ بَوْلِهِ" ثُمَّ دَعَا بِعَسِيبٍ رَطْبٍ، فَشَقَّهُ بِاثْنَيْنِ، فَغَرَسَ عَلَى هَذَا وَاحِدًا وَعَلَى هَذَا وَاحِدًا ثُمَّ قَالَ: "لَعَلَّهُ أَنْ يُخَفِّفَ عَنْهُمَا مَا لَمْ يَيْبَسَا".

سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دو قبروں کے پاس سے گزرے، فرمایا: انہیں عذاب ہو رہا ہے اور یہ عذاب کسی ایسے گناہ کی وجہ سے نہیں ہے کہ جس سے بچنا کوئی مشکل کام تھا۔ ان میں سے ایک چغل خور تھا اور دوسرا اپنے پیشاب کے چھینٹوں سے نہیں بچتا تھا، پھر ایک تازہ ٹہنی منگوائی اور اسے چیر کر دو حصے کر دیے۔ ایک حصہ ایک قبر پر اور دوسرا دوسری قبر پر گاڑ دیا اور فرمایا: جب تک یہ ٹہنیاں خشک نہ ہوں، شاید اللہ تعالیٰ ان کے عذاب میں تخفیف فرما دے۔

(المنتقى ابن الجارود، حدیث نمبر۔130)

باب نمبر۔50

حضرت عمرؓ تیمم کے حکم سے نابلد؟

اللہ تعالیٰ نے قرآنِ کریم میں سورۃ النساء کی آیت 43 میں فرمایا :

قرآن:

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَقْرَبُوا الصَّلَاةَ وَأَنتُمْ سُكَارَىٰ حَتَّىٰ تَعْلَمُوا مَا تَقُولُونَ وَلَا جُنُبًا إِلَّا عَابِرِي سَبِيلٍ حَتَّىٰ تَغْتَسِلُوا ۚ وَإِن كُنتُم مَّرْضَىٰ أَوْ عَلَىٰ سَفَرٍ أَوْ جَاءَ أَحَدٌ مِّنكُم مِّنَ الْغَائِطِ أَوْ لَامَسْتُمُ النِّسَاءَ فَلَمْ تَجِدُوا مَاءً فَتَيَمَّمُوا صَعِيدًا طَيِّبًا فَامْسَحُوا بِوُجُوهِكُمْ وَأَيْدِيكُمْ ۗ إِنَّ اللَّهَ كَانَ عَفُوًّا غَفُورًا ﴿43/4﴾

ترجمہ: ”اے اِیمان والو! تم نماز کے نزدیک نہ جاؤ جب تم نشہ کی حالت میں ہو، یہاں تک کہ سمجھنے لگو جو کہتے ہو اور نہ (اُس وقت جبکہ) غسل کی حاجت ہو سوائے حالتِ سفر کے، یہاں تک کہ تم غسل کر لو اور اگر تم مریض ہو یا سفر میں ہو یا تم سے کوئی بیت الخلاء سے آئے یا تم عورتوں کے پاس گئے (ہم صحبت ہوئے) پھر تم نے پانی نہ پایا تو پاک مٹی سے تیمم کرو، مسح کر لو اپنے منہ اور اپنے ہاتھوں کا، بے شک اللہ معاف کرنے والا بخشنے والا ہے۔“

{سورۃ النساء 4 آیت نمبر 43}

اور سورۃ المائدہ کی آیت 6 میں فرمایا:

قرآن:

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِذَا قُمْتُمْ إِلَى الصَّلَاةِ فَاغْسِلُوا وُجُوهَكُمْ وَأَيْدِيَكُمْ إِلَى الْمَرَافِقِ وَامْسَحُوا بِرُءُوسِكُمْ وَأَرْجُلَكُمْ إِلَى الْكَعْبَيْنِ ۚ وَإِن كُنتُمْ جُنُبًا فَاطَّهَّرُوا ۚ وَإِن كُنتُم مَّرْضَىٰ أَوْ عَلَىٰ سَفَرٍ أَوْ جَاءَ أَحَدٌ مِّنكُم مِّنَ الْغَائِطِ أَوْ لَامَسْتُمُ النِّسَاءَ فَلَمْ تَجِدُوا مَاءً فَتَيَمَّمُوا صَعِيدًا طَيِّبًا فَامْسَحُوا بِوُجُوهِكُمْ وَأَيْدِيكُم مِّنْهُ ۚ مَا يُرِيدُ اللَّهُ لِيَجْعَلَ عَلَيْكُم مِّنْ حَرَجٍ وَلَٰكِن يُرِيدُ لِيُطَهِّرَكُمْ وَلِيُتِمَّ نِعْمَتَهُ عَلَيْكُمْ لَعَلَّكُمْ تَشْكُرُونَ ﴿٦﴾

ترجمہ :اے ایمان والو! جب تم نماز کے لیے اٹھو تو اپنے منہ دھو لو اور ہاتھ کہنیوں تک اور اپنے سروں پر مسح کرو اور اپنے پاؤں ٹخنوں تک دھو لو اور اگر تم ناپاک ہو تو نہا لو اور اگر تم بیمار ہو یا سفر پر ہو یا کوئی تم میں سے جائے ضرور سے آیا ہو یا عورتوں کے پاس گئے ہو پھر تم پانی نہ پاؤ تو پاک مٹی سے تیمم کر لو اور اسے اپنے مونہوں او رہاتھوں پر مل لو اللہ تم پر تنگی کرنا نہیں چاہتا لیکن تمہیں پاک کرنا چاہتا ہے اور تاکہ اپنا احسان تم پر پورا کرے تاکہ تم شکر کرو۔

(سورۃ المائدہ آیت نمبر 6)

ہمارا ایمان ہے کہ حضرت عمرؓ نبی اکرم ﷺ کے تربیت یافتہ تھے، آپ قرآن پڑھتے اور سمجھتے تھے، یہ کیسے ممکن ہے کہ طہارت کا ایک عام سا مسئلہ آپ کی نظروں سے اوجھل تھا لیکن روایات میں درج ذیل قسم کی باتیں شامل کر کے آپ کے مقام کو کم کرنے کی ناکام کوشش کی گئی، ملاحظہ کیجئے:

حضرت عمرؓ تیمم کے حکم سے نابلد؟

حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ هَاشِمٍ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ، عَنْ شُعْبَةَ، قَالَ: ثَنِي الْحَكَمُ، عَنْ ذَرٍّ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبْزَى، عَنْ أَبِيهِ، أَنَّ رَجُلًا أَتَى عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، فَقَالَ: إِنِّي أَجْنَبْتُ فَلَمْ أَجِدْ مَاءً، فَقَالَ لَا تُصَلِّ، فَقَالَ عَمَّارٌ: أَمَا تَذْكُرُ يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ إِذْ أَنَا وَأَنْتَ فِي سَرِيَّةٍ فَأَجْنَبْنَا فَلَمْ نَجِدْ مَاءً، فَأَمَّا أَنْتَ فَلَمْ تُصَلِّ وَأَمَّا أَنَا فَتَمَعَّكْتُ فِي التُّرَابِ وَصَلَّيْتُ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "إِنَّمَا يَكْفِيكَ أَنْ تَضْرِبَ بِيَدَيْكَ الْأَرْضَ ثُمَّ تَنْفُخَ ثُمَّ تَمَسَّحَ بِهِمَا وَجْهَكَ وَكَفَّيْكَ". فَقَالَ عُمَرُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: اتَّقِ اللَّهَ يَا عَمَّارُ، فَقَالَ: إِنْ شِئْتَ لَمْ أُحَدِّثْ بِهِ، وَقَالَ الْحَكَمُ: وَحَدَّثَنِيهِ ابْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنُ أَبْزَى، عَنْ أَبِيهِ حَدِيثَ ذَرٍّ، قَالَ: وَثَنِي سَلَمَةُ عَنْ ذَرٍّ فِي هَذَا الْإِسْنَادِ الَّذِي ذَكَرَ الْحَكَمُ، قَالَ: قَالَ عُمَرُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: بَلْ نُوَلِّيكَ مَا تَوَلَّيْتَ.

عبدالرحمن بن ابزی رحمہ اللہ کہتے ہیں: ایک آدمی سیدنا عمر رضی اللہ عنہ کے پاس آکر کہنے لگا: میں جنبی ہوں، پانی نہیں ملا، سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے کہا: نماز ہی نہ پڑھیے، سیدنا عمار رضی اللہ عنہ کہنے لگے: امیر المومنین یاد نہیں، جب میں اور آپ ایک قافلہ میں (سفر کر رہے) تھے؟ ہم جنبی ہو گئے اور پانی نہ ملا، آپ نے نماز نہ پڑھی، مگر میں نے (جانوروں کی طرح) زمین پر لوٹ پوٹ ہو کر نماز پڑھ لی۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا: آپ کے لیے اتنا ہی کافی تھا کہ اپنے دونوں ہاتھ زمین پر مارتے، پھر پھونک مار کر اپنے چہرے اور دونوں ہاتھوں پر مل لیتے۔ سیدنا عمر رضی اللہ عنہ کہنے لگے: عمار! اللہ سے ڈریے! سیدنا عمار رضی اللہ عنہ کہنے لگے: اگر آپ چاہتے ہیں، تو میں یہ حدیث بیان نہیں کروں گا۔ حکم رحمہ اللہ کہتے ہیں: عبدالرحمن بن ابزیٰ رحمہ اللہ نے مجھے بھی یہ حدیث اسی طرح بیان کی ہے، نیز حکم والی سند میں یہ الفاظ بھی ہیں کہ سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے سیدنا عمار رضی اللہ عنہ سے کہا: آپ اپنی بیان کردہ روایت کے خود ذمہ دار ہیں۔

(المنتقی ابن الجارود، حدیث نمبر۔125)

باب نمبر۔51

کپڑوں پر منی لگ جائے تو

قرآن حکیم میں اللہ تعالٰی کا فرمان ہے:

قرآن:

وَثِيَابَكَ فَطَهِّرْ

اور اپنے کپڑے پاک رکھو

(سورۃ المدثر74، آیت نمبر4)

دوسری طرف المنتقی ابن الجارود کی احادیث پر ایک نظر ہو جائے:

کپڑوں پر لگی منی کھرچ دینے سے کپڑا پاک ہو جاتا ہے

حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، وَأَحْمَدُ بْنُ يُوسُفَ، قَالا: ثَنَا أَبُو حُذَيْفَةَ، قَالَ: ثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ مَنْصُورٍ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ هَمَّامِ بْنِ الْحَارِثِ، قَالَ: كَانَ ضَيْفٌ عِنْدَ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، فَأَجْنَبَ، فَجَعَلَ يَغْسِلُ مَا أَصَابَهُ، فَقَالَتْ عَائِشَةُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَأْمُرُنَا بِحَتِّهِ".

ہمام بن حارث رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے پاس ایک مہمان آیا۔ وہ جنبی ہو گیا، تو (کپڑوں پر) لگی رطوبت کو دھونے لگا، سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمیں اس کو کھرچنے کا حکم دیا کرتے تھے۔

(المنتقی ابن الجارود، حدیث نمبر۔135)

کپڑوں پر لگی منی کھرچ دینے سے کپڑا پاک ہو جاتا ہے

حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، قَالَ: ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ الأَنْصَارِيُّ، قَالَ: ثَنَا هِشَامُ بْنُ حَسَّانَ، عَنْ أَبِي مَعْشَرٍ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ، عَنِ الأَسْوَدِ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، قَالَتْ: "لَقَدْ كُنْتُ أَفْرُكُهُ مِنْ ثَوْبِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَيُصَلِّي فِيهِ". قُلْتُ لِلأَنْصَارِيِّ: تَعْنِي الْجَنَابَةَ؟ قَالَ: فَأَيُّ شَيْءٍ.

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے کپڑوں سے منی کھرچ دیا کرتی تھی، تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم ان کپڑوں میں نماز پڑھ لیا کرتے تھے۔ محمد بن یحیٰی کہتے ہیں: میں نے محمد بن عبد اللہ انصاری سے پوچھا: کیا جنابت مراد ہے؟ فرمایا: اور کیا مراد ہو سکتا ہے؟

(المنتقی ابن الجارود، حدیث نمبر۔136)

کپڑوں پر لگی منی کھرچ دینے سے کپڑا پاک ہو جاتا ہے

حَدَّثَنَا الزَّعْفَرَانِيُّ، قَالَ: ثَنَا عَفَّانُ، قَالَ: ثَنَا حَمَّادٌ، قَالَ: أَنَا حَمَّادٌ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ، عَنِ الأَسْوَدِ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، قَالَتْ: " كُنْتُ أَفْرُكُ الْمَنِيَّ مِنْ ثَوْبِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ يُصَلِّي فِيهِ ."

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے کپڑوں سے منی کھرچ دیا کرتی تھی، آپ صلی اللہ علیہ وسلم انہی کپڑوں میں نماز پڑھ لیا کرتے تھے۔

(المنتقی ابن الجارود، حدیث نمبر۔137)

کپڑوں پر منی لگ جائے تو اسے دھونا چاہیے

حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، قَالَ: ثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ، قَالَ: ثَنَا عَمْرُو بْنُ مَيْمُونٍ، قَالَ: ثَنِي سُلَيْمَانُ بْنُ يَسَارٍ، قَالَ: أَخْبَرَتْنِي عَائِشَةُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ " إِذَا أَصَابَ ثَوْبَهُ الْمَنِيُّ غَسَلَ مَا أَصَابَهُ مِنْهُ ثُمَّ يَخْرُجُ إِلَى الصَّلاةِ وَأَنَا أَنْظُرُ إِلَى الْبُقَعِ فِي ثَوْبِهِ مِنْ أَثَرِ الْغَسْلِ ."

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے کپڑوں پر منی لگ جاتی، تو اسے دھو لیتے اور نماز کے لیے نکل جاتے، دھونے کے نشانات سے بننے والے دھبوں کو میں دیکھا کرتی تھی۔

(المنتقی ابن الجارود، حدیث نمبر۔138)

رضاعت کبیر

جوان آدمی کو دودھ پلانے سے رضاعت ثابت ہو جاتی ہے

حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، قَالَ: ثنا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ سَعْدٍ، قَالَ: ثنا ابْنُ أَخِي ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ عَمِّهِ، قَالَ: أَخْبَرَنِي عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، قَالَتْ: "أَتَتْ سَهْلَةُ بِنْتُ سُهَيْلِ بْنِ عَمْرٍو، وَكَانَتْ تَحْتَ أَبِي حُذَيْفَةَ بْنِ عُتْبَةَ، فَأَتَتْ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَتْ: إِنَّ سَالِمًا مَوْلَى أَبِي حُذَيْفَةَ يَدْخُلُ عَلَيْنَا، وَأَنَا فُضُلٌ وَإِنَّمَا كُنَّا نَرَاهُ وَلَدًا وَكَانَ أَبُو حُذَيْفَةَ تَبَنَّاهُ كَمَا تَبَنَّى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ زَيْدًا، فَأَنْزَلَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ: ادْعُوهُمْ لِآبَائِهِمْ هُوَ أَقْسَطُ عِنْدَ اللَّهِ سورة الأحزاب آية 5. فَأَمَرَهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عِنْدَ ذَلِكَ أَنْ تُرْضِعَ سَالِمًا، فَأَرْضَعَتْهُ خَمْسَ رَضَعَاتٍ، فَكَانَ بِمَنْزِلَةِ وَلَدِهَا مِنَ الرَّضَاعَةِ". فَبِذَلِكَ كَانَتْ عَائِشَةُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا تَأْمُرُ أَخَوَاتِهَا وَبَنَاتِ أَخَوَاتِهَا أَنْ يُرْضِعْنَ مَنْ أَحَبَّتْ عَائِشَةُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا أَنْ يَرَاهَا، وَيَدْخُلَ عَلَيْهَا وَإِنْ كَانَ كَبِيرًا خَمْسَ رَضَعَاتٍ ثُمَّ يَدْخُلُ عَلَيْهَا، وَأَبَتْ أُمُّ سَلَمَةَ وَسَائِرُ أَزْوَاجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يَدْخُلَ عَلَيْهِنَّ بِتِلْكَ الرَّضَاعَةِ أَحَدٌ مِنَ النَّاسِ حَتَّى يَرْضَعَ فِي الْمَهْدِ، وَقُلْنَ لِعَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا: فَوَاللَّهِ مَا نَدْرِي لَعَلَّهَا كَانَتْ رُخْصَةً مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِسَالِمٍ دُونَ النَّاسِ.

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ ابو حذیفہ بن عتبہ رضی اللہ عنہ کی بیوی سہلہ بنت سہیل بن عمرو رضی اللہ عنہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کرنے لگیں: سالم مولی ابو حذیفہ ہمارے پاس آتا ہے، جب کہ میں تنہائی والے لباس میں ہوتی ہوں۔ ہم اسے بیٹا ہی تصور کرتے تھے، کیونکہ ابو حذیفہ نے اسے اسی طرح منہ بولا بیٹا بنایا ہوا تھا، جس طرح رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے زید کو بنایا ہوا تھا۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ نے آیت نازل فرمائی: ﴿ادْعُوهُمْ لِآبَائِهِمْ هُوَ أَقْسَطُ عِنْدَ اللَّهِ﴾ (الأحزاب: 5) (منہ بولے بیٹوں کو ان کے حقیقی باپوں کی طرف نسبت کر کے بلاؤ، اللہ کے نزدیک پورا انصاف یہی ہے)۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں حکم دیا کہ تم سالم کو (اپنا) دودھ پلا دو۔ چنانچہ انہوں نے اسے پانچ مرتبہ دودھ پلایا، تو وہ ان کا رضاعی بیٹا بن گیا۔ اسی وجہ سے سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا اپنی بہنوں اور بھتیجیوں کو حکم دیتی تھیں کہ اس شخص کو پانچ مرتبہ دودھ پلا دیں، جسے وہ اپنا آپ دکھانا چاہتیں یا یہ چاہتیں کہ وہ ان کے پاس آجایا کرے، خواہ وہ بڑی عمر کا ہی ہو، پھر وہ شخص آپ کے پاس آجایا کرتا تھا۔ سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا سمیت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی باقی بیویاں درست نہیں سمجھتی تھیں کہ ایسی رضاعت (کبیر) کی وجہ سے کوئی آدمی ان کے پاس آئے، حتیٰ کہ اسے جھولے (یعنی بچپن) میں دودھ پلایا جائے۔ نیز وہ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہا کرتی تھیں: اللہ کی قسم! ہم تو یہ سمجھتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ رخصت صرف سالم کے لیے دی تھی، باقی لوگوں کے لیے نہیں۔

(المنتقی ابن الجارود، حدیث نمبر۔690)

حدیث کی دیگر کتب میں بھی یہ حدیث مختلف انداز سے آئی ہے، ملاحظہ کیجئے:

دس دفعہ اور پانچ دفعہ دودھ پلانا قرآن میں لکھا ہوا ہے۔

حفاظتِ قرآن کے بارے میں ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

قرآن:

إِنَّا نَحْنُ نَزَّلْنَا الذِّكْرَ وَإِنَّا لَهُ لَحَافِظُونَ (9/15)

ترجمہ: "بے شک ہم نے اس قرآن کو نازل کیا اور ہم ہی اس کے محافظ ہیں۔" {سورۃ الحجر سورہ نمبر 15 آیت نمبر 9}

اللہ کا فرمان ہے کہ قرآن محفوظ ہے، سنن ابوداؤد کی درج ذیل روایت کے مطابق قرآن میں رضاعت کی آیت بھی موجود تھی (جو کہ اب موجود نہیں) اب قرآن کی بات مانیں تو بندہ منکر حدیث اور حدیث کی بات مانیں دین سے فارغ:

حدیث:

حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ الْقَعْنَبِيُّ، عَنْ مَالِكٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي بَكْرِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ حَزْمٍ، عَنْ عَمْرَةَ بِنْتِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، عَنْ عَائِشَةَ، أَنَّهَا قَالَتْ: " كَانَ فِيمَا أَنْزَلَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ مِنَ الْقُرْآنِ عَشْرُ رَضَعَاتٍ يُحَرِّمْنَ، ثُمَّ نُسِخْنَ بِخَمْسٍ مَعْلُومَاتٍ يُحَرِّمْنَ، فَتُوُفِّيَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُنَّ مِمَّا يُقْرَأُ مِنَ الْقُرْآنِ ".

ترجمہ: "عمرہ بنت عبدالرحمن سے روایت ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا کہ دس دفعہ دودھ پلانے سے حرمت ثابت ہو جاتی ہے پھر یہ حکم پانچ دفعہ پلانے کے ساتھ منسوخ ہو گیا۔ پس نبی کریم صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے وفات پائی اور یہ قرآن مجید میں پڑھا جاتا تھا۔"

{سنن ابوداؤد جلد دوم کتاب النکاح حدیث نمبر 294 صفحہ نمبر 116، انٹرنیشنل نمبر 2062}

حضور ﷺ کی وفات تک رضاعت کی آیت قرآن میں موجود تھی

حدیث:

حدثنا حدثنا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى، قَالَ: قَرَأْتُ عَلَى مَالِكٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ، عَنْ عَمْرَةَ، عَنْ عَائِشَةَ، أَنَّهَا قَالَتْ: " كَانَ فِيمَا أُنْزِلَ مِنَ الْقُرْآنِ عَشْرُ رَضَعَاتٍ مَعْلُومَاتٍ يُحَرِّمْنَ، ثُمَّ نُسِخْنَ بِخَمْسٍ مَعْلُومَاتٍ، فَتُوُفِّيَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُنَّ فِيمَا يُقْرَأُ مِنَ الْقُرْآنِ ".

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ قرآن میں اترا تھا کہ دس بار چوسنا دودھ کا حرمت کرتا ہے پھر منسوخ ہو گیا اور یہ پڑھا گیا کہ پانچ بار دودھ چوسنا حرمت کا سبب ہے اور وفات ہوئی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اور قرآن میں پڑھا جاتا تھا۔

(صحیح مسلم، کتاب الرضاع، حدیث نمبر 3597)

(صحیح مسلم، کتاب الرضاع، حدیث نمبر 3598)

(سنن ابنِ ماجہ، حدیث نمبر۔ 1942)

(سنن نسائی، کتاب النکاح، حدیث نمبر: 3309)

عورت جس جوان مرد کو اپنے گھر میں آزادانہ آنے جانے کی اجازت دینا چاہے تو اسے اپنا دودھ پلائے

حدیث:

حدثنا عَمْرٌو النَّاقِدُ، وَابْنُ أَبِي عُمَرَ، قَالاَ: حدثنا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْقَاسِمِ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ، قَالَتْ: جَاءَتْ سَهْلَةُ بِنْتُ سُهَيْلٍ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَتْ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، إِنِّي أَرَى فِي وَجْهِ أَبِي حُذَيْفَةَ مِنْ دُخُولِ سَالِمٍ، وَهُوَ حَلِيفُهُ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "أَرْضِعِيهِ"، قَالَتْ: وَكَيْفَ أُرْضِعُهُ وَهُوَ رَجُلٌ كَبِيرٌ، فَتَبَسَّمَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَقَالَ: "قَدْ عَلِمْتُ أَنَّهُ رَجُلٌ كَبِيرٌ"، زَادَ عَمْرٌو وَفِي حَدِيثِهِ: وَكَانَ قَدْ شَهِدَ بَدْرًا، وَفِي رِوَايَةِ ابْنِ أَبِي عُمَرَ: فَضَحِكَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ سہلہ رضی اللہ عنہا بنت سہیل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئیں اور عرض کی کہ یا رسول اللہ! میں ابو حذیفہ رضی اللہ عنہ کے چہرے میں کچھ خفگی پاتی ہوں جب سالم میرے گھر آتا ہے اور وہ ان کا حلیف ہے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "کہ تم سالم کو دودھ پلا دو۔" انہوں نے کہا میں اسے دودھ کیوں کر پلاؤں؟ اور وہ جوان مرد ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم مسکرائے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "کہ میں جانتا ہوں کہ وہ جوان مرد ہے۔" اور عمرو کی روایت میں یہ زیادہ ہے کہ وہ بدر میں حاضر ہوئے تھے اور ابن ابی عمرو کی روایت میں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہنسے۔

(صحیح مسلم، کتاب الرضاع، حدیث نمبر 3600)

(صحیح مسلم، کتاب الرضاع، حدیث نمبر 3601)

(صحیح مسلم، کتاب الرضاع، حدیث نمبر 3602)

(صحیح مسلم، کتاب الرضاع، حدیث نمبر 3603)

(صحیح مسلم، کتاب الرضاع، حدیث نمبر 3604)

(سنن نسائی، کتاب النکاح، حدیث نمبر: 3321)
(سنن نسائی، کتاب النکاح، حدیث نمبر: 3322)
(سنن نسائی، کتاب النکاح، حدیث نمبر: 3323)
(سنن نسائی، کتاب النکاح، حدیث نمبر: 3324)
(سنن نسائی، کتاب النکاح، حدیث نمبر: 3325)

شیخ الاسلام امام ابن تیمیہ رحمہ اللہ نے ایک درمیانی راہ اختیار کی ہے کہ یہ جناب سالم رضی اللہ عنہ کے لیے رخصت تھی اور یہ ہر اس شخص کے لیے جو اس قسم کے حالات میں ہو، رخصت ہو سکتی ہے۔ (استغفر اللہ)

علیؓ کو مذی بڑی آتی تھی

جنسی تسکین کا بھوکا انسان ہر وقت سیکس کے متعلق ہی سوچتا رہتا ہے، مذی کا جاری ہونا ایسی سوچ رکھنے کا ہی نتیجہ ہے۔ حضرت علیؓ کی مخالف پارٹی کے واضعین حدیث نے آپ کو ایک جنسی مریض ثابت کرنے کیلئے درج ذیل قسم کی روایت گھڑیں، ملاحظہ کیجئے:

علیؓ کو مذی بڑی آتی تھی

حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ هِشَامٍ الْمَرْوَزِيُّ بِبَغْدَادَ، ثنا أَبُو بَكْرٍ يَعْنِي ابْنَ عَيَّاشٍ، عَنْ أَبِي حُصَيْنٍ، عَنْ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ السُّلَمِيِّ، عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: كُنْتُ رَجُلًا مَذَّاءً فَاسْتَحْيَيْتُ أَنْ أَسْأَلَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ "لِأَنَّ ابْنَتَهُ كَانَتْ عِنْدِي، فَأَمَرْتُ رَجُلًا فَسَأَلَهُ، فَقَالَ: "مِنْهُ الْوُضُوءُ".

سیدنا علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ مجھے کثرت سے مذی آتی تھی، مگر میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھنے میں شرم محسوس کرتا تھا، کیوں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی بیٹی (سیدہ فاطمۃ الزہراء رضی اللہ عنہا) میرے نکاح میں تھیں، چنانچہ میں نے ایک آدمی (مقداد بن اسود رضی اللہ عنہ) سے کہا۔ انہوں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا، تو آپ نے فرمایا: اس سے وضو ضروری ہے۔

(المنتقی ابن الجارود، حدیث نمبر۔6)

آگ پر پکی چیز کھانے سے وضو لازم

کیاآگ پر پکی ہوئی چیز کھانے سے وضو قائم رہتا ہے یاٹوٹ جاتا ہے؟روایات کا یہ اختلاف ان کے وضع ہونے کی دلیل ہے، ملاحظہ کیجئے:

آگ پر پکی چیز کھانے سے وضو لازم نہیں

ح قَالَ وَحَدَّثَنِي الزُّهْرِيُّ، قَالَ: ثَنِي فُلَانُ بْنُ عَمْرِو بْنِ أُمَيَّةَ، عَنْ أَبِيهِ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ "أَكَلَ لَحْمًا أَوْ عَرْقًا فَصَلَّى وَلَمْ يَمَسَّ مَاءً"

سیدنا امیہ ضمری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے گوشت کھایا، یا ہڈی کو نوچا، پھر نماز پڑھ لی، پانی چھویا تک نہیں۔

(المنتقی ابن الجارود، حدیث نمبر۔23)

(المنتقی ابن الجارود، حدیث نمبر۔24)

اونٹ کا گوشت کھانے سے وضو لازم

حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، قَالَ: ثَنَا أَبُو حُذَيْفَةَ، قَالَ: ثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ سِمَاكِ بْنِ حَرْبٍ، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ أَبِي ثَوْرٍ، عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، أَنَّ رَجُلا سَأَلَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: "أَتَوَضَّأُ مِنْ لُحُومِ الْغَنَمِ؟ قَالَ: لا، قَالَ: فَأُصَلِّي فِي مَرَاحِ الْغَنَمِ؟ قَالَ: نَعَمْ، قَالَ: فَأَتَوَضَّأُ مِنْ لُحُومِ الإِبِلِ؟ قَالَ: نَعَمْ، قَالَ: فَأُصَلِّي فِي أَعْطَانِ الإِبِلِ؟ قَالَ: لا".

سیدنا جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک آدمی نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا: کیا میں بکری کا گوشت کھا کر وضو کروں؟آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: نہیں، اس نے پوچھا: میں بکریوں کے باڑے میں نماز پڑھ لوں؟فرمایا: جی ہاں! اس نے پوچھا: کیا میں اونٹ کا گوشت کھا کر وضو کروں؟آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جی ہاں!، اس نے پوچھا: کیا میں اونٹوں کے باڑے میں نماز پڑھ لوں؟آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نہیں۔

(المنتقی ابن الجارود، حدیث نمبر۔25)

(المنتقی ابن الجارود، حدیث نمبر۔26)

رفع حاجت کے وقت رخ

رفع حاجت کے وقت قبلہ کی طرف منہ کرنا منع ہے

حَدَّثَنَا يُوسُفُ بْنُ مُوسَى الْقَطَّانُ، قَالَ: ثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ، وَوَكِيعٌ، وَمُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلٍ، قَالَ يُوسُفُ: وَاللَّفْظُ لِلضَّرِيرِ قَالُوا: ثَنَا الأَعْمَشُ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ يَزِيدَ، قَالَ: قِيلَ لِسَلْمَانَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَدْ عَلَّمَكُمْ نَبِيُّكُمْ كُلَّ شَيْءٍ حَتَّى الْخِرَاءَةَ، قَالَ: أَجَلْ لَقَدْ "نَهَانَا أَنْ نَسْتَقْبِلَ الْقِبْلَةَ بِغَائِطٍ أَوْ بَوْلٍ أَوْ نَسْتَنْجِيَ بِأَيْمَانِنَا أَوْ يَسْتَنْجِيَ أَحَدُنَا بِأَقَلَّ مِنْ ثَلاثَةِ أَحْجَارٍ، وَأَنْ لا يَسْتَنْجِيَ أَحَدُنَا بِرَجِيعٍ أَوْ عَظْمٍ".

عبدالرحمن بن یزید رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ سیدنا سلمان رضی اللہ عنہ کسی نے کہا: تمہارے نبی (صلی اللہ علیہ وسلم) نے تمہیں ہر چیز سکھائی ہے، حتی کہ بول و براز کا طریقہ بھی سکھایا ہے۔ انہوں نے کہا: جی ہاں! نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں بول و براز کے وقت قبلہ کی جانب منہ کرنے، دائیں ہاتھ سے استنجا کرنے اور تین سے کم ڈھیلے استعمال کرنے، نیز گوبر اور ہڈی سے استنجا کرنے سے بھی روکا ہے۔

(المنتقی ابن الجارود، حدیث نمبر۔29)

حضور ﷺ بیت المقدس کی طرف منہ کر کے رفع حاجت کرتے تھے

حَدَّثَنَا أَبُو سَعِيدٍ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ سَعِيدٍ الأَشَجُّ، قَالَ: ثَنِي عُقْبَةُ يَعْنِي ابْنَ خَالِدٍ، قَالَ: ثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ يَعْنِي ابْنَ عُمَرَ، قَالَ: ثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى بْنِ حِبَّانَ، عَنْ وَاسِعِ بْنِ حَبَّانَ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: رَقِيتُ فَوْقَ بَيْتِ حَفْصَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، فَرَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ "يَقْضِي الْحَاجَةَ مُسْتَقْبِلَ بَيْتِ الْمَقْدِسِ مُسْتَدْبِرَ الْكَعْبَةِ".

سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ میں (اپنی بہن) سیدہ حفصہ رضی اللہ عنہا کے گھر کی چھت پر چڑھا، تو میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم بیت المقدس کی جانب منہ کر کے اور کعبہ کی جانب پشت کر کے قضائے حاجت کر رہے تھے۔

(المنتقی ابن الجارود، حدیث نمبر۔30)

حضور ﷺ قبلہ کی جانب منہ کر کے رفع حاجت کرتے تھے

حَدَّثَنَا أَبُو الأَزْهَرِ أَحْمَدُ بْنُ أَبِي الأَزْهَرِ، قَالَ: ثَنَا يَعْقُوبُ يَعْنِي ابْنَ إِبْرَاهِيمَ بْنَ سَعْدٍ، قَالَ: ثَنِي أَبِي، عَنِ ابْنِ إِسْحَاقَ، قَالَ: ثَنِي أَبَانُ بْنُ صَالِحٍ، عَنْ مُجَاهِدِ بْنِ جَبْرٍ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ "نَهَانَا أَنْ نَسْتَدْبِرَ الْقِبْلَةَ أَوْ نَسْتَقْبِلَهَا بِفُرُوجِنَا إِذَا أَهْرَقْنَا الْمَاءَ، ثُمَّ قَالَ: قَدْ رَأَيْتُهُ قَبْلَ مَوْتِهِ بِعَامٍ يَبُولُ مُسْتَقْبِلَ الْقِبْلَةِ".

سیدنا جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں منع کر دیا تھا کہ ہم پیشاب کرتے وقت قبلہ کی جانب پشت کریں، یا شرمگاہوں کا رُخ کریں۔ کہتے ہیں: پھر میں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو وفات سے ایک سال قبل قبلہ کی جانب منہ کر کے پیشاب کرتے ہوئے دیکھا۔

(المنتقی ابن الجارود، حدیث نمبر۔31)

دوران رفع حاجت اگر درمیان میں سترہ ہو تو قبلہ رخ منہ کرنے میں کوئی حرج نہیں

حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، قَالَ: ثنَا صَفْوَانُ بْنُ عِيسَى، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ ذَكْوَانَ، عَنْ مَرْوَانَ الْأَصْفَرِ، قَالَ: رَأَيْتُ ابْنَ عُمَرَ "أَنَاخَ رَاحِلَتَهُ مُسْتَقْبِلَ الْقِبْلَةِ ثُمَّ جَلَسَ يَبُولُ إِلَيْهَا، فَقُلْتُ: أَبَا عَبْدِ الرَّحْمَنِ أَلَيْسَ قَدْ نُهِيَ عَنْ هَذَا؟ قَالَ: بَلَى إِنَّمَا، نُهِيَ عَنْ ذَلِكَ فِي الْفَضَاءِ، فَإِذَا كَانَ بَيْنَكَ وَبَيْنَ الْقِبْلَةِ مَنْ يَسْتُرُكَ فَلا بَأْسَ".

مروان اصفر رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ میں نے سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کو دیکھا، انہوں نے اپنی سواری کو قبلہ رو بٹھایا، پھر اس کی طرف رخ کر کے پیشاب کرنے بیٹھ گئے۔ میں نے کہا: ابو عبدالرحمن! کیا اس (قبلہ کی جانب پیشاب کرنے) سے منع نہیں کیا گیا؟ فرمایا: جی ہاں! فضا (کھلی جگہ) میں تو ممنوع ہے، لیکن اگر آپ کے اور قبلہ کے درمیان سترہ ہو، تو کوئی حرج نہیں۔

(المنتقی ابن الجارود، حدیث نمبر۔32)

باب نمبر۔56

کتے کے جوٹھے پانی اور برتن کا بیان

درج ذیل روایتوں میں بتایا جارہا ہے کہ کتا جس برتن سے پی لے اس برتن کو سات دفعہ دھونا ضروری ہے، ملاحظہ کیجئے:

کتا کسی کے برتن میں سے پی لے، تو وہ اسے سات مرتبہ دھوئے

حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، وَأَبُو جَعْفَرٍ الدَّارِمِيُّ، قَالا: ثَنَا رَوْحُ بْنُ عُبَادَةَ، قَالَ: ثَنَا مَالِكٌ، عَنْ أَبِي الزِّنَادِ، عَنِ الأَعْرَجِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: "إِذَا شَرِبَ الْكَلْبُ فِي إِنَاءِ أَحَدِكُمْ فَلْيَغْسِلْهُ سَبْعَ مَرَّاتٍ".

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کتا کسی کے برتن میں سے پی لے، تو وہ اسے سات مرتبہ دھوئے۔

(المنتقی ابن الجارود، حدیث نمبر۔50)

(المنتقی ابن الجارود، حدیث نمبر۔51)

(المنتقی ابن الجارود، حدیث نمبر۔52)

(المنتقی ابن الجارود، حدیث نمبر۔53)

سورۃ النساء آیت 43 اور سورۃ المائدہ آیت 6 کا مکمل ترجمہ گذشتہ صفحات پر بیان کیا گیا ہے جس میں اللہ نے وُضو کے متعلق بھی تفصیلاً بیان کیا ہے اور فرمایا کہ اللہ چاہتا ہے کہ تمہیں پاک کردے۔ تیمم کا ذِکر بھی اُن دو آیات میں آیا ہے جس میں فرمایا کہ تیمم کیلئے بھی "پاک مٹی" کا اِنتخاب ضروری ہے لیکن اِن روایات کا کیا کیا جائے جن میں تعلیم یہ دی جارہی ہے کہ جس پانی میں کتّا منہ ڈال دے اُس سے وضو کرنا درست ہے۔ کہتے ہیں اندھوں میں کانا راجہ ہوتا ہے۔ ایک صاحب سفیان ثوری فرماتے ہیں کہ چونکہ اِس پانی کے وُضو سے دِل میں کھٹکا سا ہوتا ہے لٰہذا پہلے اِس پانی سے وُضو کرے اور پھر بعد میں تیمم کرے تاکہ کھٹکا نہ رہے۔ یعنی پہلے اس پلید پانی سے وُضو کرلو اور بعد میں پاک مٹی سے تیمم۔ یہ ہے دِین! آیئے پوری حدیث لفظ بہ لفظ آپ کے سامنے بمعہ حوالہ جات پیش کرتے ہیں:

حدیث:

وَكَانَ عَطَاءٌ لَا يَرَى بِهِ بَأْسًا أَنْ يُتَّخَذَ مِنْهَا الْخُيُوطُ وَالْحِبَالُ، وَسُؤْرِ الْكِلَابِ وَمَمَرِّهَا فِي الْمَسْجِدِ. وَقَالَ الزُّهْرِيُّ إِذَا وَلَغَ فِي إِنَاءٍ لَيْسَ لَهُ وَضُوءٌ غَيْرُهُ يَتَوَضَّأُ بِهِ. وَقَالَ سُفْيَانُ هَذَا الْفِقْهُ بِعَيْنِهِ، يَقُولُ اللَّهُ تَعَالَى: {فَلَمْ تَجِدُوا مَاءً فَتَيَمَّمُوا} وَهَذَا مَاءٌ، وَفِي النَّفْسِ مِنْهُ شَيْءٌ، يَتَوَضَّأُ بِهِ وَيَتَيَمَّمُ.

ترجمہ: ''وہ پانی جس سے آدمی کے بال دھوئے جائیں۔ عطاء اِن سے ڈوریاں اور رسیاں بنانے میں مضائقہ نہیں سمجھتے تھے اور کتّے کے جھوٹے اور اُن کے مسجد سے گزرنے میں۔ زُہری نے کہا کہ کتّا جب برتن میں منہ ڈال دے اور اس کے سوا وضو کیلئے اور پانی نہ ہو تو اُسی سے وضو کرے۔ سفیان ثوری کا قول ہے کہ یہ فقہ بالکل حکمِ خداوندی کے مطابق ہے کہ جب تم پانی نہ پاؤ تو تیمم کرلو اور یہ بھی پانی ہے۔ چونکہ اِس سے دِل میں کھٹکا سا ہوتا ہے لٰہذا اِس سے وُضو کرے اور تیمم بھی کرے۔

{صحیح بخاری جلد اوّل کتاب الوضو باب نمبر 128 صفحہ نمبر 174، انٹرنیشنل نمبر باب 33}

باب نمبر۔57

عورت کے وضو یا غسل سے بچے پانی سے وضو کرنا

روایات کا یہ اختلاف ان کے وضعی ہونے کی ایک دلیل ہے، ملاحظہ کیجئے:

عورت کے وضو یا غسل سے بچے پانی سے وضو کرنا درست ہے

حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، وَأَحْمَدُ بْنُ يُوسُفَ، وَابْنُ عَوْنٍ، قَالُوا: ثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ ابْنُ مُوسَى، قَالَ: أَنَا سُفْيَانُ، عَنْ سِمَاكٍ، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: انْتَهَى النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى بَعْضِ أَزْوَاجِهِ وَقَدْ فَضَلَ مِنْ غَسْلِهَا أَوْ مِنْ وَضُوئِهَا فَأَرَادَ أَنْ يَتَوَضَّأَ بِهِ، فَقَالَتْ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، إِنِّي اغْتَسَلْتُ مِنْهُ مِنْ جَنَابَةٍ، فَقَالَ: "إِنَّ الْمَاءَ لَا يَنْجُسُ".

سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اپنی کسی بیوی کے ہاں گئے، تو اس کے وضو یا غسل سے بچا ہوا پانی پڑا تھا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم وضو کرنے لگے، تو انہوں نے کہا: اللہ کے رسول! میں نے اس سے غسل جنابت کیا ہے، فرمایا: پانی نجس نہیں ہوتا۔

(المنتقی ابن الجارود، حدیث نمبر۔48)

مرد اور عورتیں ایک ہی برتن سے وضو کر لیا کرتے تھے

حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، قَالَ: ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدٍ، قَالَ: ثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: "كَانَ الرِّجَالُ وَالنِّسَاءُ يَتَوَضَّئُونَ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ إِنَاءٍ وَاحِدٍ".

سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے دور میں مرد اور عورتیں ایک ہی برتن سے وضو کر لیا کرتے تھے۔

(المنتقی ابن الجارود، حدیث نمبر۔58)

جبکہ دیگر کتب روایات میں ہے:

عورت کے غسل سے بچے پانی سے مرد کا وضو یا غسل کرنا منع ہے

أَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ بِسْطَامٍ بِالْبَصْرَةِ قَالَ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيِّ بْنِ بَحْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةَ عَنْ عَاصِمٍ الْأَحْوَلِ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا حَاجِبٍ يُحَدِّثُ عَنِ الْحَكَمِ بْنِ عَمْرٍو الْغِفَارِيِّ «أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ نَهَى أَنْ يَتَوَضَّأَ الرَّجُلُ بِفَضْلِ وُضُوءِ الْمَرْأَةِ»

عاصم الاحول بیان کرتے ہیں کہ میں نے ابو حازم سے سنا، وہ حکم بن عمرو غفاری سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس شخص کے وضو کرنے سے منع فرمایا جو عورت کے وضو کے بچے ہوئے پانی سے وضو کرے۔

(صحیح ابن حبان، حدیث نمبر۔1260)

(سنن نسائی، حدیث نمبر:344)

(سنن ابنِ ماجہ، حدیث نمبر۔373)

(مشکوۃ المصابیح، حدیث نمبر:471)

(مشکوۃ المصابیح، حدیث نمبر:472)

اعضائے وضو کتنی دفعہ دھونا سنت ہے؟

روایات کا یہ اختلاف ان کے وضعی ہونے کی ایک دلیل ہے، ملاحظہ کیجئے:

اعضائے وضو ایک دفعہ دھونا سنت ہے

حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، قَالَ: ثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، قَالَ: ثَنَا الثَّوْرِيُّ، وَمَعْمَرٌ، وَدَاوُدُ بْنُ قَيْسٍ، عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ "تَوَضَّأَ مَرَّةً مَرَّةً".

سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک ایک مرتبہ (اعضا کو دھو کر) وضو کیا۔

(المنتقی ابن الجارود، حدیث نمبر۔69)

اعضائے وضو دو دفعہ دھونا سنت ہے

حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، قَالَ: ثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ صَالِحِ بْنِ مُسْلِمٍ الْعِجْلِيُّ، قَالَ: ثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ ثَابِتِ بْنِ ثَوْبَانَ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْفَضْلِ، عَنِ الأَعْرَجِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: رُبَّمَا رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ "يَتَوَضَّأُ مَثْنَى مَثْنَى".

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے کئی بار نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو دو دو مرتبہ وضو کے اعضا دھوتے دیکھا۔

(المنتقی ابن الجارود، حدیث نمبر۔71)

اعضائے وضو تین دفعہ دھونا سنت ہے

حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ مَنْصُورٍ، قَالَ: أَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ يَعْنِي ابْنَ مَهْدِيٍّ، قَالَ: ثَنَا إِسْرَائِيلُ، عَنْ عَامِرِ بْنِ شَقِيقٍ، عَنْ شَقِيقِ بْنِ سَلَمَةَ، قَالَ: رَأَيْتُ عُثْمَانَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ "تَوَضَّأَ فَغَسَلَ كَفَّيْهِ ثَلاثًا، وَمَضْمَضَ وَاسْتَنْشَقَ وَغَسَلَ وَجْهَهُ ثَلاثًا، وَمَسَحَ رَأْسَهُ وَأُذُنَيْهِ ظَاهِرَهُمَا وَبَاطِنَهُمَا، وَغَسَلَ رِجْلَيْهِ ثَلاثًا ثَلاثًا، وَخَلَّلَ أَصَابِعَهُ وَخَلَّلَ لِحْيَتَهُ حَتَّى غَسَلَ وَجْهَهُ ثَلاثًا ثَلاثًا" وَقَالَ: رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَعَلَ كَمَا رَأَيْتُمُونِي فَعَلْتُ، قِيلَ لإِسْحَاقَ: لَيْسَ فِيهِ وَغَسَلَ ذِرَاعَيْهِ، قَالَ: مَا كَانَ عِنْدِي أَعْطَيْتُكَ، وَحَدَّثَنَاهُ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، قَالَ: ثَنَا أَبُو غَسَّانَ، قَالَ: ثَنَا إِسْرَائِيلُ بِهَذَا الإِسْنَادِ، فَقَالَ فِيهِ: وَغَسَلَ ذِرَاعَيْهِ ثَلاثًا.

شقیق بن سلمہ رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ کو وضو کرتے دیکھا، انہوں نے دونوں ہاتھ تین تین مرتبہ دھوئے، کلی کی، ناک میں پانی ڈالا، تین مرتبہ چہرہ دھویا، سر اور کانوں کا آگے پیچھے سے مسح کیا، دونوں پاؤں تین تین مرتبہ دھوئے،

انگلیوں اور ڈاڑھی کا خلال کیا، حتی کہ چہرہ بھی تین مرتبہ دھویا اور فرمایا: میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اسی طرح کرتے دیکھا ہے، جس طرح آپ نے مجھے دیکھا۔ اسحاق رحمہ اللہ سے پوچھا گیا: اس میں بازو دھونے کا ذکر نہیں ہے، فرمایا: میرے پاس جو کچھ تھا میں نے آپ کو بتادیا ہے۔ محمد بن یحییٰ رحمہ اللہ کی سند میں یہ الفاظ بھی ہیں: آپ نے دونوں بازو تین تین مرتبہ دھوئے۔

(المنتقی ابن الجارود، حدیث نمبر۔72)

(المنتقی ابن الجارود، حدیث نمبر۔74)

(المنتقی ابن الجارود، حدیث نمبر۔75)

مستحاضہ کیا کرے؟

روایات کا یہ اختلاف ان کے وضعی ہونے کی ایک دلیل ہے، ملاحظہ کیجئے:

مستحاضہ خون دھو کر نماز پڑھے

حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، وَأَبُو جَعْفَرٍ الدَّارِمِيُّ، قَالَا: ثَنَا جَعْفَرُ بْنُ عَوْنٍ، قَالَ: أَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، قَالَتْ: جَاءَتْ فَاطِمَةُ بِنْتُ أَبِي حُبَيْشٍ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَتْ: يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنِّي امْرَأَةٌ أُسْتَحَاضُ فَلَا أَطْهُرُ أَفَأَدَعُ الصَّلَاةَ؟ قَالَ: لَا، "إِنَّمَا ذَلِكَ عِرْقٌ وَلَيْسَتْ بِالْحَيْضَةِ، فَإِذَا أَقْبَلَتِ الْحَيْضَةُ فَدَعِي الصَّلَاةَ، فَإِذَا أَدْبَرَتْ فَاغْسِلِي عَنْكِ الدَّمَ وَصَلِّي".

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ فاطمہ بنت ابو حبیش رضی اللہ عنہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آکر کہنے لگیں: مجھے استحاضہ کا مرض ہے، جس وجہ سے میں پاک نہیں رہ سکتی، کیا نماز چھوڑ دوں؟ فرمایا: یہ حیض نہیں، بل کہ ایک رگ کا خون ہے، جب حیض آئے تو نماز چھوڑ دیں۔ حیض ختم ہو جائے تو خون دھو کر نماز پڑھ لیں۔

(المنتقی ابن الجارود، حدیث نمبر۔112)

مستحاضہ ہر نماز کیلئے غسل کر کے نماز پڑھے

حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الدَّوْرَقِيُّ، قَالَ: ثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ، عَنْ صَخْرِ بْنِ جُوَيْرِيَةَ، عَنْ نَافِعٍ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ، أَنَّهُ حَدَّثَهُ رَجُلٌ، عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ، أَنَّ امْرَأَةً كَانَتْ تُهَرَاقُ دَمًا لَا يَفْتُرُ عَنْهَا فَسَأَلَتْ أُمُّ سَلَمَةَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: "لِتَنْظُرْ عِدَّةَ الْأَيَّامِ وَاللَّيَالِي الَّتِي كَانَتْ تَحِيضُ قَبْلَ ذَلِكَ وَعَدَدَهُنَّ فَلْتَتْرُكِ الصَّلَاةَ قَدْرَ ذَلِكَ ثُمَّ إِذَا حَضَرَتِ الصَّلَاةُ فَلْتَغْتَسِلْ وَلْتَسْتَثْفِرْ بِثَوْبٍ وَتُصَلِّي"، قَالَ أَبُو مُحَمَّدٍ: وَهَكَذَا قَالَ مُوسَى بْنُ عُقْبَةَ، وَاللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ، عَنْ نَافِعٍ، عَنْ سُلَيْمَانَ، عَنْ رَجُلٍ، عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، وَقَالَ مَالِكٌ، وَعُبَيْدُ اللَّهِ، وَيَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ، وَغَيْرُهُمْ، عَنْ نَافِعٍ، عَنْ سُلَيْمَانَ، عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ، وَقَالَ أَيُّوبُ: عَنْ سُلَيْمَانَ نَفْسِهِ، عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ.

سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ ایک عورت کو بہت زیادہ (استحاضہ) خون آتا تھا، جو رکتا ہی نہیں تھا۔ سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا، تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اس (بیماری) سے پہلے جتنے دن اسے حیض آتا تھا، انہیں شمار کرلے اور اتنے دن نماز چھوڑ دے، ان کے بعد جب نماز کا وقت آئے، تو غسل کر کے لنگوٹ باندھ لے اور نماز پڑھے۔ ابو محمد کہتے ہیں: موسیٰ بن عقبہ اور لیث بن سعد نے بھی سلیمان اور سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا کے درمیان ایک آدمی کا واسطہ ذکر کیا ہے، جب کہ

مالک، عبیداللہ اور یحییٰ نے سلیمان اور سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا کے درمیان واسطہ ذکر نہیں کیا، ایوب نے نافع کا واسطہ بھی ذکر نہیں کیا بل کہ ''عن سلیمان عن ام سلمہ'' کے الفاظ سے بیان کیا ہے۔

(المنتقی ابن الجارود، حدیث نمبر۔113)

(المنتقی ابن الجارود، حدیث نمبر۔114)

(المنتقی ابن الجارود، حدیث نمبر۔115)

دیگر کتب روایات میں مزید پابندیاں بھی بیان کی گئی ہیں، ملاحظہ کیجئے:

مستحاضہ ہر نماز کیلیئے وضو کرے

أَخْبَرَنَا جَعْفَرُ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ سِنَانٍ الْقَطَّانُ وَعُمَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عَدِيٍّ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ فَاطِمَةَ بِنْتَ أَبِي حُبَيْشٍ كَانَتْ تُسْتَحَاضُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ «إِنَّ دَمَ الْحَيْضِ دَمٌ أَسْوَدُ يُعْرَفُ فَإِذَا كَانَ ذَلِكَ فَأَمْسِكِي عَنِ الصَّلَاةِ فَإِذَا كَانَ الْآخَرُ فَتَوَضَّئِي وَصَلِّي»

عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ فاطمہ بنت ابی حبیش کو استحاضہ (غیر حیض خون) کی شکایت تھی۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، '''''حیض کا خون کالا اور پہچانا ہوا ہوتا ہے۔ اگر وہ (خون) ایسا ہے تو نماز سے رک جاؤ اور اگر وہ اس کے علاوہ ہے تو وضو کر کے نماز پڑھو۔

(صحیح ابن حبان، حدیث نمبر۔1348)

(صحیح ابن حبان، حدیث نمبر۔1350)

(صحیح ابن حبان، حدیث نمبر۔1355)

مستحاضہ دن میں ایک دفعہ غسل کرے (ظہر سے ظہر)

حدیث :

حدیث مقطوع) أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ سُمَيٍّ، قَالَ: سَأَلْتُ سَعِيدَ بْنَ الْمُسَيِّبِ عَنْ) الْمُسْتَحَاضَةِ، فَقَالَ: "تَجْلِسُ أَيَّامَ أَقْرَائِهَا، وَتَغْتَسِلُ مِنَ الظُّهْرِ إِلَى الظُّهْرِ، وَتَسْتَذْفِرُ بِثَوْبٍ، وَيَأْتِيهَا زَوْجُهَا، وَتَصُومُ "، فَقُلْتُ: عَمَّنْ هَذَا؟ فَأَخَذَ الْحَصَا.

سُمیّ نے کہا: میں نے سعید بن المسیّب سے مستحاضہ کے بارے میں پوچھا تو انہوں نے کہا: حیض کے دنوں میں بیٹھ رہے گی اور ظہر سے ظہر تک (دن میں) ایک بار غسل کرے گی، اور کس کے کپڑا باندھ لے گی، اس کا شوہر اس سے ہمبستری کر سکتا ہے، وہ روزہ بھی رکھے گی۔ سمی نے کہا: اس طرح کسی نے کہا ہے؟ تو انہوں نے کنکڑیاں اٹھالیں۔

(سنن دارمی، حدیث نمبر:831)

(سنن دارمی، حدیث نمبر:832)

(سنن دارمی، حدیث نمبر:833)

(سنن دارمی، حدیث نمبر:834)

(سنن دارمی، حدیث نمبر:835)

(سنن دارمی، حدیث نمبر:837)

(سنن دارمی، حدیث نمبر:838)

(سنن دارمی، حدیث نمبر:839)

مستحاضہ ظہر و عصر کیلیئے ایک غسل کرے، مغرب و عشا کیلیئے ایک غسل کرے اور فجر کیلیئے ایک غسل کرے

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سہلہ بنت سہیل رضی اللہ عنہا کو جب وہ استحاضہ والی تھیں، یہ حکم دیا کہ وہ ہر نماز کے لیے غسل کرے، تو یہ امر ان پر گراں گزرا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں ظہر و عصر کے لیے ایک غسل اور مغرب و عشاء کے لیے ایک غسل کرنے کا حکم دیا، اور صبح کے لیے ایک غسل کرنے کا حکم دیا۔

(معجم صغیر للطبرانی، حدیث نمبر:115)

مستحاضہ ایک حیض سے دوسرے حیض تک غسل کرے

عمرو بن شعیب عن ابیہ عن جدہ کہتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: مستحاضہ عورت ایک حیض سے دوسرے حیض تک غسل کرے۔

(معجم صغیر للطبرانی، حدیث نمبر:140)

مستحاضہ روزانہ ایک دفعہ غسل کیا کرے۔

حدیث:

''احمد بن حنبل، عبداللہ بن نمیر، محمد ابواسمٰعیل، معقل خشعمی سے روایت ہے کہ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: مستحاضہ کا جب حیض بند ہو جائے تو وہ روزانہ غسل کیا کرے اور گھی یا روغن زیتون لگا کر کپڑا استعمال کیا کرے۔''

{سنن ابوداؤد جلد اوّل کتاب الطہارۃ حدیث نمبر 302 صفحہ نمبر 159}

مستحاضہ طہر سے طہر تک غسل کیا کرے۔

حدیث:

''سمی مولیٰ ابو بکر کو قعقاع اور زید بن اسلم نے سعید بن مسیب کے پاس یہ پوچھنے کیلئے بھیجا کہ مستحاضہ کس طرح غسل کرے؟ فرمایا کہ وہ ایک نماز ظہر کے بعد دوسری نماز ظہر کیلئے غسل کرے اور ہر نماز کیلئے وضو کرے۔ اگر خون کا غلبہ ہو تو ایک کپڑے کا لنگوٹ باندھ لے۔ امام ابوداؤد نے فرمایا کہ روایت کی ہے حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہ ایک ظہر سے دوسری ظہر تک۔ اسی طرح روایت کی ہے ابوداؤد اور عاصم نے شعبی، ایک عورت، قمیر نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے۔ مگر داؤد نے روزانہ کہا۔ حدیث عاصم میں ہے کہ ظہر کے نزدیک۔ یہی قول ہے سالم بن عبداللہ اور حسن اور عطاء کا۔ مالک نے فرمایا: ابن مسیب کی حدیث میں جو ظہر سے ظہر تک ہے تو میرے خیال میں یہ طہر سے طہر تک ہو گا اور اس میں وہم داخل ہو گیا ہے۔ روایت کیا اسے مسور بن عبدالملک بن سعید بن عبدالرحمن بن یربوع نے اور اس میں طہر سے طہر تک کہا جسے بدل کر لوگوں نے ظہر بنا دیا۔''

{سنن ابوداؤد جلد اوّل کتاب الطہارۃ حدیث نمبر 301 صفحہ نمبر 159}

مستحاضہ کیلئے ہر نماز کیلئے وضو کرنا ضروری نہیں۔

حدیث:

''لیث نے ربیعہ سے روایت کی ہے کہ وہ مستحاضہ پر ہر نماز کیلئے وضو کو ضروری شمار نہیں کرتے تھے سوائے اس کے کہ اسے خون کے سوا کوئی دوسرا حدث ہو جائے تو وضو کرے۔ امام ابوداؤد نے فرمایا کہ حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا یہی قول ہے۔''

{سنن ابوداؤد جلد اوّل کتاب الطہارۃ حدیث نمبر 306 صفحہ نمبر 160}

اذان

مذہبی پیشوائیت کا دعویٰ ہے کہ حضور ﷺ پر قرآن کے علاوہ بھی وحی کا نزول ہوتا تھا جس کی مدد سے آپ قرآن کی تشریح فرماتے تھے، جیسے نماز کی رکعتیں وغیرہ، درج ذیل روایت سے پتا چلتا ہے کہ اذان کا اجرا صحابہؓ کی خوابوں اور مشوروں کی بنیاد پر کیا گیا، سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ کیا وحی میں مشورے کی گنجائش موجود ہوتی ہے؟:

اذان کی ابتدا

حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، قَالَ: ثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ سَعْدٍ، قَالَ: ثَنَا أَبِي، عَنِ ابْنِ إِسْحَاقَ، قَالَ: ثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ الْحَارِثِ التَّيْمِيُّ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ زَيْدِ بْنِ عَبْدِ رَبِّهِ، قَالَ: ثَنَا أَبِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ زَيْدٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: "لَمَّا أَمَرَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالنَّاقُوسِ لِيُضْرَبَ بِهِ لِلنَّاسِ فِي الْجَمْعِ لِلصَّلَاةِ أَطَافَ بِي وَأَنَا نَائِمٌ رَجُلٌ يَحْمِلُ نَاقُوسًا فِي يَدِهِ، فَقُلْتُ لَهُ: يَا عَبْدَ اللَّهِ أَتَبِيعُ النَّاقُوسَ؟ فَقَالَ: وَمَا تَصْنَعُ بِهِ؟ قَالَ: قُلْتُ: نَدْعُو بِهِ لِلصَّلَاةِ، قَالَ: أَفَلَا أَدُلُّكَ عَلَى مَا هُوَ خَيْرٌ مِنْ ذَلِكَ؟ قُلْتُ: بَلَى، قَالَ: تَقُولُ: اللَّهُ أَكْبَرُ اللَّهُ أَكْبَرُ اللَّهُ أَكْبَرُ اللَّهُ أَكْبَرُ، أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَا اللَّهُ، أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ أَلَا اللَّهُ، أَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللَّهِ، أَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللَّهِ، حَيَّ عَلَى الصَّلَاةِ، حَيَّ عَلَى الصَّلَاةِ، حَيَّ عَلَى الْفَلَاحِ، حَيَّ عَلَى الْفَلَاحِ، اللَّهُ أَكْبَرُ اللَّهُ أَكْبَرُ، لَا إِلَهَ إِلَا اللَّهُ، قَالَ: ثُمَّ اسْتَأْخَرَ غَيْرَ بَعِيدٍ، قَالَ: ثُمَّ تَقُولُ إِذَا أَقَمْتَ الصَّلَاةَ: اللَّهُ أَكْبَرُ اللَّهُ أَكْبَرُ، أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَا اللَّهُ، أَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللَّهِ، حَيَّ عَلَى الصَّلَاةِ، حَيَّ عَلَى الْفَلَاحِ، قَدْ قَامَتِ الصَّلَاةُ قَدْ قَامَتِ الصَّلَاةُ، اللَّهُ أَكْبَرُ اللَّهُ أَكْبَرُ، لَا إِلَهَ إِلَا اللَّهُ، فَلَمَّا أَصْبَحْتُ أَتَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَخْبَرْتُهُ بِمَا رَأَيْتُ، فَقَالَ: "إِنَّ هَذَا رُؤْيَا حَقٍّ إِنْ شَاءَ اللَّهُ، فَقُمْ مَعَ بِلَالٍ فَأَلْقِ عَلَيْهِ مَا رَأَيْتَ فَلْيُؤَذِّنْ بِهِ، فَإِنَّهُ أَنْدَى صَوْتًا مِنْكَ" فَقُمْتُ مَعَ بِلَالٍ فَجَعَلْتُ أُلْقِنُهُ عَنْهُ وَيُؤَذِّنُ بِهِ، قَالَ: فَسَمِعَ بِذَلِكَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ وَهُوَ فِي بَيْتِهِ، فَخَرَجَ يَجُرُّ رِدَاءَهُ، يَقُولُ: وَالَّذِي بَعَثَكَ بِالْحَقِّ يَا رَسُولَ اللَّهِ "لَقَدْ أُرِيتُ مثل الَّذِي أُرِيَ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "فَلِلَّهِ الْحَمْدُ".

سیدنا عبداللہ بن زید بن عبدربہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جب لوگوں کو نماز کے لیے جمع کرنے کی غرض سے ناقوس بجانے کا حکم دیا، تو میں نے خواب میں ایک آدمی کو ہاتھ میں ناقوس پکڑے دیکھا اور اسے کہا: اللہ کے بندے! اسے فروخت کروگے؟ اس نے پوچھا: آپ اسے کیا کریں گے؟ میں نے کہا: ہم اس کے ذریعے نماز کے لیے بلایا کریں گے، اس نے کہا: میں اس سے بہتر چیز نہ بتاؤں، میں نے کہا: ضرور بتائیں! اس نے کہا: یوں کہا کریں: «اللهُ أَكْبَرُ اللهُ أَكْبَرُ، اللهُ أَكْبَرُ اللهُ أَكْبَرُ، أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللهُ، أَشْهَدُ أَن لَّا إِلَهَ إِلَّا اللهُ، أَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُولُ اللهِ، أَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُولُ اللهِ، حَيَّ عَلَى الصَّلَاةِ، حَيَّ عَلَى الصَّلَاةِ، حَيَّ عَلَى الْفَلَاحِ، حَيَّ عَلَى الْفَلَاحِ، اللهُ أَكْبَرُ اللهُ أَكْبَرُ، لَا إِلَهَ إِلَّا اللهُ.» پھر اس نے تھوڑی دور جا کر کہا: اقامت

یوں کہیں: «اللّٰہُ أَکۡبَرُ اللّٰہُ أَکۡبَرُ، أَشۡھَدُ أَنۡ لا إِلٰہَ إِلَّا اللّٰہُ، أَشۡھَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللّٰہِ، حَیَّ عَلَی الصَّلَاۃِ، حَیَّ عَلَی الفَلَاحِ، قَدۡ قَامَتِ الصَّلَاۃُ، قَدۡ قَامَتِ الصَّلَاۃُ، اللّٰہُ أَکۡبَرُ اللّٰہُ أَکۡبَرُ، لَا إِلَہَ إِلَّا اللّٰہُ.» صبح ہوئی، تو میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر خواب بیان کیا، فرمایا: «ان شاء اللہ!» یہ سچا خواب ہے، بلال (رضی اللہ عنہ) کے ساتھ کھڑے ہو جائے اور جو کچھ آپ نے دیکھا ہے، انہیں بتاتے جائیں، وہ اذان دیں گے، کیوں کہ ان کی آواز آپ سے بلند ہے۔ سیدنا عبداللہ بن زید رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں سیدنا بلال رضی اللہ عنہ کے ساتھ کھڑا ہو کر انہیں بتاتا جاتا اور وہ اذان دیتے جاتے۔ سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے اپنے گھر میں یہ کلمات سنے، تو (جلدی سے) اپنی چادر گھسیٹتے ہوئے باہر تشریف لائے اور کہنے لگے: اس ذات کی قسم، جس نے آپ کو سچا رسول بنا کر بھیجا ہے! اللہ کے رسول! میں نے بھی ایسا ہی خواب دیکھا ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ تعالیٰ کا شکر ہے۔

(المنتقی ابن الجارود، حدیث نمبر۔158)

بلالؓ اذان دے تو کھاتے پیتے رہو

روایات کا یہ اختلاف ان کے وضعی ہونے کی ایک دلیل ہے، ملاحظہ کیجئے:

بلالؓ کی اذان پر روزہ بند نہ کرو

حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، قَالَ: ثَنَا حَمَّادُ بْنُ مَسْعَدَةَ، عَنْ سُلَيْمَانَ، عَنْ أَبِي عُثْمَانَ، عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: "لا يَمْنَعُكُمْ أَذَانُ بِلالٍ مِنْ سُحُورِكُمْ، فَإِنَّ بِلالا يُؤَذِّنُ لِيُوقِظَ نَائِمَكُمْ وَلِيَرْجِعَ قَائِمَكُمْ، وَلَيْسَ مَا يَكُونُ هَكَذَا وَلا هَكَذَا حَتَّى يَكُونَ هَكَذَا وَهَكَذَا يَعْنِي الْفَجْرَ".

سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: بلال رضی اللہ عنہ کی اذان تمہیں سحری کھانے سے نہ روکے، کیونکہ بلال رضی اللہ عنہ اذان اس لیے دیتے ہیں تاکہ سوئے ہوئے کو جگائیں اور قیام کرنے والا واپس آجائے۔ فجر وہ نہیں جو اوپر سے نیچے ہو، بلکہ وہ ہے جو دائیں بائیں پھیلتی ہو۔

(المنتقی ابن الجارود، حدیث نمبر۔382)

(المنتقی ابن الجارود، حدیث نمبر۔154)

بلال اذان دے تو کھاتے رہو، ابن ام مکتوم اذان دے تو رک جاؤ

حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْمَسْرُوقِيُّ، وَإِبْرَاهِيمُ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ يَعِيشَ، قَالا: ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ، عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، وَعَنِ الْقَاسِمِ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: "إِنَّ بِلالا يُؤَذِّنُ بِلَيْلٍ، فَكُلُوا وَاشْرَبُوا حَتَّى يُؤَذِّنَ ابْنُ أُمِّ مَكْتُومٍ".

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: بلال رات رہے (تہجد کے وقت) اذان دیتے ہیں، اس لیے ابن ام مکتوم کے اذان کہنے تک کھا پی سکتے ہو۔

(المنتقی ابن الجارود، حدیث نمبر۔163)

ابن ام مکتوم اذان دے تو کھاتے پیتے رہو اور جب بلال اذان دے تو کھانا پینا بند کر دو

أَخْبَرَنَا ابْنُ خُزَيْمَةَ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى الذُّهْلِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ حَمْزَةَ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ «إِنَّ ابْنَ أُمِّ مَكْتُومٍ يُؤَذِّنُ بِلَيْلٍ فَكُلُوا وَاشْرَبُوا حَتَّى يُؤَذِّنَ بِلَالٌ» وَكَانَ بِلَالٌ يُؤَذِّنُ حِينَ يَرَى الْفَجْرَ

عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ ”رات کے وقت یہ چاند (یعنی چاند کی وجہ سے) تمہیں سحری کھانے سے روکے رکھتا ہے تو تم کھاتے پیتے رہو یہاں تک کہ بلال اذان کہہ دے“ اور بلال صبح صادق کو دیکھ کر اذان کہتے تھے۔

(صحیح ابن حبان، حدیث نمبر۔3473)

(صحیح ابن حبان، حدیث نمبر۔3474)

اقامت ایک دفعہ یا دو دفعہ ؟

روایات کا یہ اختلاف ان کے وضعی ہونے کی ایک دلیل ہے، ملاحظہ کیجئے:

اذان کے کلمات دو دو بار اور اقامت کے کلمات ایک ایک بار

حَدَّثَنَا زِيَادُ بْنُ أَيُّوبَ، قَالَ: ثَنَا هُشَيْمٌ، عَنْ خَالِدٍ، عَنْ أَبِي قِلَابَةَ، عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: "أُمِرَ بِلَالٌ أَنْ يَشْفَعَ الْأَذَانَ وَيُوتِرَ الْإِقَامَةَ".

سیدنا انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ سیدنا بلال رضی اللہ عنہ کو اذان کے کلمات دو دو بار اور اقامت کے کلمات ایک ایک بار کہنے کا حکم دیا گیا۔

(المنتقی ابن الجارود، حدیث نمبر۔159)

(المنتقی ابن الجارود، حدیث نمبر۔160)

(المنتقی ابن الجارود، حدیث نمبر۔161)

(المنتقی ابن الجارود، حدیث نمبر۔164)

اذان کے کلمات دو دو بار اور اقامت کے کلمات بھی دو دو بار

حَدَّثَنَا أَبُو سَعِيدٍ الْأَشَجُّ، حَدَّثَنَا عُقْبَةُ بْنُ خَالِدٍ، عَنْ ابْنِ أَبِي لَيْلَى، عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي لَيْلَى، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ زَيْدٍ، قَالَ: " كَانَ أَذَانُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَفْعًا شَفْعًا فِي الْأَذَانِ وَالْإِقَامَةِ ". قَالَ أَبُو عِيسَى: حَدِيثُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ زَيْدٍ رَوَاهُ وَكِيعٌ، عَنْ الْأَعْمَشِ، عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي لَيْلَى، قَالَ: حَدَّثَنَا أَصْحَابُ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ زَيْدٍ رَأَى الْأَذَانَ فِي الْمَنَامِ، وَقَالَ شُعْبَةُ: عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي لَيْلَى، أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ زَيْدٍ رَأَى الْأَذَانَ فِي الْمَنَامِ، وَهَذَا أَصَحُّ مِنْ حَدِيثِ ابْنِ أَبِي لَيْلَى، وَعَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ أَبِي لَيْلَى لَمْ يَسْمَعْ مِنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ زَيْدٍ، وقَالَ بَعْضُ أَهْلِ الْعِلْمِ: الْأَذَانُ مَثْنَى مَثْنَى، وَالْإِقَامَةُ مَثْنَى مَثْنَى. وَبِهِ يَقُولُ سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ، وَابْنُ الْمُبَارَكِ، وَأَهْلُ الْكُوفَةِ. قَالَ أَبُو عِيسَى: ابْنُ أَبِي لَيْلَى هُوَ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي لَيْلَى، كَانَ قَاضِيَ الْكُوفَةِ وَلَمْ يَسْمَعْ مِنْ أَبِيهِ شَيْئًا، إِلَّا أَنَّهُ يَرْوِي عَنْ رَجُلٍ، عَنْ أَبِيهِ.

عبداللہ بن زید رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں اذان اور اقامت دونوں دہری ہوتی تھیں۔

امام ترمذی کہتے ہیں:

۱ -عبداللہ بن زید کی حدیث کو وکیع نے بطریق «الأعمش عن عمرو بن مرة عن عبد الرحمٰن بن أبي ليلى» روایت کیا ہے کہ عبداللہ بن زید نے خواب میں اذان (کا واقعہ) دیکھا، اور شعبہ نے بطریق «عمرو بن مرة عن عبد الرحمٰن بن أبي ليلى» یہ روایت کی ہے کہ محمد رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب نے ہم سے بیان کیا ہے کہ عبداللہ بن زید نے خواب میں اذان (کا واقعہ) دیکھا،

۲ -یہ ابن ابی لیلیٰ کی حدیث سے زیادہ صحیح ہے ا، عبدالرحمٰن بن ابی لیلیٰ نے عبداللہ بن زید سے نہیں سنا ہے،

۳ -بعض اہل علم کہتے ہیں کہ اذان اور اقامت دونوں دہری ہیں یہی سفیان ثوری، ابن مبارک اور اہل کوفہ کا قول ہے،

۴ -ابن ابی لیلیٰ سے مراد محمد بن عبدالرحمٰن بن ابی لیلیٰ ہیں۔ وہ کوفہ کے قاضی تھے، انہوں نے اپنے والد سے نہیں سنا ہے البتہ وہ ایک شخص سے روایت کرتے ہیں اور وہ ان کے والد سے۔

(سنن ترمذی، حدیث نمبر۔194)

مزید حوالہ جات:

(1) وفی سنن أبی داود: حدثنا الحسن بن علی، (إلی قوله) حدثنی مکحول، أن ابن محیریز، حدثه أن أبا محذورة حدثه أن رسول الله صلی الله علیه وسلم علمه الأذان تسع عشرة کلمة، والإقامة سبع عشرة کلمة: (إلی قوله) والإقامة: الله أکبر الله أکبر، الله أکبر الله أکبر، أشهد أن لا إله إلا الله، أشهد أن لا إله إلا الله، أشهد أن محمدا رسول الله، أشهد أن محمدا رسول الله، حی علی الصلاة حی علی الصلاة، حی علی الفلاح حی علی الفلاح، قد قامت الصلاة، قد قامت الصلاة، الله أکبر الله أکبر، لا إله إلا الله"، کذا فی کتابه فی حدیث أبی محذورة اه (137/1)۔

ترجمہ: حضرت حسن بن علی نے ہمیں بیان کیا اور انہیں حضرت مکحول نے بیان کیا اور ان سے ابن محیریز نے بیان کیا کہ حضرت ابو محذورہؓ نے ان سے یہ بیان فرمایا کہ حضور ﷺ نے ان کو اذان کے انیس، جبکہ اقامت کے سترہ کلمات سکھائے، اور اقامت کے کلمات یہ ہیں، اللہ أکبر اللہ أکبر، اللہ أکبر اللہ أکبر، أشهد أن لا إله إلا اللہ، أشهد أن لا إله إلا اللہ الخ (سنن أبی داؤد)۔

(2) وفی مصنف ابن أبی شیبة: عن عبد الرحمن بن أبی لیلی، قال: حدثنا أصحاب رسول الله صلی الله علیه وسلم، "أن عبد الله بن زید الأنصاری جاء إلی النبی صلی الله علیه وسلم، فقال: یا رسول الله، رأیت فی المنام کأن رجلا قام وعلیه بردان أخضران علی جذمة حائط، فأذن مثنی، وأقام مثنی، وقعد قعدة"، قال: «فسمع ذلك بلال، فقام، فأذن مثنی، وأقام مثنی، وقعد قعدة» اه (185/1)۔

ترجمہ: حضرت عبدالرحمٰن بن ابی لیلیٰ سے نقل کیا گیا ہے وہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کے صحابہ نے ہمیں بیان فرمایا کہ عبداللہ بن زید انصاریؓ نبی ﷺ کے پاس آئے اور عرض کیا کہ رسول اللہ ﷺ میں نے خواب میں دیکھا کہ گویا ایک شخص دو سبز چادریں اوڑھے ہوئے ایک دیوار کے کونے پر کھڑے ہوئے اور اذان کے کلمات دو دو مرتبہ کہے اور اقامت کے کلمات بھی دو دو بار کہے اور (اذان اور

اقامت کے درمیان) تھوڑی دیر بیٹھ کر وقفہ کیا، راوی کہتے ہیں کہ حضرت بلالؓ نے یہ سنا تو کھڑے ہوئے اور انہوں نے بھی اسی طرح اذان واقامت کے کلمات دو دو دفعہ کہے اور (اذان واقامت کے درمیان) تھوڑی دیر بیٹھ کر وقفہ کیا۔ (مصنف ابن اُبی شیبہ)۔

(3)وفی شرح معانی الآثار: عن عبد الرحمن بن أبی لیلی قال: أخبرنی أصحاب محمد صلی اللہ علیہ وسلم, أن عبد اللہ بن زید الأنصاری رأی فی المنام الأذان فأتی النبی صلی اللہ علیہ وسلم, فأخبرہ فقال: «علمہ بلالا» فأذن مثنی مثنی, وأقام مثنی مثنی, وقعد قعدۃ" (134/1)۔

ترجمہ: حضرت عبدالرحمن بن ابی لیلی فرماتے ہیں کہ مجھے رسول اللہ ﷺ کے صحابہ نے بیان کیا کہ عبداللہ بن زید انصاریؓ نے اذان کے متعلق خواب دیکھا تو آپ ﷺ کے پاس آکر آپ کو اس کی اطلاع دی تو نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ یہ کلمات بلال کو سکھادو، چنانچہ بلال نے اذان دی اور اذان اور اقامت کے کلمات دو دو دفعہ کہے اور تھوڑی دیر بیٹھے (طحاوی)۔

(4)وفی سنن الدارقطنی: عن عون بن أبی جحیفۃ, عن أبیہ, أن بلالا «کان یؤذن للنبی صلی اللہ علیہ وسلم مثنی مثنی ویقیم مثنی مثنی» اھ(453/1)۔

ترجمہ: عون بن ابی جحیفہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت بلال، حضور ﷺ کے حکم پر اذان واقامت کے کلمات دو دو دفعہ کہتے تھے۔ (دار قطنی)۔

(5)وفی مصنف ابن أبی شیبۃ: عن إبراھیم، قال: «إن بلالا، کان یثنی الأذان والإقامۃ» اھ(187/1)۔

ترجمہ: حضرت ابرہیم نخعی فرتے ہیں کہ حضرت بلالؓ اذان واقامت کے کلمات دو دو مرتبہ کہتے تھے۔ (مصنف بن ابی شیبہ)۔

نماز میں بلند آواز میں بسم اللہ

روایات کا یہ اختلاف ان کے وضعی ہونے کی ایک دلیل ہے، ملاحظہ کیجئے:

نماز میں بلند آواز سے بسم اللہ نہیں

حَدَّثَنَا أَبُو سَعِيدٍ الأَشَجُّ، قَالَ: ثَنَا ابْنُ إِدْرِيسَ، وَعُقْبَةَ، وَأَبُو خَالِدٍ، عَنِ ابْنِ أَبِي عَرُوبَةَ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: " صَلَّيْتُ خَلْفَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَبِي بَكْرٍ وَعُمَرَ وَعُثْمَانَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمْ، فَلَمْ يَجْهَرُوا بِـ "بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ سورة الفاتحة آية 1".

سیدنا انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم، سیدنا ابو بکر، سیدنا عمر اور سیدنا عثمان رضی اللہ عنہم کے پیچھے نماز پڑھی، تو انہوں نے «بسم اللہ الرحمن الرحیم» اونچی آواز سے نہ پڑھی۔

(المنتقی ابن الجارود، حدیث نمبر۔181)

نماز میں بلند آواز سے بسم اللہ پڑھو

حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُوسُفَ، قَالَ: ثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ مُوسَى، قَالَ: ثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: " صَلَّيْتُ خَلْفَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَبِي بَكْرٍ وَعُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا فَلَمْ أَسْمَعْهُمْ يَجْهَرُونَ بِبِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ سورة الفاتحة آية 1 "، قَالَ شُعْبَةُ: قُلْتُ لِقَتَادَةَ: أَنْتَ سَمِعْتَهُ؟ قَالَ: نَعَمْ.

سیدنا انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم، سیدنا ابو بکر، سیدنا عمر اور سیدنا عثمان رضی اللہ عنہم کے پیچھے نماز پڑھی، تو میں نے انہیں «بسم اللہ الرحمن الرحیم» اونچی آواز سے پڑھتے سنا۔ امام شعبہ رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ میں نے امام قتادہ رحمہ اللہ سے پوچھا: آپ نے خود (سیدنا انس رضی اللہ عنہ سے) سنا ہے؟ فرمایا: جی ہاں!

(المنتقی ابن الجارود، حدیث نمبر۔183)

نماز میں بلند آواز سے بسم اللہ پڑھو

حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، قَالَ: ثَنَا ابْنُ أَبِي مَرْيَمَ، قَالَ: أَنَا اللَّيْثُ، قَالَ: ثَنِي خَالِدُ بْنُ يَزِيدَ، عَنِ ابْنِ أَبِي هِلَالٍ، عَنْ نُعَيْمٍ، عَنِ الْمُجْمِرِ، قَالَ: صَلَّيْتُ وَرَاءَ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ " فَقَرَأَ بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ سورة الفاتحة آية 1، ثُمَّ قَرَأَ بِأُمِّ الْقُرْآنِ حَتَّى بَلَغَ وَلا الضَّالِّينَ سورة الفاتحة آية 7، فَقَالَ: آمِينَ، وَقَالَ النَّاسُ: آمِينَ، وَيَقُولُ

كُلَّمَا سَجَدَ: اللَّهُ أَكْبَرُ، فَإِذَا قَامَ مِنَ الْجُلُوسِ، قَالَ: اللَّهُ أَكْبَرُ" وَيَقُولُ إِذَا سَلَّمَ: وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ إِنِّي لأَشْبَهُكُمْ
صَلاةً بِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ".

نعیم مجمر رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے پیچھے نماز پڑھی، تو انہوں نے ‹‹بسم اللہ الرحمن الرحیم›› پڑھ کر سورہ فاتحہ پڑھی، جب ‹‹ولا الضالین›› پر پہنچے، تو ''آمین'' کہا، لوگوں نے بھی آمین کہا۔ جب سجدے میں جاتے یا بیٹھ کر اٹھتے، تو ‹‹اللہ اکبر›› کہتے، سلام پھیرنے کے بعد فرمایا: اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے! میری نماز تم سب کی نسبت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ زیادہ مشابہ ہے۔

(المنتقی ابن الجارود، حدیث نمبر۔184)

باب نمبر۔64

پچھنے لگانے اور لگوانے والے کا روزہ ٹوٹ گیا

روایات کا یہ اختلاف ان کے وضعی ہونے کی ایک دلیل ہے، ملاحظہ کیجئے:

پچھنے لگانے اور لگوانے والے کا روزہ ٹوٹ گیا

حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، قَالَ: ثَنَا أَبُو عَامِرٍ الْعَقَدِيُّ، قَالَ: ثَنَا هِشَامُ بْنُ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ، عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ، عَنْ أَبِي قِلَابَةَ، عَنْ أَبِي أَسْمَاءَ الرَّحَبِيِّ، عَنْ ثَوْبَانَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَمَا هُوَ يَمْشِي بِالْبَقِيعِ فِي رَمَضَانَ إِذَا رَجُلٌ يَحْتَجِمُ، فَقَالَ: "أَفْطَرَ الْحَاجِمُ وَالْمَحْجُومُ".

سیدنا ثوبان رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رمضان میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بقیع سے گزر رہے تھے کہ ایک شخص پچھنا لگوا رہا تھا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: پچھنا لگانے والے اور لگوانے والے دونوں کا روزہ ٹوٹ گیا۔

(المنتقی ابن الجارود، حدیث نمبر۔386)

(المنتقی ابن الجارود، حدیث نمبر۔387)

حضور ﷺ نے روزے کی حالت میں پچھنے لگوائے

حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ هَاشِمٍ، قَالَ: ثَنَا وَكِيعٌ، عَنْ شُعْبَةَ، عَنِ الْحَكَمِ، عَنْ مِقْسَمٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ "احْتَجَمَ بِالْقَاحَةِ وَهُوَ صَائِمٌ"، قَالَ أَبُو مُحَمَّدٍ: وَهُوَ فِي سَفَرٍ.

سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے قاحہ کے مقام پر روزے کی حالت میں پچھنا لگوایا۔ ابو محمد کہتے ہیں: آپ صلی اللہ علیہ وسلم سفر میں تھے۔

(المنتقی ابن الجارود، حدیث نمبر۔388)

باب نمبر۔65

دادی کا حصہ

کیا حضرت ابو بکر صدیقؓ اور حضرت عمرؓ قرآن سے نابلد تھے، ملاحظہ کیجئے:

قرآن میں دادی نانی کی کائی حصہ نہیں

حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، قَالَ: ثنا بِشْرُ بْنُ عُمَرَ، قَالَ: ثنا مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ عُثْمَانَ بْنِ إِسْحَاقَ بْنِ خَرَشَةَ، عَنْ قَبِيصَةَ بْنِ ذُؤَيْبٍ، قَالَ: جَاءَتِ الْجَدَّةُ إِلَى أَبِي بَكْرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ تَسْأَلُهُ مِيرَاثَهَا، فَقَالَ: مَا لَكِ فِي كِتَابِ اللَّهِ شَيْءٌ، وَمَا عَلِمْتُ لَكِ فِي سُنَّةِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَيْئًا، فَارْجِعِي حَتَّى أَسْأَلَ النَّاسَ، فَسَأَلَ النَّاسَ، فَقَالَ الْمُغِيرَةُ بْنُ شُعْبَةَ: حَضَرْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَعْطَاهَا السُّدُسَ، فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ: هَلْ مَعَكَ غَيْرُكَ؟ فَقَامَ مُحَمَّدُ بْنُ مَسْلَمَةَ الْأَنْصَارِيُّ، فَقَالَ مِثْلَمَا قَالَ الْمُغِيرَةُ، فَأَنْفَذَهُ لَهَا أَبُو بَكْرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، ثُمَّ جَاءَتِ الْجَدَّةُ الْأُخْرَى إِلَى عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ تَسْأَلُهُ مِيرَاثَهَا، فَقَالَ: مَا لَكِ فِي كِتَابِ اللَّهِ شَيْءٌ، وَمَا الْقَضَاءُ الَّذِي بَلَغَنَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَضَى بِهِ إِلا لِغَيْرِكِ، وَمَا أَنَا زَائِدٌ فِي الْفَرَائِضِ شَيْئًا، وَلَكِنْ هُوَ ذَلِكَ السُّدُسُ، فَإِنِ اجْتَمَعْتُمَا فِيهِ فَهُوَ بَيْنَكُمَا، وَأَيُّكُمَا خَلَتْ بِهِ فَهُوَ لَهَا".

قبیصہ بن ذویب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک دادی نانی سیدنا ابو بکر رضی اللہ عنہ کے پاس اپنی میراث کے متعلق دریافت کرنے آئیں، تو آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: کتاب اللہ میں تو آپ کا کوئی حصہ مذکور نہیں ہے اور نہ ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت سے مجھے آپ کا حصہ معلوم ہے، واپس چلی جائیں، میں لوگوں سے اس بارے میں پوچھوں گا، چنانچہ آپ نے لوگوں سے پوچھا، سیدنا مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ کہنے لگے: میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس موجود تھا، آپ نے اسے (جدہ کو) چھٹا حصہ عطا کیا تھا۔ سیدنا ابو بکر رضی اللہ عنہ نے ان سے پوچھا: کیا آپ کے ساتھ کوئی اور بھی (گواہ) ہے؟ تو محمد بن مسلمہ رضی اللہ عنہ نے کھڑے ہو کر وہی بات کی، جو مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ نے کہی تھی۔ چنانچہ سیدنا ابو بکر رضی اللہ عنہ نے اس بارے یہ حکم نافذ کر دیا۔ پھر دوسری دادی نانی سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے اپنی میراث کے متعلق دریافت کرنے آئیں، تو انہوں نے فرمایا: اللہ کی کتاب میں تو آپ کے لیے کچھ بھی نہیں ہے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا جو فیصلہ ہمیں پہنچا ہے، وہ آپ کے متعلق نہیں ہے، نیز میں فرائض میں اپنی طرف سے کچھ نہیں بڑھا سکتا اور آپ کا چھٹا حصہ ہے، اگر آپ دونوں موجود ہوں، تو وہ آپ دونوں کے درمیان تقسیم ہو گا اور اگر آپ میں سے کوئی اکیلی ہو گی تو وہ چھٹا حصہ اسی کا ہی ہو گا۔

(المنتقی ابن الجارود، حدیث نمبر۔959)

دادی کا چھٹا حصہ ہے

حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ الْحَسَنِ بْنِ شَقِيقٍ، قَالَ: سَمِعْتُ أَبِي، يَقُولُ: أنا أَبُو الْمُنِيبِ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ بُرَيْدَةَ، عَنْ أَبِيهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: أَطْعَمَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْجَدَّةَ السُّدُسَ إِذَا لَمْ تَكُنْ أُمًّا ".

سیدنا بریدہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ماں کے نہ ہونے کی صورت میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جدہ (دادی) کو چھٹا حصہ دیا ہے۔

(المنتقی ابن الجارود، حدیث نمبر۔960)

نماز عید کی تکبیریں

روایات کا یہ اختلاف ان کے وضعی ہونے کی ایک دلیل ہے:

نماز عید کی بارہ تکبیریں

حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، قَالَ: ثنَا أَبُو نُعَيْمٍ، قَالَ: ثَنَا عَبْدُ اللَّهِ يَعْنِي ابْنَ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنَ يَعْلَى الطَّائِفِيَّ، قَالَ: سَمِعْتُ عَمْرَو بْنَ شُعَيْبٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ جَدِّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ " كَبَّرَ فِي الْعِيدِ يَوْمَ الْفِطْرِ سَبْعًا فِي الْأُولَى وَخَمْسًا فِي الْآخِرَةِ سِوَى تَكْبِيرَةِ الصَّلَاةِ".

سیدنا عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عیدالفطر کی نماز میں تکبیر تحریمہ کے علاوہ پہلی رکعت میں سات اور دوسری رکعت پانچ تکبیرات کہیں۔

(المنتقی ابن الجارود، حدیث نمبر۔262)

عید کی نماز کی چار تکبیریں

وَعَنْ سَعِيدِ بْنِ الْعَاصِ قَالَ: سَأَلْتُ أَبَا مُوسَى وَحُذَيْفَةَ: كَيْفَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُكَبِّرُ فِي الْأَضْحَى وَالْفِطْرِ؟ فَقَالَ أَبُو مُوسَى: كَانَ يُكَبِّرُ أَرْبَعًا تَكْبِيرَهُ على الجنازه. فَقَالَ حُذَيْفَةُ: صدق. رَوَاهُ أَبُو دَاوُد

سعید بن عاص رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، میں نے ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ اور حذیفہ رضی اللہ عنہ دریافت کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم عیدالاضحی اور عیدالفطر کی نمازوں میں کیسے تکبیر کہا کرتے تھے؟ تو ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: آپ نماز جنازہ کی تکبیروں کی طرح چار تکبیریں کہا کرتے تھے۔ حذیفہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: انہوں نے سچ فرمایا۔

(مشکوٰۃ المصابیح، حدیث نمبر:1443)

(سنن ابوداؤد، حدیث نمبر۔1153)

مقام حدیث

حدیث کی پوزیشن خود درج ذیل حدیث میں ملاحظہ کیجئے، ہم اگر عرض کریں گے تو شکایت ہو گی۔ وحی ظنی نہیں ہو سکتی جبکہ مذہبی پیشوائیت روایات کو وحی کا درجہ دیتی ہے، ملاحظہ کیجئے مذہبی پیشوائیت کی وحی:

مقام حدیث

حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ خَشْرَمٍ، قَالَ: أَخْبَرَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ، عَنْ عَمْرٍو، عَنْ جَابِرٍ يَعْنِي ابْنَ زَيْدٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْطُبُ وَهُوَ يَقُولُ: " السَّرَاوِيلُ لِمَنْ لَمْ يَجِدِ الإِزَارَ، وَالْخُفَّانِ لِمَنْ لَمْ يَجِدِ النَّعْلَيْنِ"، فَلا أَدْرِي أَيَّ الْحَدِيثَيْنِ نَسَخَ الآخَرَ.

سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو خطبہ دیتے ہوئے سنا، آپ فرمار ہے تھے: شلوار اس کے لیے ہے جس کے پاس تہبند نہ ہو، اور موزے اس کے لیے ہیں جس کے پاس جوتے نہ ہوں۔ راوی کہتے ہیں: مجھے معلوم نہیں کہ ان دو روایات میں سے کون سی ناسخ ہے۔

(المنتقی ابن الجارود، حدیث نمبر۔417)

مقام حدیث

حَدَّثَنَا ابْنُ الْمُقْرِءِ، وَعَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ بِشْرٍ، قَالا: ثَنَا سُفْيَانُ، وَالْحَدِيثُ لابْنِ الْمُقْرِءِ، عَنْ عَمْرٍو، عَنْ أَبِي الشَّعْثَاءِ، أَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: " تَزَوَّجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَيْمُونَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا وَهُوَ مُحْرِمٌ " فَأَخْبَرْتُ بِهِ الزُّهْرِيَّ، قَالَ: أَخْبَرَنِي يَزِيدُ بْنُ الأَصَمِّ وَهِيَ خَالَتُهُ، أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَزَوَّجَهَا وَهُوَ حَلالٌ وَهِيَ حَلالٌ.

سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے سیدہ میمونہ رضی اللہ عنہا سے حالت احرام میں نکاح کیا۔ عمرو کہتے ہیں: میں نے یہ بات زہری کو بتائی، تو انہوں نے کہا: یزید بن اصم نے مجھے بتایا، جو سیدہ میمونہ رضی اللہ عنہا کے بھانجے ہیں، کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے نکاح کیا جب وہ اور سیدہ میمونہ دونوں حالت احرام میں نہیں تھے۔

(المنتقی ابن الجارود، حدیث نمبر۔446)

باب نمبر۔68

حالت احرام میں نکاح

روایات کا یہ اختلاف ان کے وضعی ہونے کی ایک دلیل ہے، ملاحظہ کیجئے:

محرم نہ اپنا نکاح کر سکتا ہے، نہ کسی دوسرے کا نکاح کروا سکتا ہے

حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ مَنْصُورٍ، قَالَ: أَنَا بِشْرُ بْنُ عُمَرَ الزَّهْرَانِيُّ، قَالَ: ثَنَا مَالِكٌ، عَنْ نَافِعٍ، عَنْ نُبَيْهِ بْنِ وَهْبٍ، عَنْ أَبَانَ بْنِ عُثْمَانَ، عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: "لا يَنْكِحُ الْمُحْرِمُ وَلا يُنْكِحُ وَلا يَخْطُبُ".

سیدنا عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: محرم نہ اپنا نکاح کر سکتا ہے، نہ کسی دوسرے کا نکاح کروا سکتا ہے، اور نہ ہی منگنی کا پیغام بھیج سکتا ہے۔

(المنتقی ابن الجارود، حدیث نمبر۔444)

(المنتقی ابن الجارود، حدیث نمبر۔694)

حضور ﷺ نے حالت احرام میں نکاح کیا

أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَاقَ بْنِ إِبْرَاهِيمَ مَوْلَى ثَقِيفٍ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو الْبَاهِلِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عَدِيٍّ عَنْ دَاوُدَ بْنِ أَبِي هِنْدَ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ «تَزَوَّجَ مَيْمُونَةَ وَهُوَ مُحْرِمٌ»

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے میمونہ رضی اللہ عنہا سے حالتِ احرام میں ہی نکاح کر لیا تھا۔

(صحیح ابن حبان، حدیث نمبر۔4129)

(صحیح ابن حبان، حدیث نمبر۔4131)

(صحیح ابن حبان، حدیث نمبر۔4132)

(صحیح ابن حبان، حدیث نمبر۔4133)

حضور ﷺ حالت احرام میں نہیں تھے

حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، قَالَ: ثنا حَجَّاجٌ، قَالَ: ثنا حَمَّادٌ، عَنْ حَبِيبِ بْنِ الشَّهِيدِ، عَنْ مَيْمُونِ بْنِ مِهْرَانَ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ الأَصَمِّ ابْنِ أُخْتِ مَيْمُونَةَ، عَنْ مَيْمُونَةَ بِنْتِ الْحَارِثِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، أَنَّهَا قَالَتْ: "تَزَوَّجَنِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِسَرِفٍ وَنَحْنُ حَلالانِ".

سیدہ میمونہ بنت حارث رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مقام سرف پر مجھ سے نکاح کیا اور ہم دونوں حالت احرام میں نہیں تھے۔

(المنتقی ابن الجارود، حدیث نمبر۔695)

حضور ﷺ حالت احرام میں نہیں تھے یا نہیں؟؟؟

حَدَّثَنَا ابْنُ الْمُقْرِءِ، وَعَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ بِشْرٍ، قَالا: ثنا سُفْيَانُ، عَنْ عَمْرٍو، عَنْ أَبِي الشَّعْثَاءِ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: "تَزَوَّجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَيْمُونَةَ وَهُوَ مُحْرِمٌ" فَأَخْبَرْتُ بِهِ الزُّهْرِيَّ، فَقَالَ: أَخْبَرَنِي يَزِيدُ بْنُ الأَصَمِّ وَهِيَ خَالَتُهُ" أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَزَوَّجَهَا وَهُوَ حَلالٌ وَهِيَ حَلالٌ".

سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے سیدہ میمونہ رضی اللہ عنہا سے حالت احرام میں نکاح کیا۔ عمرو کہتے ہیں: میں نے یہ بات امام زہری رحمہ اللہ کو بتائی تو انہوں نے کہا: مجھے یزید بن اصم نے بتایا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے جب ان سے نکاح کیا، تو وہ اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم دونوں احرام میں نہیں تھے۔ سیدہ میمونہ رضی اللہ عنہا یزید بن اصم کی خالہ ہیں۔

(المنتقی ابن الجارود، حدیث نمبر۔696)

باب نمبر۔69

حالت احرام میں سینگی لگوانا

حالت احرام میں سینگی لگوانا منع ہے

حضرت ابن عمرؓ بیان کرتے ہیں: حالت احرام والا شخص پچھنے نہیں لگوا سکتا البتہ اگر انتہائی مجبوری کا عالم ہو تو پھر ایسا کیا جا سکتا ہے جب اس کے علاوہ اور کوئی چارہ نہ ہو۔

(مسند امام شافعی، حدیث نمبر۔917)

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حالت احرام میں سینگی لگوائی

حَدَّثَنَا ابْنُ الْمُقْرِءِ، قَالَ: ثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ عَمْرٍو، عَنْ عَطَاءٍ، وَطَاوُسٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: " "احْتَجَمَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ مُحْرِمٌ".

سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حالت احرام میں سینگی لگوائی۔

(المنتقی ابن الجارود، حدیث نمبر۔442)

باب نمبر۔70

حجام کی کمائی حرام اور ناپاک ہے

درج ذیل روایتوں میں ہے کہ حجام کی کمائی حرام اور ناپاک ہے، جبکہ دیگر روایتوں میں یہ بتایا جاچکا ہے کہ حضور ﷺ نے حجام کو مزدوری ادا فرمائی ہے۔ روایات کا یہ اختلاف ان کے وضع ہونے کی ایک دلیل ہے، ملاحظہ کیجئے:

حجام کی کمائی حرام ہے

أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْأَزْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ أَخْبَرَنَا النَّضْرُ بْنُ شُمَيْلٍ قَالَ أَخْبَرَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ قَيْسِ بْنِ سَعِيدٍ عَنْ عَطَاءِ بْنِ أَبِي رَبَاحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ قَالَ «إِنَّ مَهْرَ الْبَغِيِّ وَثَمَنَ الْكَلْبِ وَالسِّنَّوْرِ وَكَسْبَ الْحَجَّامِ مِنَ السُّحْتِ»

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "بے شک زانیہ کی مہر، کتے کی قیمت، کاہن کی کمائی، اور حجام کی کمائی سب بری کمائیاں ہیں۔"

(صحیح ابن حبان، حدیث نمبر۔4941)

حجام کی کمائی ناپاک ہے

أَخْبَرَنَا أَبُو يَعْلَى قَالَ حَدَّثَنَا هُدْبَةُ بْنُ خَالِدٍ قَالَ حَدَّثَنَا أَبَانُ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ أَنَّ إِبْرَاهِيمَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ قَارِظٍ حَدَّثَهُ عَنْ حَدِيثِ السَّائِبِ بْنِ يَزِيدَ عَنْ حَدِيثِ رَافِعِ بْنِ خَدِيجٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ «كَسْبُ الْحَجَّامِ خَبِيثٌ وَثَمَنُ الْكَلْبِ خَبِيثٌ وَمَهْرُ الْبَغِيِّ خَبِيثٌ»

حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "حجام کی کمائی، کتے کی قیمت اور زانیہ کی مہر حرام ہے۔"

(صحیح ابن حبان، حدیث نمبر۔5152)

(صحیح ابن حبان، حدیث نمبر۔5153)

حضور ﷺ نے سینگی لگانے والے (حجام) کو اجرت بھی دی

حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ مُحَمَّدٍ الزَّعْفَرَانِيُّ، قَالَ: ثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ، قَالَ: أَنَا ابْنُ عَوْنٍ، وَهِشَامٌ، جَمِيعًا، عَنِ ابْنِ سِيرِينَ، "عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ احْتَجَمَ وَأَعْطَى الْحَجَّامَ أَجْرَهُ".

سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے سینگی لگوائی اور سینگی لگانے والے (حجام) کو اجرت بھی دی۔

(المنتقی ابن الجارود، حدیث نمبر۔584)

جنگ میں عورتوں بچوں کا قتل

روایات کا یہ اختلاف ان کے وضع ہونے کی ایک دلیل ہے، ملاحظہ کیجئے:

جنگ میں عورتوں اور بچوں کو قتل کرنا منع ہے

حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، قَالَ: ثنا أَبُو الْوَلِيدِ، عَنْ لَيْثٍ، عَنْ نَافِعٍ، أَنَّ ابْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَخْبَرَهُ" أَنَّ امْرَأَةً وُجِدَتْ فِي بَعْضِ مَغَازِي رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَقْتُولَةً، فَأَنْكَرَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَتْلَ النِّسَاءِ وَالصِّبْيَانِ".

سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے کسی غزوہ میں ایک مقتولہ عورت ملی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عورتوں اور بچوں کو قتل کرنے سے منع فرمادیا۔

(المنتقی ابن الجارود، حدیث نمبر۔1043)

جنگ میں عورتوں بچوں کو قتل میں کوئی حرج نہیں

حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ هَاشِمٍ، قَالَ: ثنا سُفْيَانُ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُتْبَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: أَخْبَرَنِي الصَّعْبُ بْنُ جَثَّامَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ "مَرَّ بِهِ وَهُوَ بِالْأَبْوَاءِ أَوْ بِوَدَّانَ، قَالَ: وَسَمِعْتُهُ يَسْأَلُ عَنِ الدَّارِ مِنَ الْمُشْرِكِينَ يَبِيتُونَ فَيُصَابُ مِنْ نِسَائِهِمْ وَذَرَارِيهِمْ، قَالَ: هُمْ مِنْهُمْ".

سیدنا صعب بن جثامہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ابواء یا ودان نامی جگہ میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ان کے پاس سے گزرے تو میں نے سنا، آپ سے مشرکین کے ان علاقوں کے متعلق پوچھا گیا جہاں وہ (مسلمان) شبخون مارتے ہیں تو ان کے بچوں اور عورتوں کو بھی مار دیتے ہیں؟ فرمایا: وہ بھی انہی میں سے ہیں۔

(المنتقی ابن الجارود، حدیث نمبر۔1044)

عضو کے بدلے عضو آزاد

قرآن نے غلامی کا دروازہ ہمیشہ کیلئے بند کر دیا ہے (4/47) اس حدیث میں غلامی کو ختم کرنے کی حوصلہ افزائی کی گئی ہے لیکن اس کا مطلب یہ نہیں کہ ایک آدمی ساری زندگی دوسروں کے حقوق پر ڈاکہ ڈالتا رہے اور آخر میں ایک غلام آزاد کر دے تو وہ جنت میں چلا جائے گا۔ یہ بات قرآنی تعلیم کے صریحاً خلاف ہے۔ قرآن کا اعلان ہے کہ ترازو رکھا جائے گا اور اس کے دونوں پلڑوں میں انسان کے اعمال رکھے جائیں گے، جو پلڑا بھاری ہو گا، اسی طرف اس کا فیصلہ کر دیا جائے گا (آیات کی تفصیل گزشتہ صفحات میں گزر چکی ہے)

لطیفہ:

جہاں تک اس حدیث کے دوسرے حصے کا تعلق ہے تو معلوم ہوتا ہے کہ تحریر میں رنگ بھرنے کیلئے اس میں یہ اضافہ کیا گیا ہے کہ غلام، لونڈی کی شرمگاہ کے بدلے آزاد کرنے والے کی شرمگاہ کو آگ سے آزاد کیا جائے گا۔ دوسری بات یہ ہے کہ حدیث میں کہا گیا ہے کہ غلام لونڈی کے ہر عضو کے بدلے آزاد کرنیوالے کے ہر عضو کو جہنم کی آگ سے آزاد کیا جائے گا۔ سوال یہ ہے کہ اگر ایک مرد، ایک لونڈی کو آزاد کرتا ہے تو لونڈی کے چند اعضاء ایسے ہیں جو آزاد کرنے والے مرد میں موجود ہی نہیں، اس مرد کے وہ اعضاء جہنم کی آگ سے کیسے چھٹکارا پائیں گے؟ کیا اس کیلئے مزید کسی حدیث کی ضرورت ہو گی؟

عضو کے بدلے عضو آزاد

حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ عَنْبَسَةَ الْوَرَّاقُ، قَالَ: أَخْبَرَنَا مَكِّيٌّ يَعْنِي ابْنَ إِبْرَاهِيمَ، قَالَ: ثنا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ سَعِيدِ بْنِ أَبِي هِنْدٍ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ أَبِي حَكِيمٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ مَرْجَانَةَ، قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَقُولُ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "مَنْ أَعْتَقَ رَقَبَةً مُؤْمِنَةً أَعْتَقَ اللَّهُ بِكُلِّ إِرْبٍ مِنْهُ إِرْبًا مِنَ النَّارِ، حَتَّى أَنَّهُ لَيُعْتِقُ بِالْيَدِ الْيَدَ وَبِالرِّجْلِ الرِّجْلَ وَالْفَرْجِ الْفَرْجَ". فَقَالَ عَلِيُّ بْنُ حُسَيْنٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا: يَا سَعِيدُ أَنْتَ سَمِعْتَ هَذَا مِنْ أَبِي هُرَيْرَةَ؟ قَالَ: نَعَمْ، فَقَالَ عَلِيُّ بْنُ حُسَيْنٍ عِنْدَ ذَلِكَ لِغُلَامٍ لَهُ أَمْرَهُ غِلْمَانِهِ: ادْعُ لِي مُطَرِّفًا، قَالَ: فَلَمَّا قَدِمَ بَيْنَ يَدَيْهِ، قَالَ: اذْهَبْ فَأَنْتَ حُرٌّ لِوَجْهِ اللَّهِ.

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس نے کسی مومن غلام کو آزاد کیا، تو اللہ تعالیٰ اس غلام کے ہر عضو کے بدلے اس کے ہر عضو کو جہنم سے آزاد کر دیں گے، حتیٰ کہ ہاتھ کے بدلے ہاتھ، ٹانگ کے بدلے ٹانگ اور شرمگاہ کے بدلے شرمگاہ کو آزاد کر دیں گے۔ علی بن حسین رحمہ اللہ نے پوچھا: سعید! آپ نے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے خود یہ حدیث سنی ہے، تو انہوں نے کہا: جی ہاں! تب علی بن حسین رحمہ اللہ نے اپنے غلاموں کے امیر سے کہا: مطرف کو میرے پاس بلائیں، جب وہ آپ کے سامنے آیا، تو آپ نے فرمایا: جائیے، آپ اللہ کی خاطر آزاد ہیں۔

(المنتقی ابن الجارود، حدیث نمبر۔968)

ہبہ

روایات کا یہ اختلاف ان کے وضعی ہونے کی ایک دلیل ہے، ملاحظہ کیجئے:

ہبہ واپس

حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، قَالَ: ثنا مُعَلَّى بْنُ أَسَدٍ، قَالَ: ثنا وُهَيْبٌ، عَنْ دَاوُدَ، عَنْ عَامِرٍ، عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: انْطَلَقَ بِي أَبِي يَحْمِلُنِي إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحَلَنِي نُحْلا لِيُشْهِدَهُ عَلَى ذَلِكَ، فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، إِنِّي قَدْ نَحَلْتُ النُّعْمَانَ هَذَا الْغُلامَ نُحْلا فَاشْهَدْ عَلَيْهِ، قَالَ: "أَكُلَّ وَلَدِكَ نَحَلْتُ مثل هَذَا؟ قَالَ: لا، قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: يَسُرُّكَ أَنْ يَكُونُوا إِلَيْكَ فِي الْبِرِّ سَوَاءً؟ قَالَ: بَلَى، قَالَ: فَأَشْهِدْ عَلَى هَذَا غَيْرِي".

سیدنا نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ میرے والد بشیر بن سعد رضی اللہ عنہ مجھے لے کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس گئے تاکہ ان تحائف پر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو گواہ بنائیں، جو انہوں نے مجھے دیے تھے، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا: کیا آپ نے اپنے تمام بیٹوں کو یہ تحائف دیے ہیں؟ انہوں نے کہا: نہیں! فرمایا: ”تو پھر یہ بھی واپس لے لیں۔“

(المنتقی ابن الجارود، حدیث نمبر۔990)

ہبہ کرنے کے بعد واپس لینے والا اس شخص کی طرح ہے، جو قے کرنے کے بعد دوبارہ نگل لے

حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ خَشْرَمٍ، قَالَ: أنا عِيسَى، عَنْ سَعِيدٍ، عَنْ قَتَادَةَ، قَالَ: سَمِعْتُ سَعِيدَ بْنَ الْمُسَيَّبِ يُحَدِّثُ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: "الْعَائِدُ فِي هِبَتِهِ كَالْعَائِدِ فِي قَيْئِهِ".

سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ہبہ کرنے کے بعد واپس لینے والا اس شخص کی طرح ہے، جو قے کرنے کے بعد دوبارہ نگل لے۔

(المنتقی ابن الجارود، حدیث نمبر۔993)

پہلے نماز پھر خطبہ

روایات کا یہ اختلاف ان کے وضعی ہونے کی ایک دلیل ہے، ملاحظہ کیجئے:

پہلے نماز پھر خطبہ

حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، قَالَ: ثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، قَالَ: أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ، قَالَ: أَخْبَرَنِي حَسَنُ بْنُ مُسْلِمٍ، عَنْ طَاوُسٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: "شَهِدْتُ صَلاةَ الْفِطْرِ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَبِي بَكْرٍ وَعُمَرَ وَعُثْمَانَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ فَكُلُّهُمْ يُصَلِّيهَا قَبْلَ الْخُطْبَةِ ثُمَّ يَخْطُبُ بَعْدُ". قَالَ: فَنَزَلَ نَبِيُّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَأَنِّي أَنْظُرُ إِلَيْهِ حِينَ أَجْلَسَ الرِّجَالَ بِيَدِهِ ثُمَّ أَقْبَلَ يَشُقُّهُمْ حَتَّى جَاءَ النِّسَاءَ مَعَهُ بِلالٌ، فَقَالَ: يَأَيُّهَا النَّبِيُّ إِذَا جَاءَكَ الْمُؤْمِنَاتُ يُبَايِعْنَكَ عَلَى أَنْ لا يُشْرِكْنَ بِاللَّهِ شَيْئًا سورة الممتحنة آية 12 فَتَلا هَذِهِ الآيَةَ حَتَّى فَرَغَ مِنْهَا، ثُمَّ قَالَ حِينَ فَرَغَ مِنْهَا: "أَنْتُنَّ عَلَى ذَلِكَ" فَقَالَتِ امْرَأَةٌ وَاحِدَةٌ لَمْ يُجِبْ غَيْرُهَا مِنْهُنَّ: نَعَمْ يَا نَبِيَّ اللَّهِ، لا يَدْرِي حَسَنٌ مَنْ هِيَ، قَالَ: "فَتَصَدَّقْنَ" قَالَ: فَبَسَطَ بِلالٌ ثَوْبَهُ، ثُمَّ قَالَ: هَلُمَّ، لَكُنَّ فِدَا كُنَّ أَبِي وَأُمِّي، فَجَعَلْنَ يُلْقِينَ الْفَتَخَ وَالْخَوَاتِيمَ فِي ثَوْبِ بِلالٍ".

سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم، سیدنا ابو بکر، سیدنا عمر اور سیدنا عثمان رضی اللہ عنہم کے ساتھ نماز فطر ادا کی، وہ سب پہلے نماز پڑھتے تھے، بعد میں خطبہ دیا کرتے تھے، فرماتے ہیں: گویا کہ اب بھی وہ نقشہ میرے سامنے ہے، جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم (خطبہ دے کر) اترے، تو لوگوں کو ہاتھ کے اشارے سے بٹھانے لگے، پھر ان کی صفیں چیرتے ہوئے عورتوں کے پاس پہنچے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ سیدنا بلال رضی اللہ عنہ بھی تھے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ آیت تلاوت کی «يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ إِذَا جَاءَكَ الْمُؤْمِنَاتُ يُبَايِعْنَكَ عَلَى أَنْ لَا يُشْرِكْنَ بِاللَّهِ شَيْئًا...... الخ» آیت پڑھنے کے بعد آپ نے پوچھا: آپ اس پر قائم ہیں؟ صرف ایک عورت نے جواب دیا: جی ہاں! اللہ کے نبی! حسن بن مسلم کو معلوم نہیں کہ وہ عورت کون تھی، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: صدقہ کیا کریں۔ راوی کہتے ہیں: سیدنا بلال رضی اللہ عنہ اپنا کپڑا پھیلا کر کہنے لگے: میرے ماں باپ تم پر فدا ہوں صدقہ دیں، چنانچہ وہ سیدنا بلال رضی اللہ عنہ کے کپڑے میں بالیاں اور انگوٹھیاں ڈالنے لگیں۔

(المنتقی ابن الجارود، حدیث نمبر۔263)

(المنتقی ابن الجارود، حدیث نمبر۔401)

حضرت معاویہؓ پہلے خطبہ دیتے پھر نماز پڑھتے تھے

حضرت عبداللہ بن یزید خطمیؓ بیان کرتے ہیں نبی اکرم ﷺ ، حضرت ابو بکرؓ حضرت عمرؓ اور حضرت عثمانؓ خطبہ دینے سے پہلے نماز ادا کرتے تھے یہاں تک کہ جب حضرت معاویہؓ آئے تو انہوں نے پہلے خطبہ دیا۔

(مسند امام شافعی، حدیث نمبر۔494)

باب نمبر۔75

امام سے پہلے سجدے سے سر اٹھانے سے گدھے کا سر یا کتے کا؟

امام سے پہلے سجدے سے سر اٹھانے سے نمازی کا سر کتے کے سر میں تبدیل ہو سکتا ہے؟ ملاحظہ کیجئے:

امام سے پہلے سجدے سے سر اٹھانے سے گدھے کا سر

حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ سَعِيدٍ الدَّارِمِيُّ، قَالَ: ثَنَا النَّضْرُ، قَالَ: أَنَا شُعْبَةُ، قَالَ: ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ زِيَادٍ، قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "أَمَا يَخْشَى أَحَدُكُمْ إِذَا رَفَعَ رَأْسَهُ وَالإِمَامُ سَاجِدٌ أَنْ يُحَوِّلَ اللَّهُ رَأْسَهُ رَأْسَ حِمَارٍ أَوْ صُورَتَهُ صُورَةَ حِمَارٍ".

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو امام سے پہلے سجدے سے سر اٹھاتا ہے، کیا وہ اس بات سے نہیں ڈرتا کہ اللہ تعالی اس کا سر گدھے کے سر جیسا کر دے یا اس کی شکل گدھے کی شکل میں تبدیل کر دے۔

(المنتقی ابن الجارود، حدیث نمبر۔325)

جبکہ دوسرے مقام پر ہے:

امام سے پہلے سجدے سے سر اٹھانے سے نمازی کا سر کتے کے سر میں تبدیل ہو سکتا ہے

أَخْبَرَنَا الْهَيْثَمُ بْنُ خَلَفٍ الدُّورِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا الرَّبِيعُ بْنُ ثَعْلَبٍ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو إِسْمَاعِيلَ الْمُؤَدِّبُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مَيْسَرَةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ زِيَادٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ «أَمَا يَخْشَى الَّذِي يَرْفَعُ رَأْسَهُ قَبْلَ الْإِمَامِ أَنْ يُحَوِّلَ اللَّهُ رَأْسَهُ رَأْسَ الْكَلْبِ»

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: "کیا جو شخص امام سے پہلے اپنا سر (رکوع یا سجدہ سے) اٹھاتا ہے، اسے یہ خوف نہیں ہوتا کہ اللہ تعالیٰ اس کا سر کتے کے سر میں تبدیل نہ کر دیں؟"

(صحیح ابن حبان، حدیث نمبر۔2283)

نماز جنازہ

نبی کریم ﷺ جنازہ دیکھ کر کھڑے ہو جاتے تھے یا بیٹھے رہتے تھے؟ ملاحظہ کیجئے:

جنازہ دیکھ کر کھڑے ہو جاؤ

حَدَّثَنَا ابْنُ الْمُقْرِءِ، وَمَحْمُودُ بْنُ آدَمَ، قَالَا: ثَنَا سُفْيَانُ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ سَالِمٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَامِرِ بْنِ رَبِيعَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَبْلُغُ بِهِ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَقَالَ مَحْمُودٌ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: "إِذَا رَأَيْتُمُ الْجَنَازَةَ فَقُومُوا لَهَا حَتَّى تُخَلِّفَكُمْ أَوْ تُوضَعَ".

سیدنا عامر بن ربیعہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”جب جنازہ دیکھیں تو (موت کے خوف کی وجہ سے) اس کے لیے کھڑے ہو جائیں حتیٰ کہ وہ آپ سے آگے گزر جائے یا نیچے رکھ دیا جائے۔“

(المنتقی ابن الجارود، حدیث نمبر۔528)

(المنتقی ابن الجارود، حدیث نمبر۔530)

نبی اکرم ﷺ جنازہ دیکھ کر بیٹھے رہتے تھے

حدیث:

حضرت علی بن ابو طالبؓ بیان کرتے ہیں نبی اکرم ﷺ پہلے جنازے کیلئے کھڑے ہو جایا کرتے تھے پھر اس کے بعد (یہ معمول اختیار کیا) کہ آپ (جنازہ دیکھ کر) بیٹھے رہتے تھے۔

(مسند امام شافعی، حدیث نمبر۔582)

(مسند امام شافعی، حدیث نمبر۔583)

نماز جنازہ کی تکبیریں

نماز جنازہ میں چار تکبیریں ہیں یا پانچ؟ جس کے جی میں جو آیا اس نے مقدس ہستیوں سے منسوب کر دیا، ملاحظہ کیجئے:

نماز جنازہ کی چار تکبیریں

حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، قَالَ: ثَنَا بِشْرُ بْنُ عُمَرَ، قَالَ: سَمِعْتُ مَالِكَ بْنَ أَنَسٍ، يُحَدِّثُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيِّبِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ "نَعَى لِلنَّاسِ النَّجَاشِيَّ فِي الْيَوْمِ الَّذِي مَاتَ فِيهِ، وَخَرَجَ بِهِمْ إِلَى الْمُصَلَّى، فَصَفَّ بِهِمْ وَكَبَّرَ عَلَيْهِ أَرْبَعَ تَكْبِيرَاتٍ".

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نجاشی کی وفات کے دن لوگوں کو اس کی وفات کی خبر دی، پھر انہیں لے کر جنازہ گاہ کی طرف گئے، ان کی صفیں بنوائیں اور اس پر چار تکبیرات کہیں۔"

(المنتقی ابن الجارود، حدیث نمبر۔543)

نماز جنازہ کی پانچ تکبیریں

حدیث:

أَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ، قال: حَدَّثَنَا يَحْيَى، قال: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، قال: حَدَّثَنِي عَمْرُو بْنُ مُرَّةَ، عَنِ ابْنِ أَبِي لَيْلَى، أَنَّ زَيْدَ بْنَ أَرْقَمَ "صَلَّى عَلَى جَنَازَةٍ فَكَبَّرَ عَلَيْهَا خَمْسًا، وَقَالَ: كَبَّرَهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ".

ابن ابی لیلیٰ سے روایت ہے کہ زید بن ارقم رضی اللہ عنہ نے ایک میت کی نماز جنازہ پڑھائی تو (اس میں) پانچ تکبیریں کہیں، اور کہا: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی اتنی ہی تکبیریں کہیں تھیں۔

(سنن نسائی، حدیث نمبر:1984)

باب نمبر۔78

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بنو نضیر کے کھجوروں کے درخت جلادیے تھے

درج ذیل حدیث میں ہے کہ حضور ﷺ نے کھجوروں کے درخت جلادیئے تھے، ملاحظہ کیجئے:

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بنو نضیر کے کھجوروں کے درخت جلادیے تھے

حَدَّثَنَا أَبُو سَعِيدٍ الأَشَجُّ، قَالَ: ثنا عُقْبَةُ يَعْنِي ابْنَ خَالِدٍ، قَالَ: ثنا عُبَيْدُ اللَّهِ، قَالَ: ثني نَافِعٌ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَرَّقَ نَخْلَ بَنِي النَّضِيرِ".

سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بنو نضیر کے کھجوروں کے درخت جلادیے تھے۔
(المنتقی ابن الجارود، حدیث نمبر۔1054)

جبکہ دیگر کتب حدیث میں ہے کہ:

جنگ میں بھی درختوں کو مت جلانا

وحَدَّثَنِي، عَنْ مَالِك، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ، أَنَّ أَبَا بَكْرٍ الصِّدِّيقَ بَعَثَ جُيُوشًا إِلَى الشَّامِ، فَخَرَجَ يَمْشِي مَعَ يَزِيدَ بْنِ أَبِي سُفْيَانَ، وَكَانَ أَمِيرَ رُبْعٍ مِنْ تِلْكَ الْأَرْبَاعِ، فَزَعَمُوا أَنَّ يَزِيدَ، قَالَ لِأَبِي بَكْرٍ: إِمَّا أَنْ تَرْكَبَ، وَإِمَّا أَنْ أَنْزِلَ. فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ: "مَا أَنْتَ بِنَازِلٍ وَمَا أَنَا بِرَاكِبٍ، إِنِّي أَحْتَسِبُ خُطَايَ هَذِهِ فِي سَبِيلِ اللَّهِ"، ثُمَّ قَالَ لَهُ: "إِنَّكَ سَتَجِدُ قَوْمًا زَعَمُوا أَنَّهُمْ حَبَسُوا أَنْفُسَهُمْ لِلَّهِ، فَذَرْهُمْ وَمَا زَعَمُوا أَنَّهُمْ حَبَسُوا أَنْفُسَهُمْ لَهُ، وَسَتَجِدُ قَوْمًا، فَحَصُوا عَنْ أَوْسَاطِ رُءُوسِهِمْ مِنَ الشَّعَرِ، فَاضْرِبْ مَا فَحَصُوا عَنْهُ بِالسَّيْفِ، وَإِنِّي مُوصِيكَ بِعَشْرٍ: لَا تَقْتُلَنَّ امْرَأَةً، وَلَا صَبِيًّا، وَلَا كَبِيرًا هَرِمًا، وَلَا تَقْطَعَنَّ شَجَرًا مُثْمِرًا، وَلَا تُخَرِّبَنَّ عَامِرًا، وَلَا تَعْقِرَنَّ شَاةً، وَلَا بَعِيرًا إِلَّا لِمَأْكَلَةٍ، وَلَا تَحْرِقَنَّ نَحْلًا، وَلَا تُغَرِّقَنَّهُ، وَلَا تَغْلُلْ، وَلَا تَجْبُنْ"

حضرت یحییٰ بن سعید سے روایت ہے کہ سیدنا ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے لشکر بھیجا شام کو، تو چلے پیدل یزید بن ابی سفیان کے ساتھ، اور وہ حاکم تھے ایک چوتھائی لشکر کے۔ تو یزید نے کہا سیدنا ابو بکر رضی اللہ عنہ سے: آپ سوار ہو جائیں ورنہ میں نیچے اُترتا ہوں، سیدنا ابو بکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: نہ تم نیچے اُترو اور نہ میں سوار ہوں گا، میں ان قدموں کو اللہ کی راہ میں ثواب سمجھتا ہوں۔ پھر کہا یزید سے کہ تم پاؤ گے کچھ لوگ ایسے جو سمجھتے ہیں کہ انہوں نے اپنی جانو کو روک رکھا ہے اللہ کے واسطے۔ سو چھوڑ دے ان کو اپنے کام میں، اور کچھ لوگ ایسے پاؤ گے جو بیچ میں سے سر منڈاتے ہیں، تو مار ان کے سر پر تلوار سے، اور میں تجھ کو دس باتوں کی وصیت کرتا ہوں: عورت کو مت مارنا اور نہ بچوں کو، اور نہ بڈھے پھونس کو، اور نہ کاٹنا پھل دار درخت کو، اور نہ اجاڑنا کسی بستی کو، اور نہ کونچیں کاٹنا کسی بکری اور اونٹ کی مگر کھانے کے واسطے، اور مت جلانا کھجور کے درخت کو اور مت ڈبانا اس کو، اور غنیمت کے مال میں چوری نہ کرنا، اور بزدلی نہ دکھانا۔

(موطاامام مالک، حدیث نمبر۔968)

باب نمبر۔79

جماعت کے ساتھ نماز پڑھنا، اکیلے نماز پڑھنے سے پچیس گنا افضل ہے

روایات کا یہ اختلاف ان کے وضعی ہونے کی ایک دلیل ہے، ملاحظہ کیجئے:

جماعت کے ساتھ نماز پڑھنا، اکیلے نماز پڑھنے سے پچیس گنا افضل ہے

حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ هَاشِمٍ، قَالَ: ثنا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ، عَنْ مَالِكٍ، قَالَ: ثَنِي الزُّهْرِيُّ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيِّبِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: "فَضْلُ صَلاةِ الْجَمَاعَةِ عَلَى صَلاةِ الرَّجُلِ وَحْدَهُ خَمْسَةٌ وَعِشْرُونَ جُزْءًا".

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”جماعت کے ساتھ نماز پڑھنا، اکیلے نماز پڑھنے سے پچیس گنا افضل ہے۔“

(المنتقی ابن الجارود، حدیث نمبر۔303)

باجماعت نماز پڑھنے سے ستائیس درجہ زیادہ ثواب

أَخْبَرَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ إِدْرِيسَ الْأَنْصَارِيُّ أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ أَبِي بَكْرٍ عَنْ مَالِكٍ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ قَالَ «صَلَاةُ الْجَمَاعَةِ أَفْضَلُ مِنْ صَلَاةِ الْفَذِّ بِسَبْعٍ وَعِشْرِينَ دَرَجَةً»

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "جماعت کی نماز اکیلے پڑھی جانے والی نماز سے ستائیس درجہ افضل ہے"۔

(صحیح ابن حبان، حدیث نمبر۔2052)

(صحیح ابن حبان، حدیث نمبر۔2054)

(مسند امام شافعی، حدیث نمبر۔271)

(سنن نسائی، حدیث نمبر:838)
(سنن ابنِ ماجہ، حدیث نمبر۔789)

(سنن ترمذی، حدیث نمبر: 215)

عورت کا مسجد جانا

روایات کا یہ اختلاف ان کے وضعی ہونے کی ایک دلیل ہے، ملاحظہ کیجئے:

عورتوں کو مسجد میں جانے سے منع مت کرو

حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ خَشْرَمٍ، قَالَ: أَنَا عِيسَى يَعْنِي ابْنَ يُونُسَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "لا تَمْنَعُوا إِمَاءَ اللَّهِ مَسَاجِدَ اللَّهِ، وَإِذَا خَرَجْنَ فَلْيَخْرُجْنَ تَفِلاتٍ".

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ کی بندیوں کو اللہ کی مساجد میں جانے سے منع نہ کریں، وہ جب نکلیں تو سادگی سے آئیں۔

(المنتقی ابن الجارود، حدیث نمبر۔332)

عورتوں کا مسجد کی نسبت گھر میں نماز پڑھنا بہتر ہے

أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا هَارُونُ بْنُ مَعْرُوفٍ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ حَدَّثَنَا دَاوُدُ بْنُ قَيْسٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سُوَيْدٍ الْأَنْصَارِيِّ عَنْ عَمَّتِهِ أُمِّ حُمَيْدٍ امْرَأَةِ أَبِي حُمَيْدٍ السَّاعِدِيِّ أَنَّهَا جَاءَتِ النَّبِيَّ ﷺ فَقَالَتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنِّي أُحِبُّ الصَّلَاةَ مَعَكَ قَالَ «قَدْ عَلِمْتُ أَنَّكِ تُحِبِّينَ الصَّلَاةَ مَعِي وَصَلَاتُكِ فِي بَيْتِكِ خَيْرٌ مِنْ صَلَاتِكِ فِي حُجْرَتِكِ وَصَلَاتُكِ فِي حُجْرَتِكِ خَيْرٌ مِنْ صَلَاتِكِ فِي دَارِكِ وَصَلَاتُكِ فِي دَارِكِ خَيْرٌ مِنْ صَلَاتِكِ فِي مَسْجِدِ قَوْمِكِ وَصَلَاتُكِ فِي مَسْجِدِ قَوْمِكِ خَيْرٌ مِنْ صَلَاتِكِ فِي مَسْجِدِي» قَالَ فَأَمَرَتْ فَبُنِيَ لَهَا مَسْجِدٌ فِي أَقْصَى شَيْءٍ مِنْ بَيْتِهَا وَأَظْلَمِهِ وَكَانَتْ تُصَلِّي فِيهِ حَتَّى لَقِيَتِ اللَّهَ جَلَّ وَعَلَا

امّ حمید ساعدیؓ، حضرت ابوحمید ساعدیؓ کی زوجہ، بیان کرتی ہیں کہ میں رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئی اور عرض کیا: اللہ کے رسول ﷺ! مجھے آپ کے ساتھ نماز پڑھنا بہت محبوب ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: مجھے معلوم ہے کہ تمہیں میرے ساتھ نماز پڑھنا بہت محبوب ہے لیکن تمہاری نماز تمہارے گھر میں تمہارے کمرے (نماز) سے بہتر ہے اور تمہارے کمرے (نماز) میں تمہارے صحن (نماز) سے بہتر ہے اور تمہارے صحن (نماز) میں تمہاری قوم کی مسجد (نماز) سے بہتر ہے اور تمہاری قوم کی مسجد (نماز) میں میری مسجد (نماز) سے بہتر ہے۔ چنانچہ انہوں نے اپنے گھر کے اندرونی ترین اور تاریک ترین حصے میں ایک مسجد بنوائی اور اس میں نماز پڑھتی رہیں یہاں تک کہ اللہ عزوجل سے ملاقات کی۔

(صحیح ابن حبان، حدیث نمبر۔2217)

باب نمبر۔81

تیرہ سو صحابہؓ تھے

تیرہ سو صحابہؓ تھے

حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، قَالَ: ثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، فِيمَا حَدَّثَنَا مِنَ الْمَغَازِي، قَالَ: قَالَ مَعْمَرٌ، قَالَ الزُّهْرِيُّ، أَخْبَرَنِي عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ، عَنِ الْمِسْوَرِ بْنِ مَخْرَمَةَ وَمَرْوَانَ بْنِ الْحَكَمِ يصدق كل واحد منهما حديث صاحبه، قَالَ: خَرَجَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ زَمَنَ الْحُدَيْبِيَةِ فِي بِضْعَ عَشْرَةَ مِائَةً مِنْ أَصْحَابِهِ، حَتَّى إِذَا كَانُوا بِذِي الْحُلَيْفَةِ قَلَّدَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْهَدْيَ وَأَشْعَرَهُ، وَأَحْرَمَ بِالْعُمْرَةِ وَبَعَثَ بَيْنَ يَدَيْهِ عَيْنًا لَهُ مِنْ خُزَاعَةَ يُخْبِرُهُ عَنْ قُرَيْشٍ، وَسَارَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى إِذَا كَانَ بِغَدِيرِ الْأَشْطَاطِ قَرِيبًا مِنْ عُسْفَانَ، أَتَاهُ عَيْنُهُ الْخُزَاعِيُّ، فَقَالَ: إِنِّي تَرَكْتُ كَعْبَ بْنَ لُؤَيٍّ، وَعَامِرَ بْنَ لُؤَيٍّ قَدْ جَمَعُوا لَكَ الْأَحَابِيشَ وَجَمَعُوا لَكَ جُمُوعًا وَهُمْ مُقَاتِلُوكَ وَصَادُّوكَ عَنِ الْبَيْتِ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَشِيرُوا عَلَيَّ، فَذَكَرَ ابْنُ يَحْيَى الْحَدِيثَ بِطُولِهِ فِي صَدِّ الْمُشْرِكِينَ إِيَّاهُمْ عَنِ الْبَيْتِ، وَقَالَ فِي آخِرِهِ بَعْدَ ذِكْرِ الْقَضِيَّةِ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِأَصْحَابِهِ: "قُومُوا فَانْحَرُوا ثُمَّ احْلِقُوا"، وَذَكَرَ بَقِيَّةَ الْحَدِيثِ.

سیدنا مسور بن مخرمہ رضی اللہ عنہ اور مروان بن حکم رضی اللہ عنہ ایک دوسرے کی تصدیق کرتے ہوئے بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صلح حدیبیہ کے سال تیرہ سو سے زائد صحابہ کے ساتھ نکلے۔ جب ذوالحلیفہ پہنچے، تو آپ نے قربانی کے جانور کو قلادہ پہنایا، اشعار کیا، اور عمرہ کا احرام باندھا، اور بنو خزاعہ کے ایک شخص کو جاسوس بنا کر آگے بھیجا تاکہ وہ قریش کے حالات کی خبر دے۔ آپ عسفان کے قریب غدیر اشطاط پر پہنچے، تو خزاعی جاسوس نے آکر بتایا کہ کعب بن لؤی اور عامر بن لؤی نے آپ کے خلاف احابیش اور دیگر جماعتیں اکٹھی کر لی ہیں، وہ آپ سے لڑیں گے اور بیت اللہ سے روکیں گے۔ آپ نے فرمایا: «مجھے مشورہ دو۔» ابن یحییٰ نے مشرکوں کے بیت اللہ سے روکنے کا واقعہ تفصیل سے بیان کیا اور آخر میں کہا کہ فیصلے کے بعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے ساتھیوں سے فرمایا: «اٹھو، قربانیاں کر دو اور سر منڈ والو۔» انہوں نے باقی حدیث بھی بیان کی۔

(المنتقی ابن الجارود، حدیث نمبر۔505)

ہم چودہ سو افراد تھے :

حدیث:

” حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بیان ہے کہ حدیبیہ کے روز رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا کہ تم زمین پر بسنے والوں میں سب سے بہتر ہو اور اس وقت ہم چودہ سو افراد تھے۔“

(صحیح بخاری جلد دوم ابواب المغازی حدیث نمبر 1318 صفحہ نمبر 610)

(صحیح بخاری جلد دوم کتاب التفسیر حدیث نمبر 1950 صفحہ نمبر 948)

(صحیح مسلم، کتاب الامارۃ، حدیث نمبر 4809)

(صحیح مسلم، کتاب الامارۃ، حدیث نمبر 4811)

(صحیح مسلم، کتاب الامارۃ، حدیث نمبر 4814)

(صحیح مسلم، کتاب الامارۃ، حدیث نمبر 4807)

(صحیح مسلم، کتاب الامارۃ، حدیث نمبر 4817)

(صحیح مسلم، کتاب الامارۃ، حدیث نمبر 4818)

حدیبیہ کے دن پندرہ سو صحابہ نے بیعت کی

حدیث:

وحَدَّثَنَا وحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى، وَابْنُ بَشَّارٍ، قَالَا: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ، عَنْ سَالِمِ بْنِ أَبِي الْجَعْدِ، قَالَ: سَأَلْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ أَصْحَابِ الشَّجَرَةِ، فَقَالَ: "لَوْ كُنَّا مِائَةَ أَلْفٍ لَكَفَانَا كُنَّا أَلْفًا وَخَمْسَ مِائَةٍ".

سالم بن ابی الجعد سے روایت ہے، میں نے سیدنا جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے پوچھا: اصحاب شجرہ کتنے آدمی تھے، انہوں نے کہا: اگر ہم لاکھ آدمی ہوتے تب بھی وہاں کا کنواں ہم کو کافی ہو جاتا (کیونکہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی دعا سے اس کا پانی بہت بڑھ گیا تھا) ہم پندرہ سو آدمی تھے۔

(صحیح مسلم، کتاب الامارۃ، حدیث نمبر 4812)

(صحیح مسلم، کتاب الامارۃ، حدیث نمبر 4813)

باب نمبر۔82

سوگ کی مدت

روایات کا یہ اختلاف ان کے وضعی ہونے کی ایک دلیل ہے، ملاحظہ کیجئے:

عورت کیلئے تین دن سے زیادہ سوگ جائز نہیں

حَدَّثَنَا أَبُو يَحْيَى مُحَمَّدُ بْنُ سَعِيدٍ الْعَطَّارُ، وَابْنُ الْمُقْرِءِ، قَالَا: ثنا سُفْيَانُ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، قَالَتْ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "لَا يَحِلُّ لِامْرَأَةٍ تُؤْمِنُ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ أَنْ تُحِدَّ عَلَى مَيِّتٍ فَوْقَ ثَلَاثِ لَيَالٍ" وَقَالَ الْعَطَّارُ، أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ.

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنھا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو عورت اللہ اور یوم آخرت پر ایمان رکھتی ہے، اس کے لیے کسی میت پر تین دن سے زیادہ سوگ کرنا جائز نہیں۔

(المنتقی ابن الجارود، حدیث نمبر۔764)

عورت اپنے خاوند کی وفات پر چار ماہ دس دن سوگ کرے گی

ثنا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ هَاشِمٍ، قَالَ: ثنا يَحْيَى، عَنْ شُعْبَةَ، قَالَ: ثنا حُمَيْدُ بْنُ نَافِعٍ، عَنْ زَيْنَبَ بِنْتِ أُمِّ سَلَمَةَ، عَنْ أُمِّ حَبِيبَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا مَاتَ نَسِيبٌ لَهَا، أَوْ قَرِيبٌ لَهَا، فَدَعَتْ بِصُفْرَةٍ فَمَسَحَتْ ذِرَاعَيْهَا، وَقَالَتْ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ، أَوْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "لَا يَحِلُّ لِامْرَأَةٍ تُؤْمِنُ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ أَنْ تُحِدَّ عَلَى مَيِّتٍ فَوْقَ ثَلَاثٍ إِلَّا عَلَى زَوْجٍ فَإِنَّهَا تُحِدُّ عَلَيْهِ أَرْبَعَةَ أَشْهُرٍ وَعَشْرًا".

سیدہ ام حبیبہ رضی اللہ عنھا کا کوئی نسبی رشتہ دار یا کوئی قرابت دار فوت ہو گیا، تو انہوں نے (تین دن بعد) زرد رنگ منگوا کر اپنے رخساروں پر لگایا اور فرمانے لگیں: میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: جو عورت اللہ اور یوم آخرت پر ایمان رکھتی ہے، اس کے لیے کسی میت پر تین دن سے زیادہ سوگ کرنا جائز نہیں، البتہ خاوند پر چار ماہ دس دن تک سوگ کرے گی۔

(المنتقی ابن الجارود، حدیث نمبر۔765)

(المنتقی ابن الجارود، حدیث نمبر۔766)

باب نمبر۔83

کھڑے ہو کر پینا

روایات کا یہ اختلاف ان کے وضعی ہونے کی ایک دلیل ہے، ملاحظہ کیجئے:

کھڑے ہو کر پینا منع ہے

حَدَّثَنَا أَبُو جَعْفَرٍ الْمُخَرِّمِيُّ، وَإِسْحَاقُ بْنُ مَنْصُورٍ، وَعُمَرُ بْنُ شَبَّةَ، وَالْحَدِيثُ لأَبِي جَعْفَرٍ، قَالُوا: ثنا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ، عَنْ شُعْبَةَ، قَالَ: ثنى قَتَادَةُ، عَنْ أَبِي عِيسَى الأُسْوَارِيِّ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ، أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ " نَهَى أَنْ يَشْرَبَ الرَّجُلُ قَائِمًا ".

سیدنا ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے کھڑے ہو کر پانی پینے سے منع فرمایا۔

(المنتقی ابن الجارود، حدیث نمبر۔866)

کھڑے ہو کر پینے میں کوئی حرج نہیں

حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، قَالَ: ثنا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ، قَالَ: أنا عِمْرَانُ بْنُ حُدَيْرٍ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ عُطَارِدٍ أَبِي الْبَزَرِيِّ، قَالَ: سَأَلْتُ ابْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا عَنِ الشُّرْبِ قَائِمًا، فَقَالَ " كُنَّا نَشْرَبُ وَنَحْنُ قِيَامٌ، وَنَأْكُلُ وَنَحْنُ نَسْعَى عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ".

ابو بزری یزید بن عطارد رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے کھڑے ہو کر پینے کے متعلق پوچھا، تو آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ہم عہد نبوی میں کھڑے ہو کر پی لیا کرتے تھے اور چلتے پھرتے کھا لیا کرتے تھے۔

(المنتقی ابن الجارود، حدیث نمبر۔867)

(المنتقی ابن الجارود، حدیث نمبر۔868)

اگر کتا شکار میں سے کھالے تو تم مت کھاؤ

روایات کا یہ اختلاف ان کے وضعی ہونے کی ایک دلیل ہے، ملاحظہ کیجئے:

اگر کتا شکار میں سے کھالے تو تم مت کھاؤ

حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ بَحْرٍ الْقَرَاطِيسِيُّ، قَالَ: ثنا عُبَيْدَةُ بْنُ حُمَيْدٍ، قَالَ: ثنی بَيَانٌ أَبُو بِشْرٍ، عَنْ عَامِرٍ الشَّعْبِيِّ، قَالَ:، قَالَ عَدِيُّ بْنُ حَاتِمٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: سَأَلْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قُلْتُ: "يَا رَسُولَ اللَّهِ، إِنَّا نُرْسِلُ الْكِلَابَ الْمُعَلَّمَةَ فَتَقْتُلُ؟ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "إِذَا قَتَلْنَ فَكُلْ إِلا أَنْ يَأْكُلَ مِنْهُ أَوْ يُشْرِكَهَا كَلْبٌ غَيْرُهَا".

سیدنا عدی بن حاتم رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا: اللہ کے رسول! ہم سدھائے ہوئے کتے چھوڑتے ہیں، جو (شکار کو) قتل کر دیتے ہیں تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اگر وہ شکار کو مار ڈالیں، تو کھالیں، لیکن اگر وہ اسے کھانے لگ جائیں یا کوئی اور کتا ان کے ساتھ شریک ہو جائے تو پھر مت کھائیں۔

(المنتقی ابن الجارود، حدیث نمبر۔915)

کتا شکار میں سے کچھ کھالے تو بھی اس شکار کو کھانا درست ہے

حدثنا أبو بكر قال: نا حفص بن غياث عن (عبيد) (۱) الله عن نافع [۱۳۹] عن ابن عمر قال: كل وإن أكل (۲-۲۰۰۴۸)

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ اگر کتا شکار میں سے کھا بھی لے تو پھر بھی اسے کھالو۔

(مصنف ابن ابی شیبہ، حدیث نمبر۔19938)

(مصنف ابن ابی شیبہ، حدیث نمبر۔19939تا19945)

سب حلال ہے

جنگلی گدھا حلال ہے

حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، قَالَ: ثَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ بْنُ عَبْدِ الْوَارِثِ، قَالَ: ثَنَا شُعْبَةُ، قَالَ: ثَنَا عُثْمَانُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَوْهَبٍ، قَالَ: سَمِعْتُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ أَبِي قَتَادَةَ، يُحَدِّثُ عَنْ أَبِيهِ، "أَنَّهُ كَانَ مَعَ أُنَاسٍ مِنْ أَصْحَابِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُمْ مُحْرِمُونَ وَأَبُو قَتَادَةَ لَيْسَ بِمُحْرِمٍ، فَرَكِبَ فَرَسًا فَصَرَعَ حِمَارَ وَحْشٍ فَأَكَلَ مِنْ لَحْمِهِ، وَأَبَى أَصْحَابُهُ أَنْ يَأْكُلُوا وَإِنَّهُمْ سَأَلُوا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: "أَشَرْتُمْ، أَوْ قَتَلْتُمْ، أَوْ أَصَدْتُمْ" قَالُوا: لَا، قَالَ: "لَا بَأْسَ بِهِ كُلُوهُ".

سیدنا ابو قتادہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے چند محرم صحابہ کے ساتھ تھے، جبکہ وہ خود حالت احرام میں نہیں تھے۔انہوں نے گھوڑے پر سوار ہو کر ایک جنگلی گدھے کو مار گرایا اور اس کا گوشت کھایا، مگر ان کے ساتھیوں نے کھانے سے انکار کیا۔انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا، تو آپ نے فرمایا: کیا تم نے اشارہ کیا، قتل کیا یا شکار کیا؟ انہوں نے کہا: نہیں۔ آپ نے فرمایا: اس میں کوئی حرج نہیں، اسے کھاؤ۔

(المنتقی ابن الجارود، حدیث نمبر۔435)

(المنتقی ابن الجارود، حدیث نمبر۔436)

بجو حلال ہے

حَدَّثَنَا ابْنُ الْمُقْرِءِ، قَالَ: ثَنَا سُفْيَانُ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُبَيْدٍ، عَنِ ابْنِ أَبِي عَمَّارٍ، قَالَ: سَأَلْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، عَنِ الضَّبُعِ، فَقَالَ: "كُلْهَا، قَالَ: قُلْتُ: آكُلُهَا؟ قَالَ: نَعَمْ، كُلْهَا بِأَمْرِي، قُلْتُ: صَيْدٌ هِيَ؟ قَالَ: نَعَمْ، قُلْتُ: سَمِعْتَ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ؟ قَالَ: نَعَمْ".

عبدالرحمن بن ابی عمار کہتے ہیں کہ میں نے سیدنا جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے بجو (ایک قسم کا جانور) کے متعلق پوچھا، تو انہوں نے کہا: اسے کھاؤ۔میں نے کہا: کیا میں اسے کھاؤں؟ انہوں نے کہا: ہاں، میں تمہیں حکم دیتا ہوں کہ اسے کھاؤ۔میں نے کہا: کیا یہ شکار ہے؟ انہوں نے کہا: ہاں۔میں نے کہا: کیا آپ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا؟ انہوں نے کہا: ہاں۔

(المنتقی ابن الجارود، حدیث نمبر۔438)

(المنتقی ابن الجارود، حدیث نمبر۔439)

ٹڈی حلال ہے

حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ خَشْرَمٍ، قَالَ: أنا ابْنُ عُيَيْنَةَ، عَنْ أَبِي يَعْفُورٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي أَوْفَى رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، ح وَحَدَّثَنَا مَحْمُودُ بْنُ آدَمَ، قَالَ: ثنا سُفْيَانُ، عَنْ أَبِي يَعْفُورٍ، قَالَ: جِئْتُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ أَبِي أَوْفَى رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ فَسَأَلْتُهُ عَنِ الْجَرَادِ، فَقَالَ: "غَزَوْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سِتَّ غَزَوَاتٍ نَأْكُلُ الْجَرَادَ".

ابو یعفور کہتے ہیں کہ میں سیدنا عبداللہ بن ابی اوفی رضی اللہ عنہ کے پاس آیا اور ان سے ٹڈی دل کے متعلق پوچھا، تو انہوں نے فرمایا: ہم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی معیت میں چھ جنگیں لڑی ہیں، ہم ٹڈیاں کھایا کرتے تھے۔

(المنتقی ابن الجارود، حدیث نمبر۔880)

گھوڑا حلال ہے

حَدَّثَنَا الزَّعْفَرَانِيُّ، قَالَ: ثنا عَفَّانُ، قَالَ: ثنا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ، قَالَ: ثنا عَمْرُو بْنُ دِينَارٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ "نَهَى يَوْمَ خَيْبَرَ عَنْ لُحُومِ الْحُمُرِ، وَأَذِنَ فِي لُحُومِ الْخَيْلِ".

سیدنا جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خیبر کے روز گدھوں کے گوشت سے منع فرمایا اور گھوڑوں کے گوشت (کھانے) کی اجازت دی۔

(المنتقی ابن الجارود، حدیث نمبر۔885)

(المنتقی ابن الجارود، حدیث نمبر۔886)

لگڑ بگڑ حلال ہے

حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ مُحَمَّدٍ الزَّعْفَرَانِيُّ، قَالَ: ثنا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ الأَنْصَارِيُّ، قَالَ: ثنا ابْنُ جُرَيْجٍ، قَالَ: ثنا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُبَيْدِ بْنِ عُمَيْرٍ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي عَمَّارٍ، قَالَ: لَقِيتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، فَقُلْتُ لَهُ "أَخْبِرْنِي عَنِ السَّبُعِ أَنَأْكُلُهَا؟ قَالَ: نَعَمْ، قُلْتُ: أَصَيْدٌ هِيَ؟ قَالَ: نَعَمْ، فَإِنِّي سَمِعْتُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: نَعَمْ".

عبدالرحمن بن عبداللہ بن ابی عمار کہتے ہیں کہ میں سیدنا جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے ملا اور ان سے کہا: مجھے بتلائیے، کیا ہم ضبع کھا سکتے ہیں؟ انہوں نے کہا: جی ہاں! میں نے پوچھا: کیا وہ شکار ہے؟ انہوں نے کہا: جی ہاں! میں نے کہا: کیا آپ نے یہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے؟ کہا: جی ہاں۔

(المنتقی ابن الجارود، حدیث نمبر۔890)

سانڈا حلال ہے

حَدَّثَنَا زِيَادُ بْنُ أَيُّوبَ، قَالَ: ثنا هِشَامٌ، قَالَ: أنا أَبُو بِشْرٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّهُ سُئِلَ عَنْ أَكْلِ الضِّبَابِ، فَقَالَ: "أَهْدَتْ خَالَتِي أُمُّ حُفَيْدٍ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَمْنًا وَأَقِطًا وَأَضُبًّا، فَأَكَلَ مِنَ السَّمْنِ وَالأَقِطِ، وَتَرَكَ الضِّبَابَ تَقَذُّرًا لَهُمْ، وَلَوْ كَانَ حَرَامًا مَا أُكِلْنَ عَلَى مَائِدَةِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ".

سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے سانڈے کھانے کے متعلق پوچھا گیا تو انہوں نے فرمایا: میری خالہ ام حفید نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس گھی، پنیر اور سانڈوں کا تحفہ بھیجا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے گھی اور پنیر میں سے کچھ کھالیا اور ان کی وجہ سے سانڈے چھوڑ دیے، اگر وہ حرام ہوتے، تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے دستر خوان پر نہ کھائے جاتے اور نہ ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان کے کھانے کا حکم دیتے۔

(المنتقی ابن الجارود، حدیث نمبر۔894)

باپ دادا کی قسم مت کھاؤ

روایات کا یہ اختلاف ان کے وضعی ہونے کی ایک دلیل ہے، ملاحظہ کیجئے:

باپ دادا کی قسم مت کھاؤ

حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، قَالَ: ثنا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ، قَالَ: أنا هِشَامٌ، عَنِ الْحَسَنِ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ سَمُرَةَ، أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: "لا تَحْلِفُوا بِآبَائِكُمْ وَلا بِالطَّوَاغِيتِ".

سیدنا عبدالرحمن بن سمرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: نہ اپنے آباء کی قسمیں کھاؤ اور نہ ہی بتوں کی۔

(المنتقی ابن الجارود، حدیث نمبر۔923)

حضور ﷺ نے باپ کی قسم کھائی

عَنِ الفجيع العامري أَنَّهُ أَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: مَا يَحِلُّ لَنَا مِنَ الْمَيْتَةِ؟ قَالَ: «مَا طعامُكم؟» قُلنا: نَغْتَبِقُ وَنَصْطَبِحُ قَالَ أَبُو نُعَيْمٍ: فَسَّرَهُ لِي عُقْبَةُ: قَدَحٌ غُدْوَةً وَقَدَحٌ عَشِيَّةً قَالَ: «ذَاكَ وَأَبِي الْجُوعُ» فَأَحَلَّ لَهُمُ الْمَيْتَةَ عَلَى هَذِهِ الحالِ. رَوَاهُ أَبُو دَاوُد

فجیع عامری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ وہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا، ہمارے لیے مردہ جانور کی کون سی چیز حلال ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ''تمہارا کھانا کیا ہے؟'' ہم نے عرض کیا: ہم شام اور صبح کے وقت دودھ کا ایک پیالہ پیتے ہیں، ابو نعیم کا بیان ہے کہ عقبہ نے مجھے وضاحت سے بتلایا کہ ایک پیالہ صبح، ایک پیالہ شام کو۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ''میرے باپ کی قسم! یہ تو پھر بھوک ہے۔'' آپ نے اس حال میں ان کے لیے مردار کو حلال قرار دیا۔ رواہ ابوداؤد۔

(مشکوۃ المصابیح، حدیث نمبر: 4261)

(صحیح مسلم، کتاب الزکاۃ، حدیث نمبر 2383)

{سنن ابوداؤد جلد دوم کتاب الایمان والنذور حدیث نمبر 1475 صفحہ نمبر 566}

(الادب المفرد، حدیث نمبر: 778)

{سنن ابوداؤد جلد دوم کتاب الجہاد حدیث نمبر 924 صفحہ نمبر 348، انٹرنیشنل نمبر۔2697}

باب نمبر۔87

متفرق

جمعہ کے دن غسل کرنا ہر بالغ پر واجب ہے

حَدَّثَنَا حَدَّثَنَا ابْنُ الْمُقْرِءِ، قَالَ: ثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ صَفْوَانَ بْنِ سُلَيْمٍ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ رِوَايَةً: "الْغُسْلُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَاجِبٌ عَلَى كُلِّ مُحْتَلِمٍ

سیدنا ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ مرفوع بیان کرتے ہیں کہ جمعہ کے دن غسل کرنا ہر بالغ پر واجب ہے۔

(المنتقی ابن الجارود، حدیث نمبر۔284)

(المنتقی ابن الجارود، حدیث نمبر۔287)

جو تین جمعے چھوڑ دے تو اللہ اس کے دل پر مہر لگا دیتا ہے

حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ هَاشِمٍ، قَالَ: ثَنَا يَحْيَى يَعْنِي ابْنَ سَعِيدٍ، عَنْ مُحَمَّدِ ابْنِ عَمْرٍو، قَالَ: ثَنِي عَبِيدَةُ بْنُ سُفْيَانَ، عَنْ أَبِي الْجَعْدِ عَمْرِو بْنِ بَكْرٍ الضَّمْرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ وَكَانَتْ لَهُ صُحْبَةٌ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "مَنْ تَرَكَ ثَلَاثَ جُمَعٍ تَهَاوُنًا طُبِعَ عَلَى قَلْبِهِ".

صحابی رسول صلی اللہ علیہ وسلم سیدنا ابوالجعد عمرو بن بکر ضمری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو سستی کی وجہ سے تین جمعے (مسلسل) چھوڑ دیتا ہے، اس کے دل پر مہر لگا دی جاتی ہے۔

(المنتقی ابن الجارود، حدیث نمبر۔288)

حضرت عائشہؓ شعبان کا مہینہ آنے تک ان کی قضا نہ دے سکتیں

حَدَّثَنَا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، قَالَ: ثَنَا ابْنُ أَبِي مَرْيَمَ، قَالَ: أَنَا نَافِعُ بْنُ يَزِيدَ، قَالَ: ثَنِي ابْنُ الْهَادِ، أَنَّ مُحَمَّدَ بْنَ إِبْرَاهِيمَ، حَدَّثَهُ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، أَنَّهَا قَالَتْ: "لَقَدْ كَانَتْ إِحْدَانَا تُفْطِرُ فِي رَمَضَانَ فَمَا تَقْدِرُ عَلَى أَنْ تَقْضِيَ حَتَّى يَدْخُلَ شَعْبَانُ". "مَا كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَصُومُ فِي شَهْرٍ مَا كَانَ يَصُومُ فِي شَعْبَانَ، كَانَ يَصُومُهُ كُلَّهُ إِلا قَلِيلا، بَلْ كَانَ يَصُومُهُ كُلَّهُ".

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ ہم (ازواج رسول صلی اللہ علیہ وسلم) بیماری کی وجہ سے رمضان کے روزے چھوڑ تیں، تو شعبان کا مہینہ آنے تک ان کی قضا نہ دے سکتیں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جتنے روزے شعبان میں رکھا کرتے تھے، اتنے کسی اور مہینے میں نہ رکھتے تھے، چند دن چھوڑ کر آپ شعبان کا پورا مہینہ ہی روزے رکھتے تھے، بلکہ پورا شعبان ہی روزے رکھتے تھے۔

(المنتقی ابن الجارود، حدیث نمبر۔400)

اعتکاف نماز فجر سے شروع ہوتا ہے

حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، قَالَ: ثَنَا يَعْلَى بْنُ عُبَيْدٍ الطَّنَافِسِيُّ، قَالَ: ثَنَا يَحْيَى، عَنْ عَمْرَةَ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، قَالَتْ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَرَادَ أَنْ يَعْتَكِفَ صَلَّى الصُّبْحَ ثُمَّ يَدْخُلُ الْمَكَانَ الَّذِي يُرِيدُ أَنْ يَعْتَكِفَ فِيهِ، فَأَرَادَ أَنْ يَعْتَكِفَ الْعَشْرَ الْأَوَاخِرَ مِنْ رَمَضَانَ، فَأَمَرَ فَضُرِبَ لَهُ خِبَاءٌ، وَأَمَرَتْ عَائِشَةُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا فَضُرِبَ لَهَا خِبَاءٌ، وَأَمَرَتْ حَفْصَةُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا فَضُرِبَ لَهَا خِبَاءٌ، فَلَمَّا رَأَتْ زَيْنَبُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا خِبَاءَهُمَا أَمَرَتْ فَضُرِبَ لَهَا خِبَاءٌ، فَلَمَّا رَأَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَلِكَ، قَالَ: "الْبِرَّ تُرَوْنَ؟ فَلَمْ يَعْتَكِفْ فِي رَمَضَانَ وَاعْتَكَفَ عَشْرًا مِنْ شَوَّالٍ".

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب اعتکاف کا ارادہ فرماتے تو نماز فجر پڑھنے کے بعد اعتکاف والی جگہ داخل ہو جاتے۔ آپ نے (ایک مرتبہ) رمضان کے آخری عشرے میں اعتکاف کرنے کا ارادہ فرمایا، تو خیمہ لگانے کا حکم دیا، چنانچہ وہ لگا دیا گیا۔ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے حکم دیا، تو ان کے لیے بھی خیمہ لگا دیا گیا۔ سیدہ حفصہ رضی اللہ عنہا نے حکم دیا، تو ان کے لیے بھی خیمہ لگا دیا گیا۔ سیدہ زینب رضی اللہ عنہا نے ان دونوں کے خیمے دیکھے، تو حکم دیا اور ان کے لیے بھی خیمہ لگا دیا گیا۔ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ صورت حال دیکھی، تو فرمایا: کیا آپ اسے نیکی سمجھ رہی ہیں؟ چنانچہ آپ نے رمضان کے بجائے شوال میں دس دن کا اعتکاف کیا۔

(المنتقی ابن الجارود، حدیث نمبر۔408)

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی قبر مبارک میں ایک سرخ چادر رکھی گئی تھی

حَدَّثَنَا أَبُو سَعِيدٍ الْأَشَجُّ، قَالَ: ثَنِي عُقْبَةُ، قَالَ: ثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ أَبِي جَمْرَةَ، قَالَ: سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، يَقُولُ: "وُضِعَتْ فِي قَبْرِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَطِيفَةٌ حَمْرَاءُ".

سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی قبر مبارک میں ایک سرخ چادر رکھی گئی تھی۔"

(المنتقی ابن الجارود، حدیث نمبر۔549)

اصل حدیث

حَدَّثَنَا مَحْمُودُ بْنُ آدَمَ، قَالَ: ثَنَا سُفْيَانُ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ أَبِي بَكْرِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، عَنْ أَبِي مَسْعُودٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، "أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ " نَهَى عَنْ ثَمَنِ الْكَلْبِ، وَمَهْرِ الْبَغِيِّ، وَحُلْوَانِ الْكَاهِنِ".

سیدنا ابو مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے کتے کی قیمت، زانیہ کی اجرت، اور کاہن کی شیرینی (اجرت) سے منع کیا ہے۔

(المنتقی ابن الجارود، حدیث نمبر۔581)

باپ کی منکوحہ سے شادی کرنے والے کو قتل کر دو

حَدَّثَنَا رَوْحُ بْنُ الْفَرَجِ مَوْلَى مُحَمَّدِ بْنِ سَابِقٍ، قَالَ: ثنا عُبَيْدُ بْنُ حَنَّادٍ الْحَلَبِيُّ، قَالَ: ثنا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ عَمْرٍو الرَّقِّيُّ، عَنْ زَيْدِ بْنِ أَبِي أُنَيْسَةَ، عَنْ عَدِيِّ بْنِ ثَابِتٍ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ الْبَرَاءِ، عَنْ أَبِيهِ، قَالَ: لَقِيتُ عَمِّي رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ وَقَدِ اعْتَقَدَ رَايَةً، فَقُلْتُ: أَيْنَ تُرِيدُ؟ فَقَالَ: بَعَثَنِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى رَجُلٍ نَكَحَ امْرَأَةَ أَبِيهِ أَنْ أَضْرِبَ عُنُقَهُ وَآخُذَ مَالَهُ".

سیدنا براء رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں اپنے چچا سے ملا، انہوں نے جھنڈا پکڑا ہوا تھا۔ میں نے پوچھا: کہاں جانے کا ارادہ ہے؟ کہا: مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک ایسے آدمی کی گردن مارنے (قتل کرنے) اور اس کا مال چھیننے کے لیے بھیجا ہے جس نے اپنے باپ کی منکوحہ سے نکاح کر لیا ہے۔

(المنتقی ابن الجارود، حدیث نمبر۔681)

ولی کی اجازت کے بغیر کیا گیا نکاح باطل ہے

حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَهْلِ بْنِ عَسْكَرٍ، قَالَ: ثنا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، قَالَ: أنا ابْنُ جُرَيْجٍ، قَالَ أَبِي سُلَيْمَانُ بْنُ مُوسَى: أَنَّ ابْنَ شِهَابٍ، أَخْبَرَهُ، أَنَّ عُرْوَةَ بْنَ الزُّبَيْرِ، أَخْبَرَهُ، أَنَّ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، أَخْبَرَتْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: "أَيُّمَا امْرَأَةٍ تَزَوَّجَتْ بِغَيْرِ إِذْنِ وَلِيِّهَا فَنِكَاحُهَا بَاطِلٌ، فَإِنْ دَخَلَ بِهَا فَلَهَا الْمَهْرُ بِمَا اسْتَحَلَّ مِنْ فَرْجِهَا، وَإِنِ اشْتَجَرُوا فَالسُّلْطَانُ وَلِيُّ مَنْ لا وَلِيَّ لَهُ".

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس عورت نے ولی کی اجازت کے بغیر نکاح کیا، اس کا نکاح باطل ہے۔ اگر خاوند اس سے صحبت کر لے، تو اس (بیوی) کو مہر ملے گا، کیونکہ اس نے اس کی شرمگاہ کو جائز سمجھا ہے۔ اگر ولی آپس میں اختلاف کرنے لگیں (یعنی نکاح نہ کرنے دیں)، تو پھر جس کا باپ ولی نہ ہو، اس کی ولایت کا فیصلہ حاکم وقت کرے گا۔

(المنتقی ابن الجارود، حدیث نمبر۔700)

(المنتقی ابن الجارود، حدیث نمبر۔701)

(المنتقی ابن الجارود، حدیث نمبر۔702)

(المنتقی ابن الجارود، حدیث نمبر۔703)

(المنتقی ابن الجارود، حدیث نمبر۔704)

مذاق مذاق میں بھی نکاح طلاق ہو جاتی ہے

أَخْبَرَنَا الرَّبِيعُ بْنُ سُلَيْمَانَ، أَنَّ ابْنَ وَهْبٍ، حَدَّثَهُمْ، عَنْ سُلَيْمَانَ يَعْنِي ابْنَ بِلَالٍ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ حَبِيبٍ، أَنَّهُ سَمِعَ عَطَاءَ بْنَ أَبِي رَبَاحٍ، يَقُولُ: أَنِي يُوسُفُ بْنُ مَاهَكَ، أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، يُحَدِّثُ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: "ثَلَاثٌ جِدُّهُنَّ جِدٌّ وَهَزْلُهُنَّ جِدٌّ: النِّكَاحُ، وَالطَّلَاقُ، وَالرَّجْعَةُ".

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تین امور ایسے ہیں، جو قصداً کیے جائیں یا ہنسی مذاق میں کیے جائیں، واقع ہو جاتے ہیں: 1. نکاح، 2. طلاق، 3. رجعت۔

(المنتقی ابن الجارود، حدیث نمبر۔712)

جس عورت نے بلاوجہ اپنے خاوند سے طلاق کا مطالبہ کیا، تو اس پر جنت کی خوشبو حرام ہے

حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، قَالَ: ثنا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ، قَالَ: ثنا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ، عَنْ أَيُّوبَ، عَنْ أَبِي قِلَابَةَ، عَنْ أَبِي أَسْمَاءَ، عَنْ ثَوْبَانَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "أَيُّمَا امْرَأَةٍ سَأَلَتْ زَوْجَهَا الطَّلَاقَ مِنْ غَيْرِ مَا بَأْسٍ فَحَرَامٌ عَلَيْهَا رَائِحَةُ الْجَنَّةِ".

سیدنا ثوبان رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس عورت نے بلاوجہ اپنے خاوند سے طلاق کا مطالبہ کیا، تو اس پر جنت کی خوشبو حرام ہے۔

(المنتقی ابن الجارود، حدیث نمبر۔748)

ام ولد کا خاوند فوت ہو جائے تو اس کی عدت بھی آزاد عورت جتنی ہے

حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، قَالَ: ثنى أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ، قَالَ: ثنى عَبْدُ الْأَعْلَى، عَنْ سَعِيدٍ، عَنْ مَطَرٍ، عَنْ رَجَاءِ بْنِ حَيْوَةَ، عَنْ قَبِيصَةَ بْنِ ذُؤَيْبٍ، عَنْ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: لَا تُلْبِسُوا عَلَيْنَا سُنَّةَ نَبِيِّنَا صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، "عِدَّةُ أُمِّ الْوَلَدِ عِدَّةُ الْمُتَوَفَّى عَنْهَا".

سیدنا عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ہم پر ہمارے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت مشتبہ نہ کرو، ام ولد (جس کی مالک سے اولاد ہو) کا خاوند فوت ہو جائے، تو اس کی عدت وہی ہے، جو اس (آزاد) عورت کی ہے، جس کا خاوند فوت ہو جائے۔

(المنتقی ابن الجارود، حدیث نمبر۔769)

حضور ﷺ یہودیوں کے فیصلے بھی قرآن کے مطابق کرتے تھے

حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، قَالَ: ثنا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ مُوسَى، قَالَ: أنا عَلِيُّ بْنُ صَالِحٍ، عَنْ سِمَاكٍ، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: كَانَتْ قُرَيْظَةُ وَالنَّضِيرُ، وَكَانَ النَّضِيرُ أَشْرَفُ مِنْ قُرَيْظَةَ، فَكَانَ إِذَا قَتَلَ رَجُلٌ مِنَ النَّضِيرِ رَجُلا مِنْ قُرَيْظَةَ وُدِيَ بِمِائَةِ وَسْقٍ مِنْ تَمْرٍ، وَإِذَا قَتَلَ رَجُلٌ مِنْ قُرَيْظَةَ رَجُلا مِنْ بَنِي النَّضِيرِ قُتِلَ بِهِ، فَلَمَّا بُعِثَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَتَلَ رَجُلٌ مِنَ النَّضِيرِ رَجُلا مِنْ قُرَيْظَةَ، فَقَالُوا: ادْفَعُوهُ إِلَيْنَا نَقْتُلْهُ، فَقَالُوا: بَيْنَنَا وَبَيْنَكُمُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَتَوْهُ، فَأَنْزَلَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ: وَإِنْ حَكَمْتَ فَاحْكُمْ بَيْنَهُمْ بِالْقِسْطِ "سورة المائدة آية 42 قَالَ، فَالْقِسْطُ: النَّفْسُ بِالنَّفْسِ، ثُمَّ نزلت أَفَحُكْمَ الْجَاهِلِيَّةِ يَبْغُونَ سورة المائدة آية 50".

سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ مدینہ میں قریظہ اور نضیر (یہودیوں کے دو قبیلے) تھے، نضیر قریظہ سے زیادہ معزز تھے، جب کبھی نضیر کا کوئی آدمی قریظہ کے کسی آدمی کو قتل کر دیتا، تو سو وسق کھجور اس کا فدیہ دے دیا جاتا اور جب کبھی قریظہ کا کوئی آدمی نضیر کے کسی آدمی کو قتل کر دیتا، تو اسے اس (مقتول) کے بدلے میں قتل کر دیا جاتا، جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم مبعوث ہوئے، تو نضیر کے آدمی نے قریظہ کا آدمی قتل کر دیا، انہوں نے کہا: اسے ہمارے حوالے کرو، ہم اسے قتل کریں گے، انہوں (بنو نضیر) نے کہا: ہمارے اور تمہارے درمیان نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم فیصلہ ہیں، وہ آپ کی خدمت میں حاضر ہوئے، تو اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل کر دی: ﴿وَإِنْ حَكَمْتَ فَاحْكُمْ بَيْنَهُمْ بِالْقِسْطِ﴾ (المائدۃ: 42) (آپ ان کے درمیان فیصلہ کریں، تو انصاف سے فیصلہ کریں) اور انصاف یہ ہے کہ جان کے بدلے جان، پھر یہ آیت نازل ہوئی: ﴿أَفَحُكْمَ الْجَاهِلِيَّةِ يَبْغُونَ﴾ (المائدۃ: 50) (کیا یہ جاہلیت کا حکم چاہتے ہیں؟)

(المنتقی ابن الجارود، حدیث نمبر۔772)

قوم لوط جیسا عمل کرتے ہوئے دیکھیں، تو فاعل اور مفعول دونوں کو قتل کر دیں

حَدَّثَنَا الرَّبِيعُ بْنُ سُلَيْمَانَ، قَالَ: ثنا ابْنُ وَهْبٍ، قَالَ: أَنِي سُلَيْمَانُ بْنُ بِلالٍ، عَنْ عَمْرٍو مَوْلَى الْمُطَّلِبِ، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: "مَنْ وَجَدْتُمُوهُ يَعْمَلُ عَمَلَ قَوْمِ لُوطٍ فَاقْتُلُوا الْفَاعِلَ وَالْمَفْعُولَ بِهِ".

سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جسے آپ قوم لوط جیسا عمل کرتے ہوئے دیکھیں، تو فاعل اور مفعول دونوں کو قتل کر دیں۔

(المنتقی ابن الجارود، حدیث نمبر۔820)

بائیں ہاتھ سے شیطان کھاتا پیتا ہے

حَدَّثَنَا يُوسُفُ بْنُ مُوسَى، وَمُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، قَالا: ثنا قَبِيصَةُ، قَالَ: ثنا سُفْيَانُ، عَنْ عُمَرَ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنِ الْقَاسِمِ، عَنْ سَالِمٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "لا يَأْكُلْ أَحَدُكُمْ بِشِمَالِهِ وَلا يَشْرَبْ بِشِمَالِهِ، فَإِنَّ الشَّيْطَانَ يَأْكُلُ بِشِمَالِهِ وَيَشْرَبُ بِشِمَالِهِ".

سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کوئی بائیں ہاتھ سے نہ کھائے اور نہ پیے، کیونکہ بائیں ہاتھ سے شیطان کھاتا پیتا ہے۔

(المنتقی ابن الجارود، حدیث نمبر۔869)

جانور کی ران میں نیزہ مار کر بھی اسے ذبح کیا جا سکتا ہے

حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ مَنْصُورٍ، قَالَ: أنا عَبْدُ الرَّحْمَنِ يَعْنِي ابْنَ مَهْدِيٍّ، قَالَ: ثنا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ، عَنْ أَبِي الْعُشَرَاءِ، عَنْ أَبِيهِ، قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، أَمَا يَكُونُ الذَّكَاةُ إِلا فِي الْحَلْقِ وَاللَّبَّةِ؟ فَقَالَ: "لَوْ طَعَنْتَ فِي فَخِذِهَا لأَجْزَأَ عَنْكَ"، قَالَ ابْنُ مَهْدِيٍّ: هَذَا فِي مَا لا يُقْدَرُ عَلَيْهِ، يشبه التَّرَدِّي.

ابو عشراء اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ میں نے عرض کیا: اللہ کے رسول! کیا یہ (گردن کے گڑھے) یا حلق سے ہی ذبح کرنا درست ہے؟ فرمایا: اگر اس کی ران میں نیزہ (وغیرہ) مار دیں، تو بھی کافی ہے۔ ابن مہدی کہتے ہیں: یہ حکم اس جانور کے لیے ہے، جو بے قابو ہو، جیسے بلندی سے گرنے والا جانور وغیرہ۔

(المنتقی ابن الجارود، حدیث نمبر۔901)

صرف دوندے کی قربانی جائز ہے

حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ مُحَمَّدٍ الزَّعْفَرَانِيُّ، قَالَ: ثنا شَبَابَةُ، قَالَ: ثنا زُهَيْرٌ، عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ، عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "لا تَذْبَحُوا إِلا مُسِنَّةً، إِلا أَنْ يَعْسُرَ عَلَيْكُمْ، فَتَذْبَحُوا جَذَعَةً مِنَ الضَّأْنِ".

سیدنا جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: مسنہ (دوندے) کے علاوہ کوئی جانور نہ ذبح کریں، اگر اس کا ملنا مشکل ہو جائے، تو بھیڑ کا ایک سال کا بچہ ذبح کر لیں۔

(المنتقی ابن الجارود، حدیث نمبر۔904)

آزاد کئے گئے غلاموں کو دوبارہ غلام بنا دیا

حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ خَشْرَمٍ، قَالَ: أنا إِسْمَاعِيلُ يَعْنِي ابْنَ عُلَيَّةَ، عَنْ أَيُّوبَ، عَنْ أَبِي قِلابَةَ، عَنْ أَبِي الْمُهَلَّبِ، عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، أَنَّ رَجُلا أَعْتَقَ سِتَّةَ مَمْلُوكِينَ لَهُ عِنْدَ مَوْتِهِ لَمْ يَكُنْ لَهُ مَالٌ غَيْرُهُمْ، فَدَعَاهُمْ رَسُولُ

اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَجَزَّأَهُمْ أَثْلاثًا، ثُمَّ أَقْرَعَ بَيْنَهُمْ، فَأَعْتَقَ اثْنَيْنِ، وَأَرَقَّ أَرْبَعَةً، قَالَ: وَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَوْلا شَدِيدًا".

سیدنا عمران بن حصین رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک آدمی نے فوت ہوتے وقت اپنے چھ غلام آزاد کر دیے، جب کہ اس کے پاس ان کے علاوہ کوئی مال ہی نہیں تھا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں بلا کر تین حصوں میں تقسیم کیا، پھر ان کے مابین قرعہ ڈال کر دو کو آزاد کر دیا اور چار کو غلام بنا دیا اور اس آدمی کے متعلق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سخت الفاظ استعمال کیے۔

(المنتقی ابن الجارود، حدیث نمبر۔948)

ابو سفیان کنجوس

حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ هَاشِمٍ، قَالَ: ثنا يَحْيَى يَعْنِي ابْنَ سَعِيدٍ، عَنْ هِشَامٍ، قَالَ: أَخْبَرَنِي أَبِي عُروة، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، أَنَّ هِنْدًا بِنْتَ عُتْبَةَ، قَالَتْ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، إِنَّ أَبَا سُفْيَانَ رَجُلٌ شَحِيحٌ، وَلا يُعْطِينِي وَوَلَدِي مَا يَكْفِينَا إِلا مَا أَخَذْتُ مِنْ مَالِهِ وَهُوَ لا يَعْلَمُ، قَالَ: "خُذِي مَا يَكْفِيكِ وَوَلَدَكِ بِالْمَعْرُوفِ".

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ ہند بنت عتبہ کہنے لگیں: اللہ کے رسول! ابو سفیان کنجوس ہیں، مجھے اور بچوں کو اتنا خرچ نہیں دیتے جو ہمیں پورا ہو جائے، الا یہ کہ میں ان کے مال سے خفیہ طور پر لے لوں۔ آپ نے فرمایا: آپ معروف طریقے سے اتنا مال لے لیا کریں جو آپ کو اور آپ کے بچوں کو کافی ہو جائے۔

(المنتقی ابن الجارود، حدیث نمبر۔1025)

قتال سے پہلے دعوت دینا ضروری نہیں

حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، قَالَ: ثنا مُعَاذٌ يَعْنِي ابْنَ مُعَاذٍ، عَنِ ابْنِ عَوْنٍ، قَالَ: كَتَبْتُ إِلَى أَسْأَلُهُ، هَلْ كَانَتِ الدَّعْوَةُ قَبْلَ الْقِتَالِ؟ فَكَتَبَ إِلَيَّ: إِنَّمَا كَانَ ذَلِكَ أَوَّلَ الإِسْلامِ، وَأَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ أَغَارَ عَلَى بَنِي الْمُصْطَلِقِ وَهُمْ غَارُونَ، وَأَنْعَامُهُمْ تَسْقِي عَلَى الْمَاءِ، فَقَتَلَهُمْ وَسَبَى سَبْيَهُمْ فَأَصَابَ يَوْمَئِذٍ جُوَيْرِيَةَ بِنْتَ الْحَارِثِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا". حَدَّثَنِي بِهَذَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، وَكَانَ فِي ذَلِكَ الْجَيْشِ.

ابن عون کہتے ہیں کہ میں نے نافع کو یہ پوچھنے کے لیے خط لکھا کہ کیا قتال سے پہلے دعوت دینا ضروری ہے؟ تو انہوں نے مجھے لکھ بھیجا کہ یہ حکم ابتدائے اسلام میں تھا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جب بنی مصطلق پر حملہ کیا تو وہ بالکل غافل تھے اور ان کے مویشی پانی پی رہے تھے، آپ نے انہیں قتل کیا، ان کی عورتوں اور بچوں کو قید کیا، جویریہ بنت الحارث رضی اللہ عنہا بھی انہی قیدیوں میں سے تھیں۔ یہ حدیث مجھے سیدنا عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے بیان کی ہے جو خود اس لشکر میں شامل تھے۔

(المنتقی ابن الجارود، حدیث نمبر۔1047)

اللہ بغیر وضو کے نماز قبول نہیں کرتا

حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، قَالَ: ثَنَا وَهْبُ بْنُ جَرِيرٍ، قَالَ: ثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ سِمَاكٍ، عَنْ مُصْعَبِ بْنِ سَعْدٍ، قَالَ: جَعَلَ النَّاسُ يُثْنُونَ عَلَى ابْنِ عَامِرٍ عِنْدَ مَوْتِهِ، فَقَالَ ابْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: أَمَا إِنِّي لَسْتُ بِأَغَشِّهِمْ لَكَ، وَلَكِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، يَقُولُ: "إِنَّ اللَّهَ لا يَقْبَلُ صَلاةً بِغَيْرِ طُهُورٍ وَلا صَدَقَةً مِنْ غُلُولٍ".

مصعب بن سعد رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ ابن عامر (بصرہ کے گورنر) کی وفات کے وقت لوگ ان کی تعریف کرنے لگے، تو سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کہنے لگے: میں ان کو آپ سے متنفر تو نہیں کرنا چاہتا، لیکن میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم فرما رہے تھے: اللہ تعالیٰ بغیر وضو کے نماز قبول نہیں کرتا اور حرام مال سے صدقہ قبول نہیں کرتا۔

(المنتقی ابن الجارود، حدیث نمبر۔65)

(المنتقی ابن الجارود، حدیث نمبر۔66)

دبر میں جماع کرنے والا کافر

حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، قَالَ: ثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ، قَالَ: ثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ، عَنْ حَكِيمٍ الأَثْرَمِ، عَنْ أَبِي تَمِيمَةَ الْهُجَيْمِيِّ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: "مَنْ أَتَى كَاهِنًا فَصَدَّقَهُ بِمَا يَقُولُ أَوْ أَتَى امْرَأَةً فِي دُبُرِهَا أَوْ أَتَى امْرَأَةً وَهِيَ حَائِضٌ فَقَدْ بَرِءَ بِمَا أنزل اللَّهُ عَلَى مُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ".

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو کاہن (غیب دان) کے پاس جائے اور اس کی باتوں کی تصدیق کرے، یا بیوی سے دبر میں جماع کرے، یا بیوی سے ایام حیض میں جماع کرے، تو اس کا اس دین سے کوئی تعلق نہیں، جو محمد (کریم صلی اللہ علیہ وسلم) پر نازل ہوا۔

(المنتقی ابن الجارود، حدیث نمبر۔107)

بالغ عورت کی نماز دوپٹے کے بغیر قبول نہیں

حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، قَالَ: ثَنَا أَبُو النُّعْمَانِ، وَأَبُو الْوَلِيدِ، قَالا: ثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيرِينَ، عَنْ صَفِيَّةَ بِنْتِ الْحَارِثِ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: "لا يَقْبَلُ اللَّهُ صَلاةَ حَائِضٍ إِلا بِخِمَارٍ".

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ تعالیٰ بالغ عورت کی نماز دوپٹہ اوڑھنی) کے بغیر قبول نہیں کرتا۔

(المنتقی ابن الجارود، حدیث نمبر۔173)